فیضانِ عشق

صوفی فیضان باباؒ

فاطمہؑ

علیؑ

حسنؑ

حسینؑ

المدینہ پبلی کیشنز

Marfat.com

فیضانِ عشق

سید عابد حسین شاہ

المدینہ پبلیکیشنز ۴۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

بلمہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	فیضان عشق
کلام	صوفی سید فیض بابا
مرتب	سید عابد حسین شاہ
سرورق	غلام نبی
کتابت	ذاکر چغتائی
تعداد	1000
قیمت	[redacted] =
ناشر	**المدینہ پبلیکیشنز**

4- یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ

38- اردو بازار لاہور فون نمبر 7320682

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلٰی آله واصحابه وبارك وسلم

Marfat.com

ہیں سراپا خلق صوفی صاف دل جانِ وفا
پیش آتے ہیں یہ سب سے خندہ پیشانی کے ساتھ

Marfat.com

سید عابد حسین شاہ۔

سید صالح محمد شاہ

Marfat.com

الحاج میر فقیر بخش خان جمالی مرحوم

پیر بخش خان جمالی

میر عبدالنبی خان جمالی

Marfat.com

نواب میر شفیع محمد خان جمالی

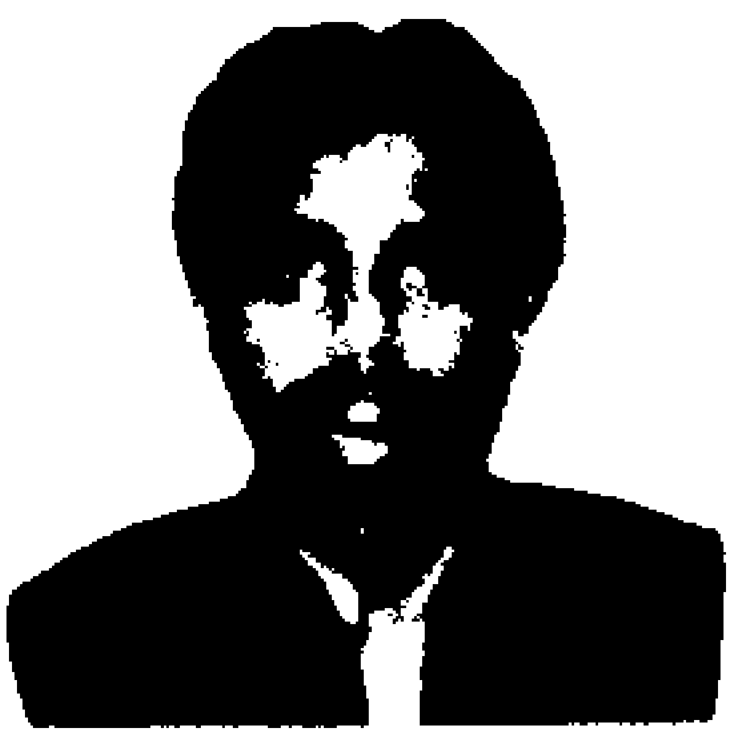

نوابزادہ سرفراز خان جمالی

نوابزادہ میر محمد رضا خان جمالی

Marfat.com

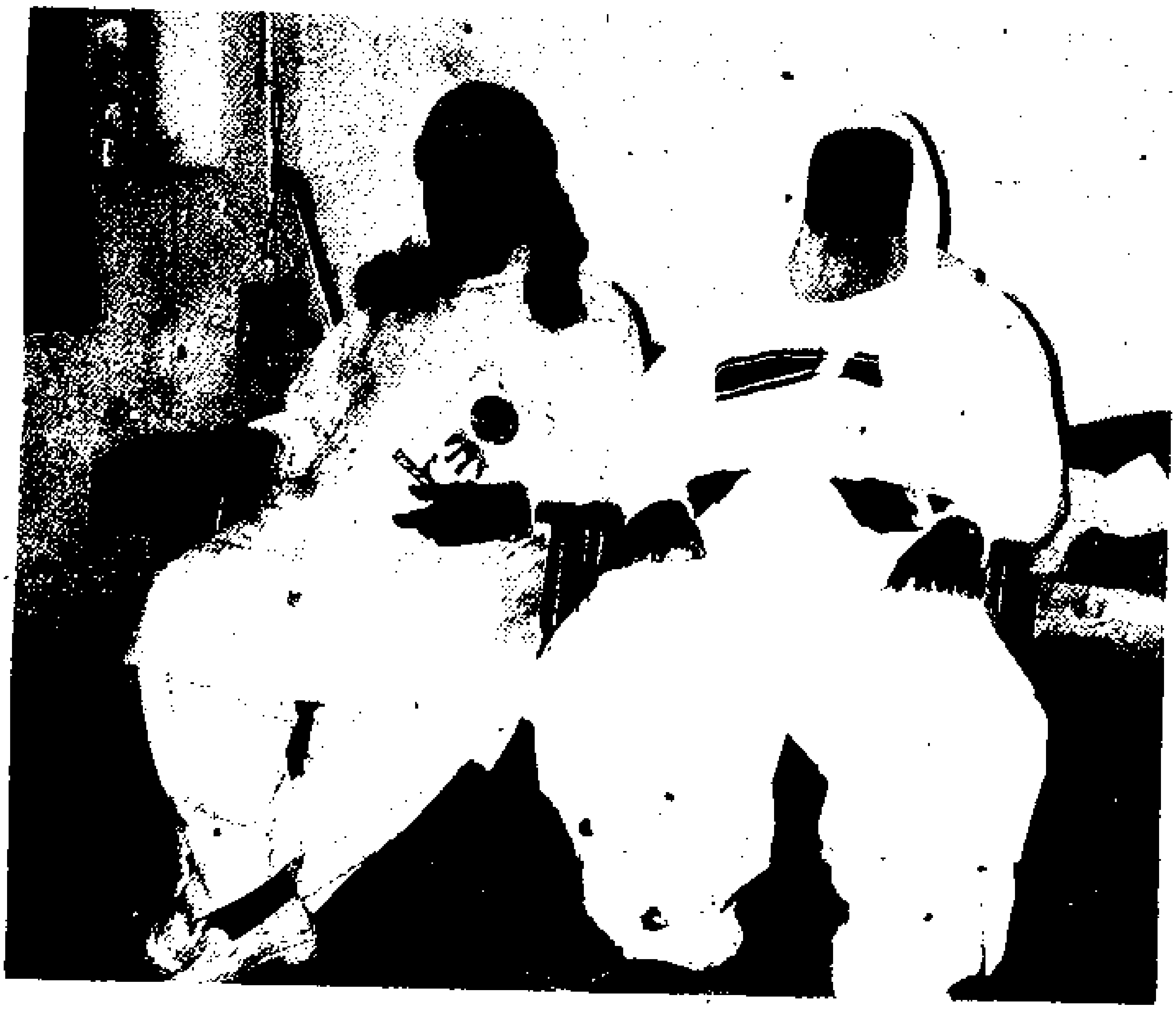

سخی سید امام علی شاہ جیلانی القادری اور صوفی سید فیصل بابا

Marfat.com

فہرست

حمد

۱۔ اٹھا کر نظر میں جہاں دیکھتا ہوں
۲۔ اتنی بساط مجھ کو تو اے ذوالجلال دے
۳۔ اے مولا مجھے جادہ عرفان عطا کر
۴۔ نبوت کے روح رواں آپ ہیں
۵۔ گو بے سماں ہوں یا رسول اللہ
۶۔ علی شیر حق بازوئے) مصطفیٰ ہے
۷۔ حسین مقصد ہستی میں کامراں تو ہے
۸۔ بچہ بچہ تھا جہاں میں واقف توقیر شاہ
۹۔ لکھی جاتی ہے کہاں توصیف آشائی کے ساتھ
۱۰۔ تو سب کا پیشوا ہے محبوب پیرزاد
۱۱۔ عاشق اولیاء ہیں ہم صوفی
۱۲۔ جو بھی بندے خدا سے ڈرتے ہیں
۱۳۔ بس تمنا دل خستہ گاں آپ ہیں
۱۴۔ بس اتنا فیض مجھ پہ اے میرے پیر مغاں کرو
۱۵۔ مجھ پہ میرے شیخ کی بے انتہا ہیں نوازشیں
۱۶۔ رب نگہبان ہے تو کیا غم ہے
۱۷۔ جاتے ہیں جو سوئے دلربا راستے
۱۸۔ رہی حسینوں سے الفت جو عمر بھر کے لئے
۱۹۔ جو بھی حق گو ہیں وہ حقداروں کے بیچ
۲۰۔ اعتراف دل لگی ہم کیا کریں
۲۱۔ دکھ دنیا کے سہتا ہوں
۲۲۔ سلامت ہے اپنا شباب محبت

Marfat.com

۲۳۔ روبروئے یار تو اغیار کی باتیں نہ کر
۲۴۔ زمانے کا مجھ پہ ستم ہی ستم ہے
۲۵۔ زخم دل کے تمام بھر جائیں
۲۶۔ حضور یار میں روح باریاب ہو کے رہی
۲۷۔ مومن سے کبھی مولا خفا ہو نہیں ممکن
۲۸۔ حیراں ہوں مسیحا کو عجب اعجاز عطا ہے
۲۹۔ اے یار لاجواب تیرا کوئی نہیں جواب
۳۰۔ خدا کو ڈھونڈھا کہیں بھی ہمیں خدا نہ ملا
۳۱۔ زندہ دل زندہ دلوں کی نمایاں شان ہے
۳۲۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
۳۳۔ کسی سے دل لگا لے احتیاطا
۳۴۔ نظر مجھ پہ ہے اس ذات جلی کی
۳۵۔ جہاں تک زمانے میں ہم دیکھتے ہیں (نظم)
۳۶۔ دعائے دوست کو یارب تو مستجاب نہ کر
۳۷۔ پوشیدہ جو دل میں ہیں وہ جذبات نہ پوچھو
۳۸۔ تری ہستی ہے بالاتر مری ہستی کے امکاں سے
۳۹۔ اس حسن کو میں حسن جہانگیر کہوں گا
۴۰۔ جہاں عشق کی انتہا دیکھتا ہوں
۴۱۔ ہوں منتظر میں سراپا پیام بر کے لئے
۴۲۔ اخلاص وفا کا کہیں گوہر نہیں ملتا
۴۳۔ مجھ سے یہ مت پوچھئے وہ بدگماں کیسے ہوا
۴۴۔ ہمسفر سے آج کچھ حال سفر کہنا پڑا
۴۵۔ وہ مجھ کو مستحق سمجھے سزا کا
۴۶۔ جو پیار من گزرے ہیں وہ لمحات نہ پوچھو
۴۷۔ درصورت آں یوسف بازار ہوئے ہم

Marfat.com

۴۸- قطعات

۴۹- فصل بہار میں جنہیں خوف خزاں نہیں
۵۰- اس جہاں فانی کو لافانی جہاں سمجھا تھا میں
۵۱- واللہ میں ہوں اک عاشق گمنام نہ پوچھو
۵۲- دل رو رہا ہے آنکھوں میں پانی نہیں اے دوست
۵۳- اب مجھ سے مری صورت حالات نہ پوچھو
۵۴- رہ کے تو حرمین میں اصنام کی باتیں نہ کر
۵۵- دیکھ لے تو کس قدر بگڑا ہے عالم کا نظام
۵۶- عشق میں اس عاشق ناکام کی باتیں نہ کر
۵۷- حسن محبوب جہاں جلوہ نما ہوتا ہے
۵۸- میرا فرزانہ پن دیوانہ پن ہے
۵۹- اے مولا مجھ کو بتا دے اتنا تیرے خزانے میں
۶۰- مجھے جب بھی چمن یاد آگیا ہے
۶۱- ابھی تو چھائی ہیں غم کے گھٹائیں
۶۲- اے مرے مخلص و محترم دوستو
۶۳- نہاں جو میرے دل میں داستاں ہے
۶۴- دل کی بستی عجیب ہوتی ہے
۶۵- مری انا کا قصیدہ مری زبان پہ ہے
۶۶- تصور تمہارا مرے روبرو ہے
۶۷- مری نظر میں اب کوئی کامل نہیں رہا
۶۸- ہیں ہر طرف سے مسئلے دشوار سامنے
۶۹- ٹھہر جا دل ناتواں سوچ لوں میں
۷۰- کیا بتائیں کیا سے کیا ہم ہو گئے
۷۱- کرو خدمت اگر اہل جہاں کی
۷۲- جب سے ارادے بندوں کے ناپاک ہو گئے

Marfat.com

۷۳۔ اسی میکدے میں ہیں رند سب
۷۴۔ جب کہ میرے لب پہ دم تھا وہ نہ تھا
۷۵۔ حسن دلبر جلوہ گر تھا میں نہ تھا
۷۶۔ مجھ پہ راضی ہے خدائے دو جہاں کہتے ہیں لوگ
۷۷۔ جو اسیران زلف دو تا ہو گئے
۷۸۔ شیخ کے عشق میں جو فنا ہو گئے
۷۹۔ جو پیار میں گزرے ہیں وہ لمحات نہ پوچھو
۸۰۔ محبت ہی تو راز رازداں ہے
۸۱۔ خواب میں جب وہ کبھی جلوہ دکھا دیتے ہیں
۸۲۔ خدایا ختم ہو گئے کب فراق یار کے لمحے
۸۳۔ نہ جا رہا ہوں میں بے ہوشی میں کہاں کہاں چپ چپ
۸۴۔ جب سے تری نظر کے اشاروں کو پا لیا
۸۵۔ کسی کا درد جو دل میں نہاں ہے
۸۶۔ مرے دل میں فقط تو دل نشین ہے
۸۷۔ میں صدائے ساز ہوں
۸۸۔ حسینوں کا حسن ملاحت تو دیکھو
۸۹۔ صورت میری بھٹکے ہوئے انساں کی طرح (طرحی)
۹۰۔ مفلوج دماغوں کو ذرا ہوش میں لاؤ
۹۱۔ جو لوگ ولی اللہ کے قائل نہیں ہوتے
۹۲۔ انہیں پرواہ نہیں دونوں جہاں کی
۹۳۔ محشر میں منہ دکھائیں گے کیسے خدا کو ہم
۹۴۔ مل جائے کاش وہ مجھے ہے جس کی جستجو
۹۵۔ میری آگہی ہے تو، میری بے خودی ہے تو
۹۶۔ علم کی شمع زمانے میں جلا دو لوگو
۹۷۔ ہر درد کی حکماء سے دوا ہو نہیں سکتی

Marfat.com

۹۸- ذکر فراق چھیڑ کے یار ستاؤ نہ
۹۹- دل ہم غریبوں کا نہ دکھاؤ لوگو
۱۰۰- مری دل لگی بھی عجیب ہے
۱۰۱- تیری یاد آ رہی ہے سرِشام جانے کیسے
۱۰۲- کہاں جائیں ہم دل شکستہ شکستہ
۱۰۳- برزباں ہے اللہ اللہ دل میں خیال خوک و خر
۱۰۴- میرا قصور تھا نہ کہ ان کا قصور تھا......
۱۰۵- مجھ کو نہ کوئی طوفاں سمندر کی فکر ہے!
۱۰۶- یہ چہر کتابی پڑھا نہ کرے......
۱۰۷- جب سے دید یار ہو گئی
۱۰۸- غم ہے یا خوشی ہے تو میری زندگی ہے تو!!
۱۰۹- نہاں جو میرے دل میں داستاں ہے
۱۱۰- میرے گھر وہ آئے سویرے سویرے
۱۱۱- کس زباں سے میں کہوں ہے بے وفا دیوانگی
۱۱۲- ہم حسینوں سے پیار کرتے ہیں
۱۱۳- عشق میں اس عاشق ناکام کی باتیں نہ کر
۱۱۴- مقصد زندگی نہ سوچا میں!!
۱۱۵- تیری صورت سے تجھے درد آشنا سمجھا تھا میں (طرحی)
۱۱۶- رات کو جب میں سوتا ہوں
۱۱۷- آئے مرے مزار پہ آ کر چلے گئے
۱۱۸- کوچہ دلدار کی باتیں کریں !!
۱۱۹- ہے سرفہرست میری دوستوں سے دوستی
۱۲۰- مئے تھی میری میکشی تھی' (تضمین بر داغ)
۱۲۱- کبھی تم سے بھی میرا پیار تھا (تضمین برمومن)
۱۲۲- نگاہوں میں میری رہتا تھا اک حسیں برسوں (مخمس)

Marfat.com

۱۲۳۔ اتنی ہمت سکت نہ تھی ہم میں (تضمین برداغ)
۱۲۴۔ میں کیوں کہوں گا کہ بر سر رقیباں (تضمین برداغ)
۱۲۵۔ قطعات صوفی بابا
۱۲۶۔ ہر دم رہو سلامت عبدالنبی جمالی
۱۲۷۔ اے صوفی بابا تیرے کردار کو سلام (نذرانہ عابد شاہ)

Marfat.com

انتساب

میں اپنی ناقص تصنیف کا انتساب تمام قدردان اردو ' سخن ور احباب ' اساتذہ ٔ علم و ہنر ' قدر شناس ادب و فن ' واقف رموز عشق ' مؤمن محب پنجتن ' فدایان علی و ولی علیہ رحمت ' کے نام کرتا ہوں ' نیک نظر ناظرین سے امید ہے کہ میری اس حقیر کوشش کو اپنی پسند ہی سے نوازیں گے

دعاگو فقیر سراپاتقصیر سید فیض اللہ صوفی
جیکب آبادی

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

الحمد للہ رب العالمین ۔ وصلواۃ و سلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین وعلیٰ آلہ طیبین الطاھرین المعصومین المظلومین ۔

میرے لئے یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے ۔ کہ میں یہاں ایسے شاعر کے فن شاعری پر اپنے خیالات کا اظہار کررہا ہوں ' جس نے اپنی زندگی انتہائی گوشہ نشینی میں گذاری ' بیک وقت اردو ' سندھی ' سرائیکی اور پنجابی زبانوں کے نہایت بھرپور ' پرگو ' فی البدیہہ اور قادر الکلام شاعر ہیں ' سرائیکی ان کی مادری زبان ہے ۔ اس کے باوجود دیگر زبانوں میں شعر کہنے کا ملکہ حاصل ہے ۔ اتنی خوبیوں کے باوجود گوشہ نشینی اختیار کرنا یہی ظاہر کرتا ہے ۔

اثر کرے نہ کرے سُن تو لے میری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ بے داد

شاعری میں فریاد کرنے اپنا اور کسی سے داد وصول کرنے کیلئے کسی محفل میں نہ جانا یہ ان کی فطرت میں شامل ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ مشاعروں اور ادبی نشستوں سے پہلو تہی کی ہے ۔

چونکہ ان کا تعلق سید ' صوفی اور پیر گھرانے سے ہے اور ان کے عقیدت مندوں کا حلقہ پنجاب ' سندھ اور بلوچستان کے صوبوں میں وسیع پیمانے پر ہے ۔ اپنے آباو اجداد سے تبلیغ دین کا فن ورثہ میں ملا ہے ۔ بقول ان کے اوائلی عمر میں اپنا ایک گروہ رکھتے تھے اور تبلیغ دین کے میدان میں اپنے علاقے کے مانے ہوئے مبلغ تھے ' لیکن حیران

Marfat.com

کن بات یہ ہے کہ بقول ان کے آپ کی تعلیم پرائمری فیل ہے۔ لیکن روحانی علم کسی اسکول کالج یا یونیورسٹی کا محتاج نہیں ہے۔ بس یہ اللہ کی دین ہے۔ جسے قدرت ودیعت کردے۔

آپ کا نام نامی' اسم گرامی حضرت سید صوفی فیض اللہ شاہ عرف سائیں فیض بابا ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قصبہ سادات آبائی گاؤں ہے۔ ایک عرصہ سے سندھ میں آکر آباد ہوگئے ہیں۔ اردو میں تخلص صوفی اور دیگر زبانوں میں فیض تخلص کرتے ہیں' شاعری کی تقریباً تمام اصناف میں شعر کہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔

راقم الحروف نے بہت سی کتابوں اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ مجھے لکھتے وقت ہمیشہ یہی خیال آتا ہے کہ کیا میرا قلم کتاب اور مصنف کے بارے میں جو کچھ لکھ رہا ہے' اس میں میری دیانت داری کتنی حد تک شامل ہے' مجھے یہی خدشہ رہتا ہے کہ میں کہیں لغو سے کام تو نہیں لے رہا؟ یا پھر موصوف کے بارے میں لکھتے وقت کہیں اسے اس کے مقام سے نیچے تو نہیں لے آیا؟ یا جو کچھ لکھا ہے۔ وہ انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے؟ بہرحال شاہ صاحب کے بارے میں لکھتے وقت مجھے انہی خدشات نے کچھ زیادہ ہی پریشان کردیا ہے کیونکہ ایک تو وہ سادات میں سے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی تعریف کرنا اور لکھنا میرے لئے فطری بات ہے اور میں عقیدتاً سادات کا انتہائی احترام کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بقول صوفی صاحب کے میں بہت بڑا قلم کار ہوں اس لئے وہ میرا بڑا احترام کرتے ہیں' جبکہ میں خود کو کچھ بھی نہیں سمجھتا بلکہ دور سمندر کے کنارے

Marfat.com

بیٹھا چھوٹی چھوٹی پتھریاں جمع کررہا ہوں ۔ ان دو صورتوں میں ۔

"من ترا حاجی بگویم تو مرا قاضی بگو"

والی بات کی طرف دھیان جاتا ہے اور یہی میری سب سے بڑی پریشانی ہے ۔ بہرحال ایک تو صوفی صاحب کا حکم اور دوسرا دل کے ہاتھوں مجبوری کہ لکھوں ' سو اپنی ناقص رائے کا اظہار کررہا ہوں ' اتنا ضرور ہے کہ جب پڑھنے والے شاہ صاحب کا کلام پڑھیں گے تو ان میں میرے ہم خیالوں کی اکثریت ہوگی ۔ کیونکہ ان کا تخیل ' ان کی بندش الفاظ اور ان کے کہے ہوئے اشعار جن کو میں نمونے کے طور پر پیش کررہا ہوں ' میری تائید ضرور کریں گے ' کیونکہ ان میں وہ سب کچھ موجود ہے جو کسی اچھے شاعر میں ہونا ضروری ہے وہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ ان کا تعلق صوفی گھرانے سے ہے ' اس لئے ان کی شاعری میں تصوف کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے ۔ وہ اپنے محبوب کی چوکھٹ پر سجدہ ریزی سے اپنے جنون عشق میں انگ بھر جانے کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں ۔

سنگدل کے سنگ در پہ جب سے سجدہ کر لیا
بڑھ رہی ہیں روز و شب میرے جنون کی تاثیر

عشق و محبت میں جو کچھ انسانی پر گذرتی ہے اور جسم و جان جس شکست و ریخت سے دوچار ہوتا ہے ۔ اس کا برملا اظہار کتنا لطیف پیرائے میں کردیا ہے ۔ جس میں کوئی تکلف نظر نہیں آتا اور اس کے ساتھ ساتھ جو منزل نصیب ہوتی ہے ۔ اس کا اعتراف بھی قابل توجہ ہے ۔

Marfat.com

اتنا بھی میری آنکھوں میں پانی نہیں رہا
پڑھ لی نماز میں نے محبت کی بے وضو
ہجر و وصال دونوں ہی منسوب تجھ سے ہیں
تو ہی میرا رفیق ہے تو ہی میرا عدو
تیری طلب میں حد سے میں آگے نکل گیا
لیکر جہاں سے نکلی مجھے تیری آرزو

وجد و کیف کی جولانی میں شاہ صاحب اتنے بے خود ہو جاتے ہیں کہ انہیں موت کی لذت بھی شہد و شیر سے کم نظر نہیں آتی ۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کی روح کو سرور مستی و سرشاری سے ہم آہنگ کردیتی ہے ۔ وہ منصور و تبریز اور سرمد کو اپنے آپ میں محلول تصور کرتے ہوئے بھی لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں دنیا والے ان کا وہی حشر نہ کردیں ' جو پہلے کر چکے ہیں ۔ کیونکہ صوفی صاحب کا نعرہ مستانہ بھی وہی ہے جو ان کا تھا ۔ ان دو قطعات میں یہی کچھ ہے ۔ ملاحظہ کرنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو چھپا بھی رہے ہیں اور اظہار بھی کر رہے ہیں ۔ جیسا کہ کسی کے اس شعر میں ہے (غالباً" یہ شعر یوں ہی ہے)

حیا تو یہ ہے کہ ستر ہزار پردوں میں
مگر ہے پھر اسے شوق خود نمائی کا

شاہ صاحب کی شعری کیفیت دیکھیے ۔

نہ ہوں منصور ' نہ تبریز نہ سرمد صوفی
تختہ دار کی دھمکی مجھے کیوں دیتے ہو

Marfat.com

سل کے بہلانے کو یہ پیار کیا تھا میں نے
صف عشاق میں کیوں نام میرا لیتے ہو

اور پھر یہ بھی دعوی کرتے ہیں۔

شاعر ہوں ، مخمور ہوں ، مقدر کا سکندر
گہرا ہے بہت میرے تخیل کا سمندر
کیا تاب کسے جو میری گہرائی میں اترے
صوفی ہوں میں اس دور کا لاہوت قلندر

جیسے کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ صوفی صاحب کی تعلیم بہت کم ہے ، لیکن رموز شاعری ، مثلاً" استعارہ ، تشبیہ ، صنائع بدائع وغیرہ سے خوب واقف ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ فن بھی انہیں قدرت نے ودیعت کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الفاظ کی تراکیب سے شعر میں جان ڈال دیتے ہیں۔ جیسا کہ اس قطعہ سے ظاہر ہے۔

چاند ایسے ہے ستاروں کے قریب
یار جیسے کوئی یاروں کے قریب
فکر امواج تلاطم کیا انہیں
جن کی کشتی ہو کناروں کے قریب

بے وفا زمانے کی چیرہ دستیوں سے شاید صوفی صاحب بھی نہیں بچ سکے اور بچیں بھی کیسے وہ بھی اس معاشرے کے ایک فرد ہیں۔ وہ خود کو دنیا کے نشیب و فراز سے کتنا ہی بچا کر کیوں نہ رکھیں۔ ان کے ساتھ کم و بیش ویسا ہی ہو گا ، جیسا کہ اور لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کہیں بھی چھپا کر رکھیں دنیا والوں سے کتنی ہی گوشہ

Marfat.com

نشینی اختیار کریں ۔ وہ چاہے محبوب سے قریب سے قریب تر ہو اسکی پناہ گاہوں میں خود کو محفوظ کرلیں ۔ پھر بھی زمانے کی تیز نگاہیں انہیں ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو جائے گی ۔ وہ اس سے کتنا پہلو بچانے کی کوشش کریں ' زمانہ اپنا کام کر جائے گا ' اور یہ فریاد کرتے رہ جائیں گے جیساکہ یہ خود ہی فرماتے ہیں ۔

میں تو اپنی ذات کے تاریک غاروں میں ہوں گم
گل ہوں لیکن خشک پتوں تیز خاروں میں ہوں گم
وقت کا یوسف ہوں صوفی قدر داں کوئی نہیں
بے شعوروں ' بے اصولوں بے وقاروں میں ہوں گم

جس طرح ان کے اشعار میں جاذبیت ' حسن تخیل اور گہرائی و گیرائی کے عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں اسی طرح ان کے شعر پڑھنے کا انداز بھی خوب ہے ۔ راقم الحروف اور دیگر احباب کے زبردست مطالبے پر کچھ عرصہ مشاعروں اور ادبی نشستوں میں رونق افروز ہوتے رہے جب محو سخن ہوتے تھے تو حاضرین محفل پر چھا جاتے تھے اور بزم سخن لوٹ لیتے تھے ' اب ایک عرصے سے اپنی فطرت کے مطابق پھر وہی گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے ۔ لیکن تخلیقی کام پہلے سے کہیں زیادہ بھرپور انداز سے ہو رہا ہے ۔ جب بھی کوئی نئی چیز لکھتے ہیں ۔ تو راقم الحروف کو اس سے ضرور فیضیاب کرتے ہیں میں ان کا ممنون ہوں کہ وہ مجھے اس قابل سمجھتے ہیں میرے دعاگو بھی ہیں اور میں ہمیشہ ان سے دعا کا طالب رہا ہوں ۔ لہذا میں ان کے لئے کیا دعا کر سکتا ہوں ۔ پھر بھی میری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ ان کی تخلیقات کو کتابی صورت

Marfat.com

جلد از جلد مل جائے ' جس کا مسودہ بعنوان فیضان عشق اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ آخری مراحل میں ہے اور جب یہ گوہر بیش بہا اہل علم و دانش کے ہاتھوں میں جائے گا ' تو وہ اس سے ضرور استفادہ کریں گے ۔ خصوصاً" وہ لوگ جو صاحبان روحانیت اور علم تصوف کے طالب و متلاشی ہیں ' اس لیئے یہ بیش بہا خزانہ یقیناً" سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہو گا ۔ انشاء اللہ تعالٰی

خاکپائے آل محمد

حاجی مراد علی نور

ایم اے ایل ایل بی ۔

اسپتال مویشیاں جیکب آباد

Marfat.com

سید صوفی فیض شاہ بابا

سید صوفی فیض شاہ بابا کی شاعری پر اظہار خیالات کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں کوئی نقاد ' نکتہ چیں یا ممتاز شاعر ہوں ۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس تعارف کے پردے میں ان جذبات تشکر کا اظہار کروں جو انکے کلام کے مطالعہ سے میرے دل میں قدرتی طور پر موجزن ہوئے صوفی فیض شاہ بابا ڈیرہ غازی خان پنجاب کے ہیں ۔ طریقت میں قادری ' اویسیہ ' چشتیہ کے اجازت یافتہ بزرگ ہیں ۔ عرصہ دراز سے جیکب آباد اپر سندھ میں سکونت پذیر ہیں اور تصنیف و تالیف کے علاوہ ذکر و فکر میں بھی مصروف رہتے ہیں ۔ آبائی اجدائی پیشہ پیری مریدی ہے ۔

طبیعت کی موزونیت ' قدرت کا بڑا انعام ہے ۔ جو ہر شخص کو نہیں ملتا

ایں سعادت بزور بازو نیست ۔ تانہ بخشند خدائے بخشندہ

جذبات عشق کے بیان کرنے کیلئے موزونیت طبع کے علاوہ زبان و بیان پر قدرت حاصل ہونا بھی ضروری ہے ۔ صوفی بابا کی شاعری ' بیان ' محاورہ اور بندش کے اعتبار سے تمام عیوب سے پاک ہے خالق کائنات نے صوفی بابا کو ایک شاعر خوش نوا ہی نہیں پیدا کیا ۔ بلکہ ایسا دل بھی عطا کیا ہے جس میں سوزوگداز کار فرما ہے ۔ ایسے دل کا مالک جب "فیضان عشق" سے بھی فیضیاب ہو جائے تو ہر شخص خود اندازہ کر سکتا ہے کہ بادہ عشق کی تیزی کس درجہ پر پہنچ جائے گی ۔ صوفیانہ یا عارفانہ شاعری ہمارے ادبی سرمایہ کا بہترین جزو اور دین و ملت کا اہم

Marfat.com

ترین تہذیبی دل نشین ورثہ ہے ۔ شاعری میں بہت سے شعرا نے عارفانہ شاعری کو موضوع سخن بنایا ہے ۔ مگر یہ موضوع انتہائی معقول اور انتہائی دل نشین ہونے کے باوجود انتہائی نازک بھی ہے ۔ شاعری کی ذرا سی لغزش اس موضوع کو جو اسلام کی جان ایمان کی روح ہے ۔ کفر اور الحاد سے ہم دوش کر سکتی ہے ۔ شاعری میں جن شاعروں نے تصوف کو اپنی شاعری کا موضوع سخن بنایا ہے ۔ انکے اسمائے گرامی ہیں ۔ میر درد ۔ آس غازی پوری ۔ بلھے شاہ ۔ خواجہ فرید ۔ وارث شاہ ۔ رحمان بابا ۔ خوشحال خان خٹک ۔ میاں عبدالغفور صاحب ہمایونی ۔ مولوی قادر بخش گولا ہیں ۔ صوفی فیض بابا کا شمار بھی اس گروہ میں ہے ۔ کیونکہ ان کے فیضان عشق میں کوئی جام ایسا نہیں ہے جس سے شراب عشق چھلک کر باہر نہ آرہی ہو اور بلا نوشوں کو دعوت آسودگی کام و دہن نہ دے رہی ہو ۔ اگرچہ صوفی بابا کی شاعری میں زبان و بیان و ادب ' خوش آہنگی ' بے ساختگی ' سلاست ' روانی اور لطافت سبھی خوبیاں موجود ہیں ۔ مگر صوفی بابا کو اس دور کے شعراء سے ممتاز کرتی ہے وہ وحدۃ الوجود اور عشق حبیب کبریا کا وہ دل کش رنگ ہے ' جو اشعار کے پردوں سے چھوٹا پڑتا ہے ۔ ذیل میں چند اشعار درج کرتا ہوں تاکہ میرے قول کی صداقت واضح ہو سکے ۔

مرحبا صد مرحبا صد مرحبا فیضان عشق
یاد رب یاد محمد مصطفیٰ فیضان عشق
وحدت و کثرت تصوف حسن و عشق معرفت
صوفی سالک کا کلام پہ ضیاء فیضان عشق

Marfat.com

پہلے تھا صرف واعظ اب راز ہو گیا
اب ذوق میرا قابل اعزاز ہو گیا

ایسی ملی حضور سے صوفی کو معرفت
جو اختیار میرا تھا آغاز ہو گیا

نگاہ حسن مہرباں ہے کیا کروں یارو
شعور عشق پریشاں ہے کیا کروں یارو
غم حبیب سے مانوس ہو چکا ہوں میں
جنوں خرد سے گریزاں ہے کیا کروں یارو

لطف ملتا ہے جو جدائی میں ۔ لطف ایسا کہاں رسائی میں
رکھ لو رندوں سے رابطہ صوفی ۔ کچھ نہیں ملتا پارسائی میں

ہے پوشیدہ میری فقیری کا راز
نہ تسبیح تلاوت نہ روزہ نماز
شریعت سے مجھ کو طریقت ملی
فقط اسم احمد پہ ہے مجھکو ناز

ہم ایسے جان نہیں دیتے مہ وشوں کیلئے
حسن پرستی عبادت ہے صوفیوں کیلئے
مجاز عین حقیقت ہے راز حق ناصح
کبھی تو سر کو جھکاتے ہیں ہم بتوں کیلئے

کج کلاہی بادشاہی بھی نہیں پیاری لگی
مجھ کو طیبہ کی پیاری سرزمین پیاری لگی

Marfat.com

نعت خواں شعرا میں بعد از اعلیٰ حضرت کے میں
صوفی بابا کی یہ نعت بہترین پیاری لگی

اے مولا مجھے جادہ عرفان عطا کر
منزل پر پہنچ جانے کا امکان عطا کر
اس صوفی اویسی کو اویس قرنی کے صدقے
تو عشقِ نبی نسبت حسّان عطا کر

نشاں اپنا کیا بتلاؤں نشانِ بے نشاں ہونے میں
جہاں کو کیا خبر میری جہانِ بے جہاں ہوں میں
میں اک آوارہ انسان ہوں مجھے آوارگی سوچے
کہاں پیدا ہوا ہوں صوفیؔ بابا اب کہاں ہوں میں

شراب شوق مجھ کو پلائی میرے مرشد نے
بڑائی زہد و تقوی کی مٹائی میرے مرشد نے
فنا فی الشیخ کے درجہ پہ پہنچا ہوں بحمداللہ
صورت صوفیؔ کو اپنی جب دکھائی میرے مرشد نے

خاک پائے آل محمد

خاکسار قطب الدین تابؔ

جیکب آبادی

شاعر خوش نوا

حضرت سید صوفی فیض بابا کے متعلق لکھنے میں دلی مسرت محسوس کررہا ہوں اس لئے کہ ان کی ہمہ گیر ہمہ صفت موصوف شخصیت کے متعلق لکھنے میں نہ تو مبالغہ آرائی سے کام لینے کی ضرورت پیش آئے گی ۔ اور نہ ہی کوئی ایسی بات لکھنے کی جس کی تصدیق ضمیر نہ کرتا ہو ...... جو کچھ ہو گا وہ ان میں پائی جانے والی خوبیوں کا بیان ہو گا ۔ حضرت سید صوفی بابا صاحب شاعر ابن شاعر تو نہیں لیکن بزرگ ابن بزرگ ضرور ہیں ۔ آپ نے فقط پیر ہونے کی وجہ سے انتہائی عزت و احترام اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔ جو سادات کا خاصہ ہے آپ طبعاً گوشہ نشین کم گو اور دنیاوی ہنگاموں سے گریزاں رہتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس قدر رجوع خلق ہے کہ آپ کے عقیدت مند ہمہ وقت اس شمع کے ارد گرد جمع رہتے ہیں آپکی شخصیت جمال و جلال کا مرقع ہے کبھی دیکھیے تو محویت کا عالم طاری ہے ۔ اور طویل خاموشی بے تکلف دوستوں کو پوچھنا پڑتا ہے کہ قبلہ آپ کہاں ہیں کہتے ہیں یہاں ہوں ۔

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگان عشق
آنکھوں کو بند رکھتے ہیں دیدار کیلئے

مگر جب پھر سکوت ٹوٹتی ہے تو فرط جذبات سے آپ کے چہرے اور لہجے سے جلالی رنگ جھلکنے لگتا ہے .... آپ محفل کو نصیحت آموز باتوں اور پرجوش اشعاروں سے گرما دیتے ہیں ۔ جب آپ

Marfat.com

اندورونی جذبات سے تحریک پا کر بولنا شروع کرتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ کے سینے سے جذبات کا لاوا ابل رہا ہے اور اس عالم جوش میں آپ وہ ہوش اور معرفت کی باتیں بیان کر جاتے ہیں جو بہت سوں کیلئے رشدو ہدایت کا موجب بن جاتی ہے۔ آپ پیر ہونے کے باوجود آج کل کے پیروں میں پائی جانے والی خرابیوں کی بھی نشاندھی کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے تعویز گنڈے کو کبھی کاروبار نہیں بنایا۔ جو آیا اسے ہدایت کی باتیں بتائیں اور نیک بننے کی تلقین کی۔ اگر کسی نے انکی تعریف کرنے میں مبالغہ کیا تو بھری محفل میں اپنی ذات والا صفات کو تنقید کا نشانہ بنالیا۔ تاکہ نفس کے فریب سے محفوظ رہ سکوں۔ اس مختصر مضمون میں ان کی تمام خوبیوں کا ذکر ممکن نہیں ہے۔ حضرت سید صوفی بابا بنیادی طور پر سرائیکی زبان کے شاعر ہیں کیونکہ ڈیرہ غازی خان سے تعلق ہونے کی وجہ سے یہ آپ کی مادری زبان ہے۔ لیکن آپ سندھی اور اردو میں بھی اچھا کہہ لیتے ہیں۔ حالانکہ دنیاوی لحاظ سے آپ کی پرائمری تعلیم بھی نامکمل رہی۔ اس لئے یہ بات کہنے میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ کہ ملکہ شاعری آپ کو قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے۔ جذبے اور تخیل کے لحاظ سے آپ کے اشعار نہایت بلند پایہ ہوتے ہیں۔ یہی دونوں چیزیں شاعری کی جان ہیں۔ پیر طریقت سید صوفی بابا کے کلام کا غالب حصہ صوفیانہ و عارفانہ شاعری پر مشتمل ہے۔ اور آپ خود بھی ایک صوفی باصفا ہیں ..... تصوف پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اس کی ایک تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے دل ایک ایسا مصفا آئینہ ہو جو محبت کے سوا اور

Marfat.com

کوئی عمل قبول نہ کرے ۔ یہاں تک کہ گناہ گار بندوں کیلئے بھی اس ان میں محبت کے سوا اور کچھ نہ ہو ۔ کیونکہ نفرت مرض سے کرنی چاہیے نہ کہ مریض سے ۔ جو طبیب مریض سے نفرت کرتا ہے .... وہ اس کا علاج نہیں کرسکتا ۔ صوفیاء کرام کے ذمہ خداوند کریم نے اصلاح خلق کا کام ذمہ لگایا ہے .... اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب ان کا دل ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہو ۔ محبت کا بحر ناپید کنار بن جائے ۔ خاکسار نے اپنے ایک شعر میں اس کیفیت کو یوں بیان کرنے کی کوشش کی ہے ۔

دل میں تو شکیب اپنے فقط پیار کی مئے ہے
نفرت کا تو اس جام میں قطرہ بھی نہیں

پیر طریقت حضرت سید صوفی فیض بابا کی ذات اس شعر کی چلتی پھرتی تصویر ہے ۔ آپ کی محفل میں ہر مسلک و مشرب کا انسان آتا اور فیض پاتا ہے ۔ آپکی وسیع الظرفی کو دیکھ کر آپ کیلئے بھی عقیدت و محبت کے گہرے جذبات لیکر جاتا ہے ۔ چنانچہ آپ اس مقام پر بھی ایک ہی جست میں نہیں پہنچے ۔ صوفی بابا خود بیان فرماتے ہیں ایک شاعر خوش الحان ہونے کی وجہ سے وہ واعظین کرام اور اپنے دیگر ہمزمان نعت خواں شاعر حضرات کے ہتھے چڑھ گئے تھے اور ان سے متاثر ہو کر لوگوں کے فرقہ وارانہ جذبات کو خوب بڑھکایا ۔ اور اسی کو خدمت اسلام سمجھتے رہے ۔ اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ اس میدان کے شیر بھی ٹھہرے لیکن جب تعصبی جذبات کا دریا اترا ۔ اور ان پیشہ ور واعظین کی فریب کاریاں آپ پر ظاہر ہوئیں ۔ تو آپ کی طبیعت کا

Marfat.com

رنگ بالکل بدل گیا۔ رگوں میں چونکہ سادات کا لہو گردش کر رہا تھا۔ علاوہ ازیں اپنے والد ماجد پیر طریقت صوفی باالصفا حضرت صوفی صالح محمد شاہ مرحوم و مغفور کی برکت و صحبت سے بھی فیض یافتہ تھے۔ اس لئے فرقہ بندی کے جھمیلوں کو چھوڑ کر اپنے اصلی مرکز پر آگئے۔ طبیعت پر تصوف کا رنگ آ آگیا۔ نفرتیں محبتوں میں تبدیل ہوتی گئیں۔ اور یہی رنگ آپ کے کلام نیک انجام پر بھی چڑھتا آ آگیا۔ صوفیانہ کلام کے علاوہ آپ نے غزلیں ' قطعات ' رباعیاں ' دوہے ' کافیاں ' نعتیں ' قصیدے ' سلام ' منقبت ' صنف نظمین پر بھی طبع آزمائی خامہ فرسائی کی باایں ہمہ حالات آپ سہ زبان شاعر کہلانے کے مستحق ٹھرے سندھی ' سرائیکی اور اردو میں بھی عبور رکھتے ہیں۔ آپ کی ایک خوبی ذکر کئے بغیر یہ تذکرہ توصیف نامکمل رہے گی۔ وہ یہ کہ آپ نہایت پر گو شاعر ہیں۔ جیکب آباد میں شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات احباب کا ایک حلقہ بنا ہوا ہے اور اکثر طرحی مشاعرے ہوتے رہتے ہیں۔ سب سے پہلے غزل صوفی بابا سائیں مکمل کر لیتے ہیں مصرح طرح سنتے ہی آپ پر ایک عجب وارفتگی کا عالم طاری ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اشعار آپ سینے سے ابل رہے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ مصرعہ طرح سن کر آپ کی کیفیت یوں ہوتی ہے۔

تو ذرا چھیڑ تو دے۔ تشنئہ مضراب ہے ساز

آپ ایک ہی طرح پر دو دو اور تین تین غزلیں کہہ لیتے ہیں۔ اس لئے بعض بے تکلف دلدادہ دوست کہا کرتے ہیں کہ حضرت آپ کا ساتھ کس طرح دیں۔ آپکے پاس تو شعر کہنے کی مشین موجود ہے

111139

Marfat.com

اب آپ ناظرین حضرات (صوفی بابا) کے منتخب و مختلف ہمارے پسندیدہ اشعار مطالعہ فرمادیں ۔ کیا ان اشعار کو پڑھ کر آپکی مخلص و محقق دل گواہی و تائید کریگی ۔ کہ یہ اشعار اس ہمہ صفت شخصیت کے ہیں کہ جن کی ظاہری تعلیم بھی پرائمری تک نامکمل رہی ۔ بس بفراز فنی رقابت کے کہنا اور ماننا پڑے گا .... کہ یہ عطیہ خداوندی فیض حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کاملین کے بحر بے کنارے خفری لدنی علم .... صوفی شاعر پیر طریقت سید فیض اللہ شاہ کو نصیب ہوا ہے ۔

وہ بے نیاز جسے چاہے نواز دے

نیاز مند ناچیز **ارشاد احمد شکیب** ایم اے
غوری اینڈ کو ٹاور روڈ جیکب آباد

Marfat.com

شاعر فیضان عشق

میں گڈو کالونی میں رہنے والا ایک عام سا آدمی ہوں ۔ کیونکہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں شاعری کرتا ہوں ۔ البتہ گڈو میگزین جو کہ آفیسر کلب لائبریری کے زیر اہتما. شائع کیا جاتا ہے اس میگزین نے بہت سے لوگوں کو میری شاعری سے متعارف کرایا ہے ۔ اس دور دراز شہر میں ہمہ جہت لوگ رہتے ہیں ۔ لیکن ان کی صلاحیتوں کو خاطر خواہ استعمال میں نہیں لایا جا سکتا اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کی مصروفیات بھی کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ ان کی کوئی خاص عادت نہیں بن پاتی ۔ یا جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں اس کیلئے مواقع کم میسر آتے ہیں اگر ان باصلاحیت آدمیوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا جائے ۔ تو یہی چھوٹا سا شہر ایک خوبصورت زندگی کا بھرپور نمونہ پیش کر سکتا ہے ۔ ہاں یہاں تو میں بات کر رہا تھا شاعری کی اس دفعہ میری ملاقات سید عابد حسین جو کہ اٹینڈنٹ جو کہ میرے دلدادہ دوست ہیں ان کے والد محترم سے ہوئی ۔ آپ جاذب نظر شخصیت کے مالک ہیں ۔ اور صوفی شاعر ہیں میں صوفی فیض اللہ شاہ صاحب جنہیں صوفی بابا بھی کہتے ہیں ۔ ایک کامل صوفی بزرگ ہیں آپ کی شاعری میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے ۔ آپ عشق حقیقی کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہیں میرے بارے میں آپ اپنے بیٹے کے ذریعے متعارف ہو چکے تھے ۔ مجھے بھی آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا آپ بھی چاہتے تھے کہ گڈو کالونی میں جتنے دن رہیں اپنے خیال کے لوگوں کو ڈھونڈ نکالیں

Marfat.com

اس میں شک نہیں ہے ۔ یہ آپ کی ذرہ نوازی تھی کہ آپ نے میرے جیسا ایک معمولی سا شاعر ڈھونڈ نکالا! مجھے اپنے آپ کو شاعر کہتے ہوئے ہچکچاہٹ ہوتی ہے ۔ کیونکہ میں ابھی نو مشق شاعر ہوں اور چند لوگوں کی حوصلہ افزائی کے بل بوتے پر تھوڑا بہت شعر کہہ لیتا ہوں ۔ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں ۔ گڈو جیسے چھوٹے شہر میں سرگرمیاں بھی محدود ہیں ۔ ادبی سرگرمیاں تو نہ ہونے کے مترادف ہیں ۔ ایسے میں بھلا کیونکر ممکن ہے ۔ کسی کی تخلیقی سرگرمیاں ابھر کر سامنے آئیں ۔ یہ المیہ اپنی جگہ پر ہے ۔ اس طرح سے بہت سا ٹیلینٹ (Talent) تباہ ہو رہا ہے ۔ نہ جانے کب تک ایسا ہی ہوتا رہے گا ۔
تو میں بات کر رہا تھا حضرت صوفی بابا سے ملاقات کی جیسا کہ میں نے عرض کیا ۔ آپ ایک ہمہ گیر شخصیت ہیں ۔ ایک سید ہونے کے ناطے سے آپ کے مریدوں عقید تمندوں کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں میں ملک کے دور دراز علاقوں میں موجود ہے سونے پر سہاگہ یہ کہ آپ صوفی شاعر بھی ہیں ۔ آپ کا صوفیانہ کلام موجودہ دور میں ناپید ہے ۔ آپ عشق حقیقی کی بہت سی منازل طے کئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے آپ کے کلام میں وہ خوبصورتی ہے جو کسی دوسرے شاعر کے کلام میں بہت کم دکھائی دیتی ہے ۔ موجودہ دور سائنس کا دور ہے آج کا ذہن مادہ پرست لوگوں کا ذہن ہے ۔ بہت پڑھے لکھے لوگ بھی ذہنی طور پر آسودہ نہیں ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم روحانیت کی طرف بہت کم توجہ دئے ہوئے ہیں ۔ قرآن کریم جو اللہ کی کتاب ہے ۔ اس میں بھی تعلیم دی گئی ہے ۔ کہ تم خدا کی بنائی چیزوں کو دیکھو اور سمجھنے

Marfat.com

کی کوشش کرو ۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرتے جاؤ ۔ لیکن اپنے ایمان کو پختہ رکھو ۔ اور اسی ایک خدا کو مانو جس نے تمام جہان کو پیدا کیا ہے ۔ انسان ان محدود سوچوں سے نکل کر بھی بہتر منزل کی طرف گامزن ہو سکتا ہے ....

حضرت بابا صوفی کا کلام عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا ہے ۔ بابا صوفی صاحب جب بھی اپنا کلام سناتے ہیں تو سامعین پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور انسان اس خوبصورت دنیا میں چلا جاتا ہے ۔ جس کا تصور وہ کبھی نہیں کر سکتا ۔ آپ کا کلام آمد ہے ' نہ کہ آورد ' اس لئے اس کی خوبی اور برتری اپنی جگہ مسلم ہے آپ کا زور بیاں بھی قابل تعریف ہے ۔ آپ کے بقول کہ آپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں ۔ اس بات پر یقین نہیں آتا ۔ کیونکہ آپ کی محفل میں بیٹھ کر وہ کچھ سننے کو ملتا ہے ۔ جو آج کے اکثر شعراء کی پہنچ سے باہر ہے ۔۔ آپ نے حمد ' نعت ' قطعات ' رباعیاں ' منقبت ' نظمیں ' مخمس ' غزلیں ' نظمیں غزلیں ' بہت عمدہ لکھی ہیں ۔ آپ زندگی کو تمام پہلوؤں سے دیکھتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ ایک راسخ العقیدہ آدمی کو موجودہ دور میں جن لوگوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے ۔ اور وہ کچھ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ تو پھر اس کی زبان حضرت صوفی بابا کی زبان بن جاتی ہے ۔ آپ نے شریعت کے اہم نقاط پر بھی لب کشائی کی ہے ۔ آپ نام نہاد مولویوں سے خائف نظر آتے ہیں ۔ مذہبی تفرقہ بازی آپکی نظر میں بہت ناپسندیدہ فعل ہے ۔ اس لئے فرقہ وارانہ مجالس میں کم نظر آتے ہیں ...... اپنے پیارے خدا اور اسکے پیارے حبیب سے لو لگائے رہتے ہیں ...... حضرت صوفی

Marfat.com

بابا سائیں نے سندھی ' سرائیکی ' اردو ' پنجابی وغیرہ میں بھی طبع آزمائی کی ہے اس لئے آپ کو سہ زبان شاعر کہتے ہیں ۔ آپکے کلام میں کافی طرحی غزلیں ہیں ۔ ایک سے ایک غزل اپنی جگہ پر انتہائی خوبصورت اور قابل داد ہے ۔ آپ کا کلام عام فہم ہے ۔ لیکن اس میں بہت سے اہم نقاط سے بھی ہیں جن سے پردہ اٹھانا صرف آپ ہی کی زبانی سمجھ میں آسکتا ہے ۔ آپ نے اپنی زندگی کے واقعات احساسات اور تجربات شاعری میں سمو دیا ہے ۔ آپ کا ناصحانہ انداز اس قدر دلفریب ہے کہ آپ کی محفل سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا ۔ آپکی مخلصانہ فقیرانہ طبیعت میں بھی جرائت کا عنصر نمایاں ہے ' آپ اس اعتماد سے شاعری کرتے ہیں کہ جس سے آپکے رعب داب کا بھی اندازہ ہوتا ہے ۔ باوجود کم تعلیم یافتہ ہونے کے آپ کے پاس زخیرہ الفاظ بہت ہے ۔ جس سے آپکی محنت و ذہانت اور عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ آپ فیضان عشق کے پرفیض پر گو فی البدیع شاعر اور مصنف ہیں ۔ اس ہمہ صفت موصوف کی کتاب فیضان عشق جو کہ اب شائع ہو رہی ہے ۔ مقبول خاص و عام ہو گی انشاء اللہ

کتابوں میں کتاب نامور ' فیضان عشق
درمیاں تاروں کے جیسے ہو قمر ' فیضان عشق
ہیں سبق آموز اس میں غزلیں ' نعتیں ' قطعات
با خدا ہے پر اثر جاذب نظر ' فیضان عشق

مجھے آپکے بارے میں لکھتے ہوئے اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے ۔ کہ میں آپ کے کلام بلاغت نظام پر تبصرہ کرتے ہوئے ۔ بہت فخر

Marfat.com

محسوس کر رہا ہوں ...... انشاء اللہ حضرت سید صوفی بابا صاحب مجھے اس لحاظ سے بھی یاد رکھیں گے ۔ کہ میں نے آپ کے کلام نیک انجام کیلیے لب کشائی و خامہ فرسائی کی اور اپنی عقل و دانست کے مطابق تبصرہ کیا کہ مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمایا کریں گے ۔ آمین انشاء اللہ

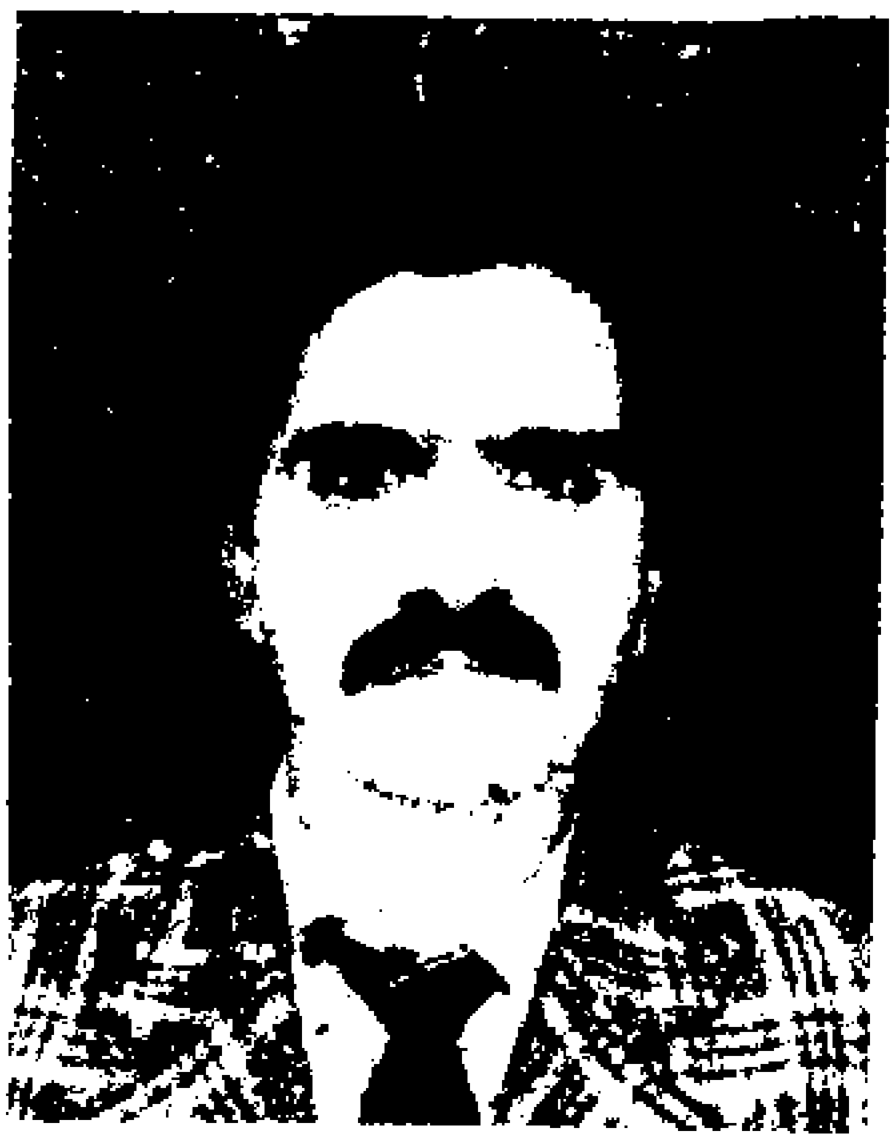

طالب دعا = **محمد یونس نعیم**
ایم اے انگلش
آپریٹر تھرمل پاور اسٹیشن گڈو

Marfat.com

حمد

اٹھا کر نظر میں جہاں دیکھتا ہوں
تجھے اے خدا میں عیاں دیکھتا ہوں

ہیں وابستہ تجھ سے مری سب امیدیں
تجھے ہر گھڑی مہرباں دیکھتا ہوں

تیرے نور کی روشنی سے خدایا
منور زمین و زماں دیکھتا ہوں

تجھے دور جو جانتے ہیں وہ جانیں
تجھے تو میں نزدیک جاں دیکھتا ہوں

تیرا نور ہے زینتِ عرشِ اعظم
زمیں پر ترا آستاں دیکھتا ہوں

تجھے میں نے پایا ہے دیر و حرم میں
تو ہی جلوہ گر ہے جہاں دیکھتا ہوں

مٹی جب دوئی دل سے توحید چمکی
تجھے میں کہاں سے کہاں دیکھتا ہوں

کیا غور اے دوستو جبکہ میں نے
اسی کو عیاں اور نہاں دیکھتا ہوں

Marfat.com

مصور کو میں یاد کرتا ہوں صوفی
کہ جس دم میں سوئے بتاں دیکھتا ہوں

☆

اتنی بساط مجھ کو تو اے ذوالجلال دے
نفرت کی خو کو پیار کے سانچے میں ڈال دے
مانگوں بھلا میں کیسے منگتا نہیں ہوں میں
داتا وہ داتا ہے جو بغیر از سوال دے
سوچے نہ مستحق کی ضرورت کو اب کوئی
سائل کے خالی کاسے میں جو چاہے ڈال دے
حسب توفیق خندہ پیشانی کے ساتھ ساتھ
حسن سلوک سے جسے گر چاہے ٹال دے
جکڑا ہوا ہے وادی غربت میں اک غریب
دل کا غنی وہی ہے جو اس کو نکال دے
کوشش سے دوڑ دھوپ سے حرص و ہوس سے نہ
چاہے جسے خدا اسے کر مالا مال دے
مولائے کل تو اپنے نادار بندوں کو
عزت دے ' تندرستی دے ' رزق حلال دے
صوفی کو کر خدایا مسرت سے ہمکنار

Marfat.com

دنیا و دیں کا اس کو نہ رنج و ملال دے

☆

اے مولا مجھے جادہ عرفان عطا کر
منزل پہ پہنچ جانے کے امکان عطا کر
توفیق مجھے بخش تو ہر نیک عمل کی
ایسا مجھے اس دور میں ایمان عطا کر
ہمدردیٔ انسان کے جذبات ہوں پیدا
انسان ہوں انسانوں کی پہچان عطا کر
وہ جذبہ ہو جس جذبے میں نفرت کی نہ بو ہو
خدمت کروں مخلوق کی ہر آن عطا کر
یہ جان رہے یا نہ رہے نام ہو زندہ
مظلوم کے کام آئے جو وہ جان عطا کر
وہ کام کروں جس میں رضا تیری ہو شامل
رستہ کوئی خوشنودی کا آسان عطا کر
اب بار دگر حج کی سعادت ہو میسّر
مجھ بے سرو سامان کو سامان عطا کر
دل سے کبھی جائے نہ صحابہ کی محبت
بوبکرؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ عطا کر

Marfat.com

جس میں ہو تیرا رنگ و مہک تیری ادائیں
فردوس نما ایسا گلستاں عطا کر
کیوں ہجر محمد میں تڑپتا رہوں تھوڑ
اس درد محبت کا درمان عطا کر
ہو روزہ نماز ' حج و زکواۃ ' یاد مدینہ
پورے ہوں سبھی دین کے ارکان عطا کر
گر میں ہوں خطا کار ' خطا پوش تری ذات
تو مژدہ بخشش میرے رحمان عطا کر
کمزور ہوں ' کمتر ہوں ' بے زر ہوں میں یارب
مجھ خستہ و بیجان میں تو جان عطا کر
ہوں اپنے پرائے سبھی احباب مہرباں
دل مجھ کو بھی تو ایسا مہرباں عطا کر
سندھی میں ' سرائیکی میں اردو میں خدایا
محبوب کے دیوانے کو دیوان عطا کر
تا زندگی پنجتن سے رہے عشق سلامت
مظلوموں کا دل کو غم و ارمان عطا کر

☆☆

Marfat.com

نعت

نبوت کے روح رواں آپ ہیں
بانئ دین ' دین و ایماں آپ ہیں
دل میں ہر اک بشر کے نہاں آپ ہیں
ہے خدا بھی وہاں کہ جہاں آپ ہیں
راز دل آپ سے کیا میں اپنا کہوں
جب کہ دل میں بھی جلوہ کشاں آپ ہیں
جس طرف دیکھتا ہوں اٹھا کر نظر
بس نظر آتے مجھ کو وہاں آپ ہیں
ہو شب قدر ' یاہو فروغ سحر
آپ ہی ہیں یہاں اور وہاں آپ ہیں
مرتبہ یہ خوشا اور یہ عزو شرف
روح عالم ہیں جانِ جہاں آپ ہیں
کیسے پائے کوئی آپ کی منزلت
جبکہ شاہنشاہ مُرسلاں آپ ہیں
سنتے ہی لفظ یٰۤ کا جو جل جاتے ہیں
وہ سُنیں زندہ جلووں آپ ہیں

Marfat.com

منکروں کیلئے نار دوزخ ہے بس
مومنوں کے تو باغ جناں آپ ہیں
المدد یا علی المدد یا نبی
المدد وارث بیکساں آپ ہیں
کیا حیات النبی میرے وارث نہیں
حق سے آواز آئی کہ ہاں آپ ہیں
جام کوثر ہر اک تشنہ لب کو دیا
یا نبی ساقیِ تشنگاں آپ ہیں
گر خدا بھی نہیں تو جدا بھی نہیں
کُنتُ کنزا" کے بس رازداں آپ ہیں
مل گیا ہم کو اس بے نشاں کا نشاں
یعنی اس بے نشاں کا نشاں آپ ہیں
ایک ادنیٰ سا صوفی ثناء خواں ہوں میں
ہر ثناء خواں کے منہ میں زباں آپ ہیں

☆

گو بے ساماں ہوں یارسول اللہ
تجھ پہ قرباں ہوں یا رسول اللہ
شان تیرا ہمیشہ لکھتا ہوں

Marfat.com

کتنا ذیشاں ہوں یا رسول اللہ
تم ہو نور خدا ، خدا کی قسم
طالع قرآں ، ہوں یا رسول اللہ
اپنے جیسا بشر کہوں ، توبہ
میں مسلماں ہوں یا رسول اللہ
بھیوں کے کلیجے سینے پر ؟
تیغ بُراں ہوں یا رسول اللہ
لوگ تیرا دیوانہ کہتے ہیں
اس پہ نازاں ہوں یا رسول اللہ
گو تمہارا گدا ہوں پھر بھی میں
رشک شاہاں ہوں یا رسول اللہ
اپنی رحمت سے دور مت کرنا
غرق عصیاں ہوں یا رسول اللہ
میرے سر پہ جو تیرا سایہ ہے
کیوں پریشاں ہوں یا رسول اللہ
لاج رکھ لینا میری محشر میں
عاجز انساں ہوں یا رسول اللہ
تیری الفت ہے دائما دلمیں

Marfat.com

شاد و فرحاں ہوں یا رسول اللہ
غم کا مارا ہوں بے سہارا ہوں
سوختہ جاں ہوں یا رسول اللہ
میں ہوں مومن بریلوی صوفی
اہل ایماں ہوں یا رسول اللہ

☆

بزم دل یاد محمد میں سجائی ہم نے
دولت عقبےٰ و دیں گویا کہ پائی ہم نے
ہو گئے نور سے معمور یوں سینے صوفی
کر لی حاصل در احمد پہ رسائی ہم نے

☆

عشق احمد میں شریعت کے مزے لیتے ہیں ہم
بت پرستی میں طریقت کے مزے لیتے ہیں ہم
صوفی فیضؔ بابا کفر کے فتوؤں سے ہم ڈرتے نہیں
یوں تو کثرت میں بھی وحدت کے مزے لیتے ہیں ہم

☆☆

Marfat.com

یا علیؓ

علی شیر حق بازوئے مصطفیٰ ہے
علی وارث خاتم الانبیاء ہے
علی راز احمد علی راز وحدت
علی سا نہ ہو گا نہ کوئی ہوا ہے
علی فاتح خیبر شہر لا فتاء ہے
علی قاہرِ دشمناں برملا ہے
علی عالم و عابد و بے ریا ہے
نبی شہر علم اور علی بابھا ہے
علی مع الحق اور حق مع العلی ہے
ہمیں حق ہے جانیں علی حق نما ہے
نہ سمجھیں گے حاسد مقام علی کو
علی عقل انساں سے بھی ماورئی ہے
کرامات اعلیٰ کمالات اکمل
شجاعت کا بے مثل روشن دیا ہے
سوائے علی کوئی ہے تو دکھا دو
کہ جو کعبتہ اللہ میں پیدا ہوا ہے

Marfat.com

وہ ہجرت کی شب اور وہ تیغوں کے سائے
علی کی نبی سے نرالی وفا ہے
گرا نیچے مرحب کو پھر چھوڑ دینا!
یہ شان مروّت یہ کیا حوصلہ ہے
رضائے محمد رضائے علی ہے
رضائے علی ہی رضائے خدا ہے
مجھے اس عبادت پہ ہے ناز صوفی
سدا لب پہ حیدر کی حمد و ثنا ہے

☆

مجموعہ صفات ہیں مشکل کشا علی
سر تا پا التفات ہیں مشکل کشا علی
سرمائیہ حیات ہیں مشکل کشا علی
اور دولت ممات ہیں مشکل کشا علی
گھر میں ، سفر میں ، قبر میں ، میدان حشر میں
ہر دم ہمارے ساتھ ہیں مشکل کشا علی
آقا ترے غلام کہاں جائیں لے خبر
درپیش مشکلات ہیں ، مشکل کشا علی

Marfat.com

اے پیر پاک تجھ پر تیری اولاد پر
پڑھتے سبھی صلواۃ ہیں مشکل کشا علی
شاید تمہاری صورت و سیرت کی بے شبہ
آیات بینات ہیں مشکل کشا علی
اے منکرو یہ جان لو میرا ایمان ہے
لاریب اسم ذات ہیں مشکل کشا علی
وقت مصیبت ان کو پکارو اے دوستو
دافع ہمہ آفات ہیں مشکل کشا علی
مولا علی ہیں آپ تو عبدالعلی ہیں ہم
مولائے کائنات ہیں ' مشکل کشا علی
صوفی کے نکتے خاص کو سمجھیں گے نقطہ داں
قرآن کے نکات ہیں ' مشکل کشا علی

☆

مرے بگڑے مقدر کو بنا دے ' یارسول اللہ
خدا سے اپنے بندے کو ملا دے ' یا حبیب اللہ
اگر صوفی کی قسمت میں لکھا ہے حرف محرومی
مٹا دے حرف محرومی مٹا دے ' یا شفیع اللہ

☆

Marfat.com

حضرت امام حسینؓ شہید کربلا

حسین مقصد ہستی میں کامراں تو ہے
حسین منصب احمد کا رازداں تو ہے
حسین دین محمد کا پاسبان تو ہے
حسین ملجاؤ ماوا کا عاصیاں تو ہے
اگرچہ آپ تو اک ذرہ کا درماں تو ہے
مگر فسردہ دلوں کیلئے اماں تو ہے
ترے محب کو نہیں فکر کوئی محشر کا
خدا و بندہ عاجز کے درمیاں تو ہے
تری ولا نے مجھے چشم معرفت بخشی
جہاں جہاں میں نے دیکھا وہاں وہاں تو ہے
کلید خلد ہے حب علی حسین و حسن
نصیب جن کو ہوئی ان پہ مہرباں تو ہے
سمجھ سکا نہ کوئی تیرے قتل کا مفہوم
رضائے مولا پہ راضی و رازداں تو ہے
بچالیا دین محمد خود اپنا سر دے کر

Marfat.com

پیاری امت عاصی پہ مہرباں تو ہے
لٹایا راہ خدا میں ہے جس نے مال و متاع
وہ شیر' شیرِ خدا کا پسر جواں۔ تو ہے
حسین شہر نبوت کا شہ سوار ہے تو
نبی کی گود میں پل کر ہوا جواں تو ہے
بتایا فرق ہمیں تو نے حق و باطل کا
چراغ رشد و ہدایت کا بے گماں تو ہے
اداس چہرے سیاہ پوش بال بکھرے ہوئے
کہ سوگواروں کی صورت میں بس عیاں تو ہے
تھا ایک سجدے پہ تیرے خدا کو ناز حسین
عروج عشق و عبادت کا اک نشاں تو ہے
وہ کربلا میں تری بے بسی شہید وفا
کہ دل لرزتے ہیں جس سے وہ داستاں تو ہے
ترے وجود سے وابستہ ہے عروجِ بشر
حسین پیکر انسانیت میں جاں تو ہے
ہر ایک ذرے کے لب پر ہے تیرا ذکر حسین
بتائیں کیسے یہ صوفی کہاں کہاں تو ہے

☆

Marfat.com

☆

بچہ بچہ تھا جہاں میں واقف توقیر شاہ
پھر یہ کیوں کہتے ہیں ایسے تھی لکھی تقدیر شاہ
در پے آزار کیوں تھے ہر عدوئے اہلبیت
جانتے تھے حالانکہ وہ آیئہ توقیر شاہ
پھنس گیا خود جال اپنے میں یزید نابکار
لاکھ کوشش کی مگر ہو نہ سکی تسخیر شاہ
وہ جو پیش از قتل شاہ نے برملا خطبہ پڑھا
تو نے سمجھی کیوں نہ اے ملعون وہ تقریر شاہ
ہائے او مردود کیوں سادات پر کیں سختیاں
کیا تھی آخر تیری دانش میں بتا تقصیر شاہ
لا فتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار
کوفیوں کی شامت آئی جب چلی شمشیر شاہ
ابن حیدر راہ حق میں سرکٹانے جب چلے
پیکر حسرت در خیمہ پہ تھی ہمشیر شاہ
سرکٹا کر بھی دیا کرتے ہیں دشمن کو شکست
غازیو یہ ہے شہادت کی عجب تدبیر شاہ
راہ حق میں گھر کا گھر قرباں کئے لخت و جگر

Marfat.com

ماسوائے اس کے دگر کوئی نہ تھی جاگیر شاہ
یاد آجاتی ہے فوراً" بانئ اسلام کی
سامنے آنکھوں کے جب آجاتی ہے تصویر شاہ
وہ جو لکھی تھی لہو سے کربلا کی خاک پر
صفحۂ ہستی پہ ہے وہ لم یزل تحریر شاہ
حضرتِ فاروق نے سب سے کہا بوقت مرگ
میری بخشش کا ذریعہ ہو گی یہ تحریر شاہ
ہم تو جنت میں چلے جائیں گے کہہ کر یا حسین
فکر جنت کیوں کریں جنت تو ہے جاگیر شاہ
صوفی بابا پیش داور حشر کے میدان میں
بخشش عصیاں کی خاطر ہوں گا دامنگر شاہ

☆

میری کب ہستی صوفی لکھ سکوں شانِ حسین
فرش جس کی تخت گاہ ہو عرش ایوان حسین
پیش داور روز محشر فرد عصیاں کی جگہ
میرے سر ہی پہ رہے گا ظلِ دامانِ حسین

☆

Marfat.com

پنجتن

لکھی جاتی کہاں توصیف آسانی کے ساتھ
لکھ رہا ہوں پھر بھی میں تائید یزدانی کیساتھ
ہو چکا ہوں وقف مدحت میں برائے پنجتن
میری مرگ و زیست قائم ہے ثناء خوانی کیساتھ
بیٹھتا ہوں جب بھی میں کرنے کو ذکر اہلبیت
رحمت رب مجھ پہ ہوتی ہے فراوانی کیساتھ
خوف کچھ دنیا و عقبیٰ کا نہیں ہر گز مجھے
منسلک ہوں میں تو ابن شیر یزدانی کیساتھ
ہم کبھی جھکتے نہیں ہیں دشمنوں کے روبرو
تمکنت سے پیش آتے ہیں جہانبانی کیساتھ
لعنتی لوگوں پہ لعنت کیوں نہ ہم مومن کریں
پیش آئے جو شہ شہداء سے شیطانی کے ساتھ
حافظ قرآن بھی تھے اور عدوئے اہلبیت
واسطہ ان کا نہ تھا ہر گز مسلمانی کے ساتھ
کیا اسی توقیر کے قابل تھا لے ابن زیاد

Marfat.com

جو کیا ملعون تو نے پیر لاثانی کے ساتھ
ظالموں نے گھر جلایا بے گناہ سادات کا
کربلا میں خون بہایا کتنی ارزانی کے ساتھ
بے ادب گستاخ ملاں باز آ کچھ ہوش کر
کرتا ہے گستاخیاں تو کتنی نادانی کے ساتھ
مجلس مسالمہ کے مومنو شعراء کرام
پیش ہوں گے یوم محشر مرثیہ خوانی کے ساتھ
ہیں مجسم رحمت غفار جو ابن علی
مہرباں ہم پہ ہے رب ان کی مہربانی کیساتھ
ہیں سبھی دربان ان کے غوث ابدال و ولی
اور مجھے بھی ہے عقیدت ان کی دربانی کیساتھ
میں تو ان کی بندگی میں ان کا بندہ بن گیا
ذکر کرتا ہوں میں ان کا ذوق روحانی کے ساتھ
ہے میرا ایمان کامل ہم ثناء خوانِ حُسین
خلد میں جائیں گے سب اس بزم کے بانی کے ساتھ
ہیں سراپا خلق صوفی صاف دل جان وفا
پیش آتے ہیں یہ سب سے خندہ پیشانی کیساتھ

☆

Marfat.com

مرشد محبوب ملتانیؒ

تو سب کا پیشوا ہے ' محبوب پیرزادہ
اولاد اولیاء ہے ' محبوب پیرزادہ
تو نور نور احمد ' تو راز صوفی سرمد
تو فیض مصطفیٰ ہے ' محبوب پیرزادہ
دادا تیرا تھا کامل ' پردادا بھی تھا کامل
خود بھی تو باخدا ہے محبوب پیرزادہ
تھا تخت و تاج تیرا ' تھا سارا راج تیرا
ورثہ تجھے ملا ہے ' محبوب پیرزادہ
سایہ تیرا سلامت ہم پر رہے تا قیامت
ہر دم یہی دعا ہے ' محبوب پیرزادہ
ملتان محترم ہے ' باب حرم حرم ہے
تیری قیام گاہ ہے ' محبوب پیرزادہ
تو رند با طریقت ' تو پیر با شریعت
تو صوفی باصفا ہے ' محبوب پیرزادہ
محبوب تو ہے سب کا ' مطلوب تو ہے سب کا
اک تو ہی آسرا ہے ' محبوب پیرزادہ

Marfat.com

تیری ادا کے صدقے ، مہروفا کے صدقے
ہر فرد ہورہا ہے ، محبوب پیرزادہ
طالع مرید تیرے ، بے زر خرید تیرے
مرشد تو بے ریا ہے ، محبوب پیرزادہ
تیرا نورانی چہرہ ، سجادگی کا سہرا
سر پہ تیرے سجا ہے ، محبوب پیرزادہ
لا ریب ہے ولی تو بے شبہ شک سخی تو
تو منبع سخا ہے ، محبوب پیرزادہ
طالب ہوں اک نظر کا، کتڑا ہوں تیرے در کا
سب کچھ مجھے ملا ہے ، محبوب پیرزادہ
صوفی کی شان و شوکت مقبولیت و شہرت
مستنؒ کی سب عطا ہے محبوب پیرزادہ

☆

کیا کہوں کیسے ہوئی مجھ پر عنایت پیر کی
اپنی صورت ہی نظر آتی ہے صورت پیر کی
صوفی یہ مقبولیت یہ عزت و شہرت سبھی
فقر کی دولت ملی مجھ کو بدولت پیر کی

☆

Marfat.com

صوفیائے کرام

عاشق اولیاء ہیں ہم صوفی
خادم الاصفیاء ہیں ہم صوفی
حسن کی ابتداء ہیں ہم صوفی
عشق کی انتہا ہیں ہم صوفی
فخر جتنا کریں ہے کم کیوں کہ
ان کے در کے گدا ہیں ہم صوفی
درد ساتھی ہیں، دردمندوں کے
درد و غم کی دوا ہیں ہم صوفی
رب کے بندوں کے بندے ہیں بے دام
عام کیا جانیں کیا ہیں ہم صوفی
دوست و دشمن کے ہم دعا گو ہیں
سب کو دیتے دُعا ہیں ہم صوفی
راہ صدق و وفا کے لئے
راہبر و راہنما ہیں ہم صوفی
گر بظاہر ہے رابطہ سب سے
پھر بھی رہتے جُدا ہیں ہم صوفی

Marfat.com

ذات واحد ہے مہرباں ہم پر
فیض مشکل کشا ہیں ہم صوفی
پیار کرنا ہمارا مسلک ہے
پیکر صد وفا ہیں ہم صوفی
زہد و تقویٰ خشوع خضوع ہی کیساتھ
عابدِ بے ریا ہیں ہم صوفی

☆

نظام عالم میں خود پرستی عروج پر ہے، خدا بچائے
یہ بت پرستی بھی بت پرستوں پہ نوحہ گر ہے خدا بچائے
نہ زہد زاہد میں رندی رندوں میں ہے نمایاں یقین جانو
خدا پرستی کا جذبہ صوفی نہ ذرہ بھر ہے خدا بچائے

☆

سن لے میرے مولا تو گناہگار کی فریاد
اس بندہ ناچیز و شرمسار کی فریاد
صوفی پہ کرم کردے تو محبوب کا صدقہ
بدکار ہوں سن لے تو بدکار کی فریاد

☆

Marfat.com

☆

جو بھی بندے خدا سے ڈرتے ہیں
حق کی تعلیم پر وہ چلتے ہیں
پڑھ لے قرآن میں ہے لا خوف
نہ وہ ڈرتے ہیں نہ وہ مرتے ہیں
عزت نفس جن کو پیاری ہے
وہ ہمیشہ قضا سے ڈرتے ہیں
حق ہمیشہ وہ کہتے ہیں سب کو
سر ہتھیلی پہ جو بھی دھرتے ہیں
فرض جو بھی سمجھتے ہیں اپنا
قرض کا وہ خیال کرتے ہیں
جو بھی وابستہ ہو گئے حق سے
نفس آمارہ فتح کرتے ہیں
جن کو عرفان حق ہوا حاصل
دار پر بھی وہ چڑھکے ہنستے ہیں
جو بھی صوفی ہیں اولیاء کے غلام
سیدھی راہ پہ وہ بندے چلتے ہیں

☆

Marfat.com

☆

بس تمنا دل خستہ گاں آپؐ ہیں
اس میرے جسم فانی میں جاں آپؐ ہیں
بے سہاروں کے دارالاماں آپؐ ہیں
اہل دل کیلئے دل ستاں آپؐ ہیں
روضۂ پاک نظروں میں ہے ہر گھڑی
دلمیں جلوہ فگن بیگماں آپؐ ہیں
میری قسمت کہاں اور مدینہ کہاں
میں کہاں سوچتا ہوں کہاں آپؐ ہیں
میں تڑپتا ہوں بس آپ کے ہجر میں
میرے درد کی داستاں آپؐ ہیں
میرے سجدے ہیں جس آستاں کیلئے
میری قسمت کا وہ آستاں آپؐ ہیں
باب رحمت کھلا ہے چلو عاصیو !!
ہاں چلو بخشش عاصیاں آپؐ ہیں
آپکے دم سے گلشن میں ہے رنگ و بو
باغ عالم کے اک باغباں آپؐ ہیں
کچھ بھٹکنے کا خطرہ نہیں اب کوئی

Marfat.com

ہر گھڑی ہر پلک پاسباں آپؐ ہیں
روز محشر کا کھٹکا نہیں ہے مجھے
اپنے صوفی پہ جب مہرباں آپؐ ہیں
اک زلیخاں دیوانی تھی یوسف پہ یوں
روح عالم ہیں جان جہاں آپؐ ہیں

☆

تصوف کی منزل ہے راز اناالحق
تصوف سے کھلتا ہے بھید حق و ناحق
رموز تصوف میں داخل ہے صوفی
العشق ھواللہ الحسن ھوالحق

☆

میرے مولا جتنے میرے عیب ہیں سب معاف کر
عدل نہ کر فضل کر صوفی پہ تو الطاف کر
اے میرے ستار العیوب کے طفیل
آب کوثر سے میرے دفتر سیاہ کو صاف کر

☆

نیکوں کا اگر اللہ ہے گناہگاروں کا ہے کون
مجھ صوفی جیسے بندے بدکاروں کا ہے کون

Marfat.com

بحضور خواجہ نبی بخشؒ ملتانی

بس اتنا فیض مجھ پہ اے مرے پیر مغاں کر دو
کبھی بجھنے نہ پائے جو چراغ مقبولاں کر دو
تمہیں مقصد ہو میرے تمہیں محبوب ہو میرے
دل نا آشنا کو آشنائے آستاں کر دو
تیرے در کا گدا ہوں جو گدائی رشک شاہاں ہے
زمیں کو میری مسند افلاک کو سائباں کردو
نگاہ پیر کامل سے دلوں میں نور آتا ہے
مقدر کو جلا بخشو نظر کو ضوفشاں کر دو
میں ہوں محو سفر لغزش نہ کوئی پاؤں میں آئے
رہ الفت میں مجھکو کامیاب و کامراں کردو
تمہیں بس غوث ہو قبلہ قلندر و مجدد ہو
میں قطرہ ہوں ذرا سا مجھکو بحر بیکراں کردو
جہاں والوں سے تنگ آ کر تیرے قدموں میں آیا ہوں
پریشاں حال ہوں آقا خدا را شادماں کر دو
رہے صوفی نہ پستی میں بلندی بھی اِنہیں بخشو
تمہاری دسترس میں ہے زمیں کو آسماں کردو

Marfat.com

☆

مجھ پہ میرے شیخ کی بے انتہا ہیں نوازشیں
بھول جاتا ہوں خوشی میں باقی سب گزارشیں
میرے مرشد نے مجھے بن مانگے سب کچھ دے دیا
نقش ہیں دل پہ سبھی ان کی بے حد بخشش
خوبیٔ قسمت پہ نازاں ہوں یارو ان دنوں
ہو رہی ہیں رحمتوں کی سر پہ مرے بارشیں
کچھ بد اندیشوں کی نظریں در پئے آزار تھیں
خاک میں ان کے ملے منصوبے ساری سازشیں
رشکِ شاہاں ہے میری سادگی غربت خلوص
مٹ گئی ہیں میرے من کی آرزوئیں خواہشیں
مجھ پہ ہے خواجہ نبی بخشؒ پیر کی نظر کرم
جس سے ہو جاتی ہیں آساں میری ساری مشکلیں
میری عزت میری عظمت انکی شہرت شان ہے
مجھ پہ نازل ہو رہی ہیں آج کل جو کرامتیں
سنگدل کے سنگ در پہ جب سے سجدہ کر لیا
بڑھ رہی ہیں روز و شب میرے جنوں کی تابشیں
ان کی صورت ہی سے بے صورت کی صورت ہے عیاں

Marfat.com

قریہ قریہ ان کے جلوے جلوہ گاہیں خلوتیں
کثرت و وحدت میں یکساں نور ہے محبوب کا
دیکھ سکتی ہیں ان آنکھوں سے ولی کی طاقتیں
صوفی ہوں فانی فنا فی الشیخ ہوں ثابت قدم
میرے قدموں میں ہے منزل دور مجھ سے لغزشیں

☆

رب نگہبان ہے تو کیا غم ہے
کامل ایمان ہے تو کیا غم ہے
مانتا ہوں کہ اک زمانہ تیرا
دشمن جان ہے تو کیا غم ہے
اپنے جذبات پر تو قابو رکھ
دوست نادان ہے تو کیا غم ہے
جان جاں تھا جو تیرا کل تک آج
دشمن جان ہے تو کیا غم ہے
بحر عصیاں میں ڈوب جانے کا
گرچہ امکان ہے تو کیا غم ہے
تنگدستی سے مت پریشان ہو!
عزت و شان ہے تو کیا غم ہے

Marfat.com

پار ہو جائے گی تیری کشتی
تیز طوفان ہے تو کیا غم ہے
لب پہ حمد و ثناء درود سلام
ورد قرآن ہے تو کیا غم ہے
دور الحاد کا درندہ صفت
آج انسان ہے تو کیا غم ہے
معتقد ہے تو صوفی مرشد کا
ساتھ شیطان ہے تو کیا غم ہے

☆

اے مولا تیری ذات جمیل الصفات ہے
وابستہ تیری ذات سے کل کائنات ہے
روزی بندگاں کا ہے واحد کفیل تو
ہر ذرے پر تیری نظر التفات ہے

☆

خدا وندا عطا کر عشق احمد
ہو پیدا دل میں سرمستی سرمد
مجھے راہ حقیقت سے کر آگاہ
ملے حد خدا سے دل کی سرحد

Marfat.com

سچی راہیں

جاتے ہیں جو سوئے دلربا راستے
ہوتے ہیں پرکشش جانفزا راستے

ہیں نمایاں یہاں جلوے فردوس کے
کتنے پیارے ہیں یہ باخدا راستے

جن پہ رکھے اس ماہ جبیں نے قدم
آج تک دیتے ہیں وہ دعا راستے

ناؤ منجدھار میں پھنس نہ جائے کہیں
ہیں خطرناک اے ناخدا راستے

بھولے بھٹکے کو وہ راہ دکھائینگے کیا
بھول بیٹھے ہوں جو راہنما راستے

اب بتا کیا کریں اے مرے ہمسفر
ہو گئے منزلوں سے جدا راستے

دین و دنیا کے اور عدل و انصاف کے
کاش ہم کو دکھائے خدا راستے

لے کے علم و عمل کی چلیں مشعلیں
تاکہ ہردم رہیں پر ضیا راستے

Marfat.com

کیوں پڑیں جا کے تاریکیٔ کفر میں
چھوڑ کر دین کے پُرضیاء راستے
حق ہمیشہ ہی حق ہے یہ حق بات ہے
ڈھونڈھ لیتے ہیں حق آشنا راستے
ہم نہ چھوڑیں گے صوفی کبھی عمر بھر
جو کہ دکھلا گئے اصفیاء راستے

☆

دُھل گئے سارے گناہ اشک ندامت جب بہا
پاک دامن ہو گیا دریائے رحمت جب بہا
بارگاہِ یار میں جب باریابی ہو گئی
صوفی شہید حسن کا خونِ شہادت جب بہا

☆

عابد کو ہے ایک اپنی عبادت پہ بھروسہ
ہے مجھ کو فقط تیری عنایت پہ بھروسہ
یہ تیری عطا کردہ لیاقت ہے وگرنہ
صوفی کو نہیں اپنی لیاقت پہ بھروسہ

☆

Marfat.com

تخیلاتِ صوفی

رہی حسینوں سے الفت جو عمر بھر کیلئے
یہ زاد راہ ملا پیار کے سفر کیلئے

مری معراج محبت ہے تیرے حسن کی دید
ملی ہے تجھ کو یہ صورت مری نظر کیلئے

کسی کے ساتھ جو بیتا تھا زندگی کا سفر
میں مر رہا ہوں اسی یار ہمسفر کیلئے

خلوص و شوق ہو ' جوش عمل ہو ' حب وطن
یہ جذبہ چاہیے ملت کے ہر بشر کیلئے

مرا سلام ' مرا پیغام ' مری نیاز و نماز
کیے ہیں وقف یہ سب تیرے سنگ در کیلئے

فریب حسن کا مجھ میں نہ تھا شعور مگر
تڑپ رہا ہوں میں اس فتنہ گر کیلئے

کسی کے رونے کا زندہ ثبوت ہے شبنم
شب فراق کے آنسو مجھ سحر کیلئے

مری یہ عزت و شہرت ہے تیرے دم سے حبیب
تیرا ہے صوفی پہ احسان عمر بھر کیلئے

Marfat.com

آوازِ حق

جو بھی حق گو ہیں وہ حق داروں کے بیچ
سچ کہیں گے تیر و تلواروں کے بیچ

بارہا دیکھا گیا وہ گرچہ ہوتے ہیں غریب
جو نہیں خاموش رہتے واللہ زرداروں کے بیچ

گلبدن ہیں ایسے گلزاروں کے بیچ
جیسے روشن چاند ہے تاروں کے بیچ

ان کو مت جانو حقیر و ناتواں
گرچہ ہیں نادار ناداروں کے بیچ

اپنی نادانی ہے جو تھا راز دل
کہہ دیا سب جا کے اغیاروں کے بیچ

جیسے میخانے کا کوئی مئے پرست
جا نہیں سکتا ریا کاروں کے بیچ

چھوڑیئے ہرگز نہ کوشش کیجیئے
صلح ہو جاتی ہے تکراروں کے بیچ

چاند میں بھی داغ ہے کچھ اس طرح
جیسے بدصورت ہو ماہ پاروں کے بیچ

متقی و پاکباز و پارسا

Marfat.com

کیسے آئیں گے گناہگاروں کے بیچ
تیرے ساتھی کو کہتے ہیں سبھی
خار ہوتا ہے وہ دو یاروں کے بیچ
جیسے یکجاں ہوتا ہے شیر و شکر
پیار ایسے ہوتا ہے پیاروں کے بیچ

☆

اعتراف دل لگی ہم کیا کریں
برہمی یار کا غم کیا کریں
ان کے ذکر خیر سے فرصت کہاں
اس زباں سے ذکر عالم کیا کریں
ان کو اپنے حسن پر جب ناز ہے
ہم وقار عشق کو کم کیا کریں
بے سبب ناراض کوئی ہو گیا
حد سے بڑھ کر ہے یہی غم کیا کریں
ہمدمو ہمدم سے ملنا ہے محال
دم میں ہے اب آخری دم کیا کریں
جو رموز درد سے واقف نہ ہو

Marfat.com

اس کے آگے چشم پرنم کیا کریں
درد دل کا تذکرہ ہم کیا کریں
بے رخی یار کا غم کیا کریں
جرم ہم سے اس قدر سرزد ہوئے
ذکر خدا ذکر آدم کیا کریں
ہائے بر آئیں نہ امیدیں میری
اپنی ناکامی کا ماتم کیا کریں
نہ ملا مرہم تو پھر مرہم گئے
پھر یہ بعد از مرگ مرہم کیا کریں
ہے سر تسلیم خم پیش حبیب
روبروئے غیر سر خم کیا کریں
دست دلبر سے ملا آب حیات
صوفی بابا آب زمزم کیا کریں

☆

محبوب ہو محبوب عالم تم ہو، مطلوب ہو مطلوب عالم تم ہو
مخلوق میں ہو مخلوق سے جدا ہو تم، موجود ہو محجوب عالم تم ہو

☆

Marfat.com

☆

دکھ دنیا کے سہتا ہوں
پھر بھی میں چپ رہتا ہوں
جان کے دشمن بن جاتے ہیں
گر کچھ منہ سے کہتا ہوں
دریائے محبت میں اکثر
تنکے کے مانند بہتا ہوں
فرقت کی آگ میں صبح و مسا
جیتے جی جلتا رہتا ہوں
اللہ پر بھروسہ ہے میرا
اللہ کو دہائی دیتا ہوں
ہر حال میں جابر ظالم کو
حق بات ہمیشہ کہتا ہوں
صوفی صدق یقین کامل سے
نام علی کا لیتا ہوں

☆

سلامت ہے اپنا شباب محبت
یقیناً ہیں ہم فیضیاب محبت

Marfat.com

نظر نیک سے حسن کو جس نے دیکھا
ہوا اس کو حاصل ثوابِ محبت
محبت کا پہنے ہوئے تاج سر پر
وہ لاریب ہو گا نوابِ محبت
وہ کہہ دے اگر مجھ کو دیوانہ اپنا
تو سمجھوں گا میں یہ خطابِ محبت
رخِ یار کو میں نے سمجھا صحیفہ
درِ یار کو جانا بابِ محبت
اگر تم کسی سے محبت کرو گے
تو دینا پڑے گا حسابِ محبت
محبت میں صوفی فنا ہو چکا جب
سبھی کہتے ہیں کامیابِ محبت

☆

مجھ سے غمِ فراق کی لذت نہ پوچھئے
ہوں اہلِ درد، دردِ محبت نہ پوچھئے
صوفی کے سینے میں ہے نہاں نورِ کائنات
دل میں ہے اک لطیف امانت نہ پوچھئے

☆

Marfat.com

☆

روبروئے یار تو اغیار کی باتیں نہ کر
تو گلوں میں رہ کر گلچیں خار کی باتیں نہ کر
تیرے عرض و حال کا جن پر نہ ہو مطلق اثر
پھر تو تو ہی ان سے حالِ زار کی باتیں نہ کر
جو تلاشِ یار میں نکلے تو اس کے سامنے
پست ہمت ، منزلِ دشوار کی باتیں نہ کر
غم نصیبوں کے مقدر میں کہاں امن و اماں
سنگدلوں سے تو دلِ بیمار کی باتیں نہ کر
جو نہ جانے میکشی سے کیا ہے رندوں کا مقام
ایسے کم ظرفوں سے تو اسرار کی باتیں نہ کر
قصرِ شاہی سے ہے اعلٰے تیری کچی جھونپڑی
اپنے ویرانے میں رہ گلزار کی باتیں نہ کر
مہرباں ساقی کے ہاتھوں پی لے جامِ حسن و عشق
بادہ کش اس وقت تو انکار کی باتیں نہ کر
جیتنی ہے بازی ، تو گردن جھکالے ہار مان
پیار کے میدان میں تلوار کی باتیں نہ کر
دردمندوں کی اے صوفی تجھ کو محبت ہے نصیب

Marfat.com

بے وفا بیدردوں سے تو پیار کی باتیں نہ کر

☆

زمانے کا مجھ پر ستم ہی ستم ہے
سمجھتا ہوں یہ سب کرم ہی کرم ہے
نظر مری میں دوست و دشمن ہیں یکساں
میرا فعل تابع شاہِ اُمم ہے
میں اس سوچ میں محو حیرت ہوں مرشد
تمہیں دیکھنا کیا عبادت سے کم ہے
تیرے ساتھ جن کا تعلق ہے قائم
نہ ان کو تمنائے دیر و حرم ہے
تمہیں کعبہ میں اور کلیسہ میں دیکھا
صنم بھی صمد ہے صمد بھی صنم ہے
نہ ہے فکر دنیا نہ ہے فکر عقبیٰ
یہاں بھی کرم ہے وہاں بھی کرم ہے
میں کچھ بھی نہیں تھا میں گر کچھ ہوا ہوں
یہ سب کچھ تمہاری نگاہ کا کرم ہے
آقا اپنے دامن کی بس لاج رکھنا
تیرے ہاتھ میں مرا شان و شرم ہے

Marfat.com

تیرے آستانے پہ یوں آنا جانا
محبت کا حج ہے طوافِ حرم ہے
میں صوفی ہوں مذہب سے مطلب مرا کیا
محبت مرا دین، محبت دھرم ہے

☆

زخم دل کے تمام بھر جائیں
کاش نظروں میں وہ اتر جائیں
منزلِ عشق اُن کو ملتی ہے
دل کی راہوں سے جو گذر جائیں
دل ہی جن کا نہ ساتھ دے وہ لوگ
دل شکستہ بتا کدھر جائیں
دل سے دل ہی کو راہ ملتی ہے
دل کے حالات گر سنور جائیں
دل ہے صوفی کے پیار کی دھرتی
ان کے جلوے یہاں بکھر جائیں
خانۂ دل غموں کا مسکن ہے
دل سے نکلیں تو غم کدھر جائیں
جو زمیں کو بسا نہیں سکتے

Marfat.com

کیا وہ منہ لیکے چاند پہ جائیں
دل ہی دولت ہے اہل دل کیلئے
دل پہ قابو نہ ہو تو مر جائیں
دل کی دنیا میں بسنے والوں سے
دل کی باتیں کریں جدھر جائیں

☆

حضور یار میں روح باریاب ہو کے رہی
خوشا نصیب کہ عزت مآب ہو کے رہی
ہو جو نامہ اعمال پیش داور حشر
سیاہ کاری میری بھی ثواب ہو کے رہی
جواب طلبیٔ محبوب پہ زباں نہ ہلی
یہ لاجوابی میری ہی جواب ہو کے رہی
اگر گیا میں کبھی میکدۂ ساقی میں
ملی نہ مے تو طبعیت خراب ہو کے رہی
فلک پہ پیر مغاں نے سجایا میخانہ
گھٹا سے بوند جو برسی شراب ہو کے رہی
ترے وجود سے وابستہ تھی حیات مری
کبھی حسیں تھی جو آخر خراب ہو کے رہی

Marfat.com

کبھی جو حد سے بڑھی ان سے بے حجابی مری
یہی تو بیچ ہمارے حجاب ہو کے رہی
بہار آئی چمن میں شگوفے دل کے کھلے
سر نو وادئی الفت سیراب ہو کے رہی
یونہی زبور و انجیل و توراۃ و قرآں مجید
سبھی کتابوں کی اُمّ الکِتاب ہو کے رہی
رہِ وفا میں تصدق یہ میری جاں صوفی
شکیب و نور اور تاب ہو کے رہی

☆

مومن سے کبھی مولا خفا ہو نہیں ممکن
مشرک پہ کبھی راضی خدا ہو نہیں ممکن
آدم کو خدا کہنا بھی ہے شرک سراسر
لیکن یہ خدا ہی سے جدا ہو نہیں ممکن
مسجد کو جو کہتے ہیں یہ اللہ کا گھر ہے
گھر میں انہیں گھر والا ملا ہو نہیں ممکن
اس دور ترقی کے تو راہبر بھی ہیں راہزن
مقبول کبھی ان کی دعا ہو نہیں ممکن
دیکھا نہ سنا ہے کبھی چوروں کی دعا سے

Marfat.com

لاولد کو اولاد عطا ہو نہیں ممکن
اے پیر پرستو ذرہ سوچو تو کسی کو
ناقص سے کوئی فیض ملا ہو نہیں ممکن
اللہ کے ولیوں کو ہے اللہ کی بشارت
لاخوف ہیں رب ان سے خفا ہو نہیں ممکن
لہبی کو کدورت یا علیؓ یا نبیؐ سے
ان کی کسی مسجد میں لکھا ہو نہیں ممکن
افسوس کہ نجدی کے کسی وعظ ہم نے
حق حیدری نعرہ بھی سنا ہو نہیں ممکن
خود پیر ہوں پیروں کا منکر بھی نہیں ہوں
پر مجھ سے لٹیروں کی ثناء ہو نہیں ممکن
جو حق ہے علی کا یا نبی پاک کا ویسے
ان لہبی لعینوں سے ثناء ہو نہیں ممکن
یوں حسن بیاں بدل و جاں انکی زبانی
اک حرف بھی ہم جیسا ادا ہو نہیں ممکن
تاریخ کے اوراق سے ہوتا ہے یہ معلوم
شبیر سا راضی برضا ہو نہیں ممکن
اللہ کے ماروں کو اٹھا سکتے ولی ہیں

Marfat.com

ولیوں کا کہیں مارا اٹھا ہو نہیں ممکن
کہتے ہیں کہ صوفی سا غزل گو کوئی شاعر
ہر بزم میں یوں نغمہ سرا ہو نہیں ممکن

☆

حیراں ہوں مسیحا کو وہ اعجاز عطا ہے
ٹھوکر سے مریضوں کو مل جاتی شفاء ہے
وہ حسن عجب دیکھ کے عبرت میں ہیں حوریں
جنت کے فرشتوں کو بھی آجاتی حیا ہے
ایمان ہے گر ان پہ تو ہے خاک بھی اکیثر
منکر کیلئے ورنہ دعا ہے نہ دوا ہے
کعبہ ہو کہ بتخانہ ہو مسجد یا کلیسا
جھک جائے جہاں سجدے میں سر واللہ روا ہے
اس بندے کا بندہ ہوں کہ جس بندے کی خاطر
خالق نے یہ سب کون و مکاں خلق کیا ہے
تھا میں بھی کبھی سرکش و آوارہ جہاں میں
اِس بندہ ناقابل پہ داتا کی دیا ہے
غنچوں کو بھی امید ہے مُرجھائے چمن میں
کچھ اب کے بہاروں کا بھی انداز نیا ہے

Marfat.com

اس کفر کی ظلمات میں آیا' وہ نظر نور
جس کفر میں صوفی مجھے مطلوب ملا ہے

☆

اے یار لاجوب ترا کوئی نہیں جواب
ہیں سرنگوں سبھی تیرے آگے میری جناب
ہے سب پہ تجھ کو برتری حاصل میرے حبیب
جیسے سبھی گلوں میں ہے برتر گلِ گلاب
مانا کہ تم حسین ہو دنیا میں دیدہ ور
صد رشکِ عاشقاں، ہے مرا عشق بھی جناب
میں ہوں ترا اک ادنیٰ سا بندہ بے زر خرید
جھکتے ہیں تیرے قدموں میں اکثر سرِ نواب
نظارہ کو نظر کو نہ رسوا کروں گا میں
میں بھی کروں گا پردہ اگر تجھ کو ہے حجاب
رمزِ مجاز میں ہیں حقیقت کی منزلیں
واللہ مجاز ہی سے ہوا ہوں میں فیضیاب
میں مضطرب کبھی تھا تیرے وصل کیلئے
یہ تیرا التفات کہ ہوں آج کامیاب
تیری ہی ہست و بود سے ہیں ساری دلفقیں

Marfat.com

جملہ حسین ستاروں میں ہو مثل ماہتاب
رب کے کرم سے میں نے منزل کو پالیا
محروم دید تھا کبھی ہوں آج باریاب
صوفیؔ ہوں صاف دل ہوں نگاہ نیک ہے میری
مسلک میرے میں حُسن کا ہے دیکھنا ثواب

☆

خدا کو ڈھونڈھا کہیں بھی ہمیں خدا نہ ملا
اگر ملا تو محمد کے .... ماسوا نہ ملا
ملے ہیں ہم کو جہاں میں ہزاروں عبدِ خدا
مگر کہیں بھی ہمیں ...... عبدِ مصطفیٰ نہ ملا
تلاش منزل مقصود میں رہا برسوں
جو راہبری کے ہو قابل وہ راہ نما نہ ملا
مریضِ عشق ہوں ممکن نہیں علاج میرا
مسیح حسن کے ہاتھوں سے بھی دوا نہ ملا
خلوص دل سے بصد شکر ملتا پی لیتا
کسی کے دست کرم سے سمِ جفا نہ ملا
اوراق زندگی دیکھے با نظر غور کہیں
ستورِ بخت میں اک حرفِ مدعا نہ ملا

Marfat.com

کیوں دشمنوں پہ خفا ہوں کہ جبکہ دوستوں سے
میری وفاؤں کا مجھ کو کوئی صلہ نہ ملا
رہِ وفا میں کہیں بھی تیرا بُتِ کافر
برائے سجدہ وہ صوفی کو نقش پا نہ ملا

☆

زندہ دل زندہ دلوں کی نمایاں شان ہے
مردہ دل بھی اس جہاں میں کیا کوئی انسان ہے
دل کے فیاضوں سے مِل کر دل کو ملتا ہے سکوں
دل کی فیاضی ہی تو انسان کی پہچان ہے
کرلے تو بھی دل کا سودا چاہے سر قربان ہو
پھر بھی دل میں یوں سمجھنا سستا ہے آسان ہے
مسجد و مندر کی دیواریں گرا دو پر کہیں
خانۂ دل مت گِرانا خانۂ رحمان ہے
دل کو راضی کر ملے گا حج اکبر کا ثواب
دل ہے کعبہ رب کعبہ کا یہی فرمان ہے
وہ مسلماں ہو نہیں سکتا کبھی بھی باخدا۔۔۔
جس کے دل میں ہو کدورت وہ سمجھ شیطان ہے

Marfat.com

دل کے حاضر ہونے سے مقبول ہوتی ہے نماز
جو نہ سمجھے اس حقیقت کو بڑا نادان ہے
پیار ہے میری عبادت پیار ہے میرا خدا
پیار میرے دل کا رشتہ پیار ہی ایمان ہے
وِردِ یادِ یار میرا ' دید دلبر دیدِ حق
صوفی صورت یار ہی تو . سورہ قرآن ہے

☆

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
فتور دشمنوں کی ہر خطا سے
میری امیدیں برآئیں تمامی
ولیوں کی کرامت نیک دعا سے
معافی دیں مجھے میرے معالج
میں تنگ آیا ہوں اِنکی ہر دوا سے
رہا ہے زندگی بھر مجھ کو خطرہ
ہمیشہ آشنا نا آشنا سے
بہت گھبرا چکا ہوں آجکل میں
زمانے حال کی ظالم فضا سے
مجھے میرے عزیزوں نے ہے لوٹا

Marfat.com

کروں غیروں کا شکوہ کس حیا سے
نہیں دل مطمئن ہوتا ہمارا
پیامی کی زباں باد صبا سے
امیدیں جب بتوں سے بر نہ آئیں
ہوا نہ استفادہ کچھ خدا سے
مجھے گر کچھ ملا تو ملے گا بس
حقیقی والدہ سے پیشوا سے
میں صوفی ہوں . صفا ہے میرا سینہ
تکبر سے کدورت سے ریا سے

☆

کسی سے دل لگا لے ...... احتیاطا"
کسے اپنا بنا لے احتیاطا"
محبت میں قدم رکھنے سے پہلے
قدم اپنا جما لے احتیاطا"
کسی اجڑے چمن کا گل ہوں مجھ کو
تو زلفوں میں سجا لے احتیاطا"
ہے اپنا پھر بھی اپنا بڑھ کے اس کو
گلے سے تو لگا لے احتیاطا"

Marfat.com

ہو ایسا نا خدا جو ڈوبنے سے
تری کشتی بچا لے احتیاطاً"
سزا دلوا نہ جلادوں کے ہاتھوں
یہ خنجر خود اٹھا لے احتیاطاً"
میں اک دیوانہ ہوں دشتِ جنوں کا
مجھے کوئی سنبھالے احتیاطاً"
پریشانی کے عالم میں بھی رہ کر
خوشی کے نغمے گائے احتیاطاً"
کسی کے نقش پا پہ احتراماً"
تو اپنا سر جھکا لے احتیاطاً"
خدا کے نیک بندوں سے اے صوفی
تو اپنا منہ چھپا لے احتیاطاً"

☆

نظر مجھ پہ ہے اس ذات جلی کی
مجھے بخشی ہے دولت سادگی کی
میں مل لیتا ہوں سب سے بے تکلف
نہیں دل میں گنجائش برتری کی
میں ہوں سب کمترینوں سے بھی کمتر

Marfat.com

مجھے پرواہ نہیں کچھ آمری کی
کہے مجھ کو نہ کوئی تو سخی ہے
نہیں مجھ میں صفت کوئی سخی کی
تکبر مجھ میں ذرہ بھر نہیں ہے
ہے مجھ میں نیک سیرت عاجزی کی
فقط خالی خوشامد کیوں کروں میں
کسی بے رحم ظالم آدمی کی
ہوں باعزت کروں گا سب کی عزت
ہر اک اپنے پرائے اجنبی کی
مجھے ہرگز نہ ملاں تم سمجھنا
نہیں مجھ میں اک عادت مولوی کی
مجھے کامل ولی کہنا نہ ہرگز
میں خاکپاء ہوں واللہ ہر ولی کی
مجھے ممبز دیا ہے ذاتِ حق نے
ضرورت کیا ہے مجھکو ممبری کی
ہے میرے حق میں یہ اعزاز کافی
خوشا قسمت کہ ہوں اولاد علیؑ کی
برائے بخشش عصیاں سند ہے

Marfat.com

میں لکھتا ہوں ثناء ہر دم نبی کی
میں صوفی ہوں صفا رکھتا ہوں سینہ
کروں کیون برملا غیبت کسی کی

☆

آئے مولا میرے دل میں حب نبی رہے
سر سبز تاکہ صوفی دل کی کلی رہے
مومن ہوں ، حیدری ہوں ، حسنین کا غلام
وقت نزع زباں پہ نام علیؑ رہے

سماجی نظم

جہاں تک زمانے میں ہم دیکھتے ہیں
کمربستہ ظلم و ستم دیکھتے ہیں
بنا ہے یہ فتنہ فسادوں کا مرکز
جفا پہ جفائیں پیہم دیکھتے ہیں
ہے مطلب پرستی کا اب دور دورہ
خلوص اعلےٰ دنیا میں کم دیکھتے ہیں
دلوں میں کدورت عداوت بغاوت
شرافت کا رشتہ ختم دیکھتے ہیں
بے غیرت ، بدعادت ، بے عزتے ہزاروں

Marfat.com

مسلماں خدا کی قسم ، دیکھتے ہیں
کہاں جوش پدری کہاں مہر مادر
پسر بے حیا بے شرم دیکھتے ہیں
رہا اب نہ احساس کچھ ہمدموں میں
مخالف برادر بہم دیکھتے ہیں
نہ اپنے بیگانے کی پہچان ہے اب
کہ غیروں پہ لطف و کرم دیکھتے ہیں
ریا کار ہیں آج کے پیرومرشد
نہ کچھ ان میں دین و دھرم دیکھتے ہیں
رہی زاہدوں میں نہ روشن ضمیری
فریبانہ آنکھوں میں نم دیکھتے ہیں
بڑے بے عمل ہیں مبلغ ہمارے
بہرکیف طالع شکم دیکھتے ہیں
شریعت ، طریقت ، حقیقت میں اکثر
کسی کو نہ ثابت قدم دیکھتے ہیں
کہاں حسن میں ہے وہ جلوہ نمائی
نہ زلفوں میں وہ پیچ خم دیکھتے ہیں
جہاں سے مٹا نام نقش وفا کا

Marfat.com

وفاؔ کے عیوض رنج و غم دیکھتے ہیں
بہت دیکھے بھالے ہیں صوفی سخن ور
نہ اب ایسے اہل قلم دیکھتے ہیں

☆

دعائے دوست کو یارب تو مستجاب نہ کر
طویل زندگی دے کر مجھے خراب نہ کر
بروز حشر اے خالق میرے گناہوں کو
رسول پاک کے صدقے تو بے نقاب نہ کر
یہ عہد عشق عدو تو نبھا نہیں سکتا
برائے بار گراں اس کا انتخاب نہ کر
ہے عرض اتنی خدا را ائے ناخدا میرے
مرے سفینۂ الفت کو غرق آب نہ کر
تو اپنی شان سخاوت پہ رکھ نظر ساقی
مجھے پلاتا چلا جا کوئی حساب نہ کر
میرے سوال پہ کچھ غور ہو بنام حبیب
جواب دے کے نفی میں تو لاجواب نہ کر
رہ وفا میں ہوں مخلص میرے خلوص کو دیکھ
میری نیاز کو نذرانۂ عتاب نہ کر

Marfat.com

میں ایک ذرہ ہوں ' ذرہ نوازی کا محتاج
خطاب اعلیٰ سے مجھ کو کبھی خطاب نہ کر
تو اپنی شان کریمی کے صدقے میں مولا
بروز حشر بھی مجھ سے کوئی حساب نہ کر
نہ تاب وصل ہے مجھ میں نہ ہجر سے بیتاب
تو اپنے صوفی کو وابستہ خواب نہ کر

☆

پوشیدہ جو دل میں ہیں وہ خدشات نہ پوچھو
للہ میرے افکار و خیالات نہ پوچھو
کیفیت دل تو میری صورت سے عیاں ہے
اب مجھ سے زبانی میرے حالات نہ پوچھو
سوچو تو خردمندو خرد مندی یہی ہے
جو اہل جنوں کے ہیں مقامات نہ پوچھو
اس خالق اکبر کو ہے معلوم حقیقت
مخلوق سے تخلیقِ سماوات نہ پوچھو
مر کر ہو مری خاک غبار کوئے جاناں
آئے چارہ گرو میرے ارادات نہ پوچھو
حبدار ہوں حسنین کا بندہ ہوں علی کا

Marfat.com

ہے ورد زباں میری یہ دن رات نہ پوچھو
رندوں پہ بھی ساقی کی نظر شیخ پہ بھی ہے
میخانے کی یہ رسم مساوات نہ پوچھو
ہے اتنی گزارش میری سنجیدہ مزاجو
رہتے ہیں کہاں اہل خرافات نہ پوچھو
صوفی پہ ہے محبوب خدا کی یہ عنایت
ہے سینہ میرا ' آئینہ ذات نہ پوچھو

☆

تیری ہستی ہے بالاتر میری ہستی کے امکاں سے
مگر پھر بھی تعلق ہے تیرا مجھ جیسے انساں سے
مِری عزت ' مِری عظمت ' مِری شہرت نرالی ہے
حقیر و مفلس و ناچیز و نادار و بے ساماں سے
تمہاری باریابی کا تبھی ہو گا شرف حاصل
اجازت گر ملی مجھ کو تیرے اس در کے درباں سے
ہوا کوئے شہیدِ کربلا کی جب بھی آئی ہے
ہمیں بوئے وفا آتی ہے اس خاکِ شہیداں سے
درندے ایک ہی جنگل میں بستے ہیں سبھی مل کر
بتا کیوں آج ہے نفرت اسی انساں کو انساں سے

Marfat.com

ہوا فرمان مجھ کو اس طرح یہ لکھنے کا **گویا**
غزل اب لکھ کے آیا ہوں میں بہ تائید یزداں سے
زمانے سے ملے گی داد اس صحرا نوردی کی
بہاریں لے کے آؤں گا اگر لوٹا بیاباں سے
ثناء مصطفیٰ کی گر تمنا ہے تو جا سُن لے
کسی محفل قوالی میں قوالانِ خوش اِلحان سے
مہرباں جب کہ مجھ پہ ہے وہ ذاتِ کبریا برحق
تو پھر کیونکر کروں شکوہ مہرباں نامہرباں سے
ہوئی رحمت کو کیفیتِ بیقراری دیکھ کر یارب
کہ جب چھلکا لہو پیمانۂ چشم پشیماں سے
کسی بھی بزم شعراءِ میں حضور دل سے اے یارو
کلام صوفی سن کر دیکھ لو صوفی غزل خواں سے

اس حسن کو میں حسن جہانگیر کہوں گا
اس چشم کو میں چشمۂ تنویر کہوں گا
وہ سرمہ جو محبوب نے آنکھوں میں لگایا
اس سرمہ کو میں سرمۂ تسخیر کہوں گا
جس زلف عنبر نے مجھے قید کیا ہے

Marfat.com

اس زلف کو تقدیر کی زنجیر کہوں گا
تعریف میں جس زلف کی قرآن میں آیا
واللیل اذا یغشٰی کی تفسیر کہوں گا
جس در پہ شب و روز جبیں جھکتی ہے میری
اس خاک در پاک کو اکسیر کہوں گا
جس شوخ ادا نے میرے اِس دل کو دُکھایا
اُس شوخ صنم کو بت بے پیر کہوں گا
جس در سے ملا مجھکو فقط درسِ محبت
اُس درس کو قرآن کی تفسیر کہوں گا
جو زہر کا پیالہ مجھے ساقی سے ملا ہے
اس زہر کو شہد و شکر و شیر کہوں گا
جس صوفی کا سینہ ہو صفا مثل آئینہ
اس صوفی کو اللہ کی تصویر کہوں گا

☆

جہاں عشق کی انتہا دیکھتا ہوں
وہاں اپنی ہی ابتداء دیکھتا ہوں
جہاں پہ کئے میں نے سجدے وہیں پر
یقیناً تیرا نقش پا دیکھتا ہوں

Marfat.com

پریشاں ہیں میری نگاہیں ازل سے
تیری چاہ میں ماہ لقا دیکھتا ہوں
کئے ہیں تصوز اپنے تسلیم میں نے
تیری مرضی تیری رضا دیکھتا ہوں
جونہی تو خفا ہوتا ہے مجھ سے واللہ
خدا کو بھی یونہی خفا دیکھتا ہوں
مخالف کچھ ایسی فضا ہو چکی ہے
وفاداروں میں بے وفا دیکھتا ہوں
ہے صوفی سراپا محبت سراسر
تصور میں ڈوبا ہوا دیکھتا ہوں

☆

ہوں منتظر میں سراپا پیام بر کیلئے
میں مررہا ہوں مسیحا و چارہ گر کیلئے
ہزاروں راہ میں ملتے ہیں راہزن اکثر
بھٹکتے پھرتے ہیں راہرو بھی راہبر کیلئے
یقین کامل و اکمل خلوص و خدمتِ خلق
یہ زادِ راہ ملا آخری سفر کیلئے
میں اُن کی چشمِ عنایت پہ کیوں نہ ناز کروں

Marfat.com

کہ جس نے دی ہے مجھے دید دیدہ ور کیلئے
یہ آسماں پہ چمکتے ہوئے سیارے تمام
بنائے رب نے یہ سب زینت قمر کیلئے
آئینہ بیں کو کہیں اپنی بدنظر نہ لگے
آئینہ رو بھی ہے حیراں آئینہ گر کیلئے
بنیں گے لعل و گہر اشک سارے صوفی کے
تمہارا وقف ہو داماں جو چشم تر کیلئے

☆

اخلاص و وفا کا کہیں گوہر نہیں ملتا
ڈھونڈا بھی اگر جائے تو اکثر نہیں ملتا
بندوں میں بغاوت ہے گھر گھر میں شرارت
جس گھر میں سکوں ہو مجھے وہ گھر نہیں ملتا
قربان دل و جاں سے ہوں جو ملک وطن پر
یہ جذبہ کسی فرد کے اندر نہیں ملتا
مسجد میں امامت کیلئے کوئی بھی ایسا
عالم باعمل برسر منبر نہیں ملتا
ہیں پیش نظر سینکڑوں دنیا میں مناظر

Marfat.com

آنکھوں کی جو ٹھنڈک ہو وہ منظر نہیں ملتا
پتھروں میں اگر لائقِ بوسہ ہے تو ہے ایک
ہم کو سنگ اسود جیسا پتھر نہیں ملتا
واللہ یہ عقیدہ ہے میرا سجدے کے لائق
مجھ کو در دلبر سا کوئی در نہیں ملتا
فائز ہو بڑے عہدے پہ اور کھائے نہ رشوت
باایماں کوئی عملے میں افسر نہیں ملتا
سوچا ہے کبھی شیخ تجھے جس کی طلب ہے
یہ جانِ لے وہ مسجد و منبر نہیں ملتا
جو نیک نگاہ کر کے راہ راست پہ لائے
صوفی مجھے ایسا کوئی رہبر نہیں ملتا

☆

مجھ سے یہ مت پوچھئے وہ بدگماں کیسے ہوا
جو کبھی تھا مہرباں نا مہرباں کیسے ہوا
کاش میری بھی کوئی سن لیتا آکر داستاں
وائے قسمت کعبۂ دل بے اذاں کیسے ہوا
برف خانے پر کسی نے آگ برسائی ہے کیوں
آسماں سے پوچھنا آتش فشاں کیسے ہوا

Marfat.com

شمع تو میں نے جلائی تھی دیار عشق میں
شہر کے ہر فرد کا چہرہ دھواں کیسے ہوا
تمقازاروں کو کیوں خاموشیاں راس آگئیں
اس قدر پرحول سناٹا یہاں کیسے ہوا
جن کے چہرے صاف پر نام و نشاں تحریر تھا
پھر سفر میں وہ مسافر بے نشاں کیسے ہوا
سر جھکایا تھا خلوص دل سے صوفی نے مگر
تیرے نقش پا پہ سجدہ رائیگاں کیسے ہوا

☆

ہمسفر سے آج کچھ حال سفر کہنا پڑا
رنج و غم اپنا باعنوان دگر کہنا پڑا
سختیاں ہوتی ہیں گو افشائے راز عشق میں
ہم نشیں کو پھر بھی بے خوف و خطر کہنا پڑا
یاد تھا اچھی طرح سے ان کو پیمان وفا
مجھ سے پھر عذر تغافل سوچ کر کہنا پڑا
جانتا تھا حال دل ان کو سنانا ہے عبث
ان کے دل پہ کچھ بھی نہ ہو گا اثر کہنا پڑا
ہمسفروں نے جو پوچھا اڑ نہیں سکتے ہو کیوں

Marfat.com

کاٹ دیئے صیاد نے یہ بال و پر کہنا پڑا
تزکرہ میری وفا کا جب کیا اس شوخ نے
ساتھ دوں گا آپ کا میں عمر بھر کہنا پڑا
سامنے غیروں کے اربابِ وفا کو حرف حق
باادب ہو کے اشاروں میں مگر کہنا پڑا
صرف میں روتا نہیں ہوں اِک اکیلا ہجر میں
سوزش دل ہے شریک چشم تر کہنا پڑا
ہو گیا ہے صوفی میرا زہد و تقویٰ بے نقاب
رات میں نے میکدے میں کی بسر کہنا پڑا

☆

وہ مجھ کو مستحق سمجھے سزا کا
میں مجرم ہوں نہ جانے کس خطا کا
میں کیوں نہ ان پہ اپنی جان دیدوں
رہوں میں منتظر کب تک قضا کا
ستم ہو یا کرم ہو ان کا مجھ پہ !
میں قائل ہوں کسی کی ہر ادا کا
میرے پیارے کا جو پیغام لائی
میں احساں مند ہوں بادِ صبا کا

Marfat.com

اسے خاک شفاء میں نے سمجھ کر
لیا بوسہ تمہاری خاکِ پا کا
رضائے یار ہے مطلوب مجھ کو
نہیں شکوہ وفا کا، یا جفا کا
جہاں کو کچھ نہیں معلوم میرے
جنوں کی ابتداء و انتہا کا
پلائی تھی جسے تو نے اے ساقی
وہ میکش میں ہوں تیرے میکدہ کا
عقیدت ہے بتوں سے جن کو صوفی
وہ میں ہوں بندۂ باغی خدا کا

جو پیار میں گزرے ہیں وہ لمحات نہ پوچھو
وہ وصل کی پرکیف حسین رات نہ پوچھو
ساقی تھا مئے ناب تھی اور موسم گل تھا
پھر ہم پہ ہوئیں جو بھی عنایات نہ پوچھو
مستی میں چلے جاتے ہیں یہ دیر و حرم میں
رندانِ قدح خوار کی تم بات نہ پوچھو
دامن تو ہے کیا چیز ہوئے قلب و جگر چاک

Marfat.com

کیا کیا ہیں محبت کی روایات نہ پوچھو
اشکوں کی جگہ خون اگر آنکھ سے ٹپکے
پھر سُرعتِ تاثیر مناجات نہ پوچھو
پیغام جو اس دل کو ملے ان کی نظر سے
کیا کیا تھے نہاں ان میں اشارات نہ پوچھو
جب سے ہے دلِ صوفی ترے عشق کا مسکن
صادر جو ہوئیں اِن سے کرامات نہ پوچھو

☆

درصورت آں یوسف بازار ہوئے ہم
در شکل زلیخائے خریدار ہوئے ہم
منصور کی مانند فقط کہہ کے اناالحق
سر دے کے سردار ' یوں سردار ہوئے ہم
مطلوب حقیقی کی طلب میں یونہی اکثر
جَب نام صنم کافر و دیندار ہوئے ہم
بس یونہی تیرے نقش قدم پر دیا سجدہ
مخلوق کی نظروں میں گناہ گار ہوئے ہم
تسبیح بھی رہی ہاتھ میں مالا بھی نہ چھوٹی
پابند شرع داخل ۔ کفار ہوئے ہم

Marfat.com

دل ہی میں عجب جذب و اثر کا ہے یہ عالم
دل دے کے مسیحا تجھے بیمار ہوئے ہم

مسجد میں کلیسا میں کبھی دیر و حرم میں
واعظ کبھی سوامی کبھی اوتار ہوئے ہم

جلوے تیرے کچھ ایسے سمائے ہیں نظر میں
تاریکیٔ غم میں بھی ضیا بار ہوئے ہم

جب عالم ناسوت میں آہوش سنبھالا
تب جاکے کہیں قابل گفتار ہوئے ہم

ہر وقت حضوری کا شرف ہے ہمیں حاصل
ہے فخر یہی خادم سرکار ہوئے ہم

دنیا کی نگاہوں میں تیرے طالب دیدار
نسبت سے تیری قابل اظہار ہوئے ہم

ساقی تیرے میخانے کی ہو خیر ہمیشہ
پی پی کے پیمانے سدا سرشار ہوئے ہم

وہ روبروئے آئے ہمیں محسوس ہوا یوں
جیسے کہ حسین خواب سے بیدار ہوئے ہم

ہیں جلوہ فگن یوں رُخِ انور کی ضیائیں
قربان دل و جان سے سو بار ہوئے ہم

Marfat.com

لو توڑ کے توبہ تیرے میخانے میں صوفی
مئے پی کے تیرے ہاتھ سے میخوار ہوئے ہم

☆

یار مِرے کو مجھ پہ عنایت آج بھی ہے اور کل بھی رہیگی
غیر کو میرے ساتھ عداوت آج بھی ہے اور کل بھی رہیگی
دنیا والوں کی اے صوفی یہ تو پُرانی عادت ہے
ان کی بے بنیاد شرارت آج بھی ہے اور کل بھی رہیگی

☆

میرے ساتھ ان کو اُلفت نہ ہوئی نہ ہے نہ ہوگی
انہیں کب ہے اتنی فرصت نہ ہوئی نہ ہے نہ ہو گی
شاید کہ خود کشی اب کرنی پڑے گی صوفی
میرے لئے قیامت نہ ہوئی نہ ہے نہ ہو گی

☆

دنیا میں ہیں بہت سے مقاماتِ حسن و عشق
یہ کس نے کہہ دیا ہے کہ بالکل قلیل ہیں
بے حس جو کل تلک تھے وہ حساس بن گئے
لیکن جو ہیں عاقل بے چارے علیل ہیں

☆

Marfat.com

غزلیات

فیض بابا

Marfat.com

☆

فصل بہار میں جنہیں خوف خزاں نہیں
اہل چمن کی نظروں میں وہ باغباں نہیں
بہتر ہے احتیاط سے جانا چمن میں تم
تفریح خوشگوار کا موافق سماں نہیں
صحن چمن میں ایسے بھی کچھ پھول ہیں ندیم
کانٹوں سے جن کے ربط کا ہر گز گماں نہیں
منزل پہ بھی پہنچ کے مسافر کے جسم پر
گرد سفر کا دیکھئے کچھ بھی نشاں نہیں
سمجھا تھا جس جگہ کو تو نادان سجدہ گاہ
قاتل کی قتل گاہ تھی وہ آستاں نہیں
لے آیا ہے کہاں تیرا مقسوم تجھ کو آج
ہمدرد خاص کوئی بھی تیرا جہاں نہیں
ہر دل میں دیکھتا ہوں ریا کاری و فریب
اخلاص کا یہاں تو کوئی قدرداں نہیں
جو لوگ باشعور تھے جانے کدھر گئے
جن کے مزار کا کہیں ملتا نشاں نہیں
انسانیت کا جن میں تھا جوہر وہ جوہری

Marfat.com

زیرِ زمین سو گئے اب وہ یہاں نہیں
تو نے ستم کا اس طرح عادی بنا دیا
میری زباں میں عادت آہ و فغاں نہیں
جلتی ہے آگ سینہ صوفی میں باخدا
سوزش نہیں ، جلن نہیں ، خالی دھواں نہیں

☆

اس جہاں فانی کو لافانی جہاں سمجھا تھا میں
عمر فانی کو بھی عمر جاوداں سمجھا تھا میں
اے محبت مجھ کو تیرا معترف ہونا پڑا
دشمنِ جاں کو بھی اپنا جان جاں سمجھا تھا میں
اس لئے کچھ دوست میرے دشمن جاں بن گئے
ہر کس و ناکس کو اپنا رازداں سمجھا تھا میں
مجھ فقیر پنجتن کو شاہی دنیا سے کیا
فرش کو مسند فلک کو سائباں سمجھا تھا میں
اس قدر احساس محرومی نے لاغر کر دیا
ناتوانوں میں بھی خود کو ناتواں سمجھا تھا میں
تھا کبھی میرا تخیل بھی فراز عرش پر

Marfat.com

فرش کی حد کو حدود آسماں سمجھا تھا میں
ونحن اقرب الیہ پڑھ کے من حبل الورید
دور ہوتے ہی اُسے نزدیکِ جاں سمجھا تھا میں
زخم کی ہے طائرِ دل کو تمنا اس لئے
تیر آنکھوں کو اور ابرو کو کماں سمجھا تھا میں
ذوقِ سجدہ میں جہاں بھی رکھ دیا تھا اپنا سر
اس زمیں کو تیرا سنگ آستاں سمجھا تھا میں
اس بھری بازار میں لُوٹا گیا یاروں کے بیچ
ہوش میں رہ کر بھی نہ سود وزیاں سمجھا تھا میں
لکھ لئے آخر فرشتوں نے جو میرے جرم تھے
پکڑا جاؤں گا یوں اکدن یہ کہاں سمجھا تھا میں
صوفی جوش عشق نے دل پر کیا تھا وہ اثر
عالم پیری میں خود کو نوجواں سمجھا تھا میں

☆

واللہ میں ہوں اک عاشق گمنام نہ پوچھو
یہ راز ہے پوشیدہ سرعام نہ پوچھو
تکمیل وفا ہو نہ سکی مجھ سے بہر کیف
منزل تھی میری حالانکہ دو گام نہ پوچھو

Marfat.com

دنیا نے بچھائے ہیں میری راہ میں کانٹے
ہوتی رہیں سب کوششیں ناکام نہ پوچھو
بازار محبت میں یوسف کی طرح میں
ہوتا رہا نیلام سرعام نہ پوچھو
آئی نہ مجھے راس کسی شوخ کی الفت
ناحق میں ہوا مورد الزام نہ پوچھو
سنگدل کی مجھے یاد ستاتی رہی اکثر
اک لمحہ بھی آیا نہیں آرام نہ پوچھو
درد و الم و حسرت و فرقت سے ہوں مانوس
یہ حسن سے حاصل ہوا انعام نہ پوچھو
آیا نہ دم مرگ وہ دمساز تو سمجھا
شاید نہ ملا ہو انہیں پیغام نہ پوچھو
یہ مجھ کو خبر کیا تھی مرقد پہ پس مرگ
گل ڈالنے آیا تھا وہ گلفام نہ پوچھو
دریا میں ہے کشتی میری موجوں کے حوالے
گردش میں ہوں گردش ایام نہ پوچھو
ہوں کشمکش زیست سے دو چار اے صوفی
آغاز نہ پوچھو ، میرا انجام نہ پوچھو

Marfat.com

☆

دل رو رہا ہے آنکھوں میں پانی نہیں اے دوست
دریا چڑھا ہوا ہے روانی نہیں اے دوست
آلائش گناہ سے دامن ہے اب تو صاف
بے داغ پھر بھی میری جوانی نہیں اے دوست
میں جانتا ہوں عیب و ثواب اپنے کیا کہوں
مجھ روسیاہ کا کوئی بھی ثانی نہیں اے دوست
حق پر ہوں حق پرست ہوں حق گو ہوں بے ریا
حق ہے یہ حق ہے جھوٹی کہانی نہیں اے دوست
جو شب تیرے فراق میں رو رو گزار دی !!
وہ صبح بھی تو صبحِ سہانی نہیں اے دوست
اِس حُسن و عشق دونوں پہ میرا ایمان ہے
میری نظر میں تو بھی تو فانی نہیں اے دوست
تا مرگ ساتھ رہنے کی قسمیں بھی کھائی تھیں
وعدہ یہ میرا حرف زبانی نہیں اے دوست
میں نے تو سب کی سب تیری شرطیں قبول کیں
تو نے تو ایک بھی میری مانی نہیں اے دوست
دل سے تمہاری یاد کو کیسے نکال دوں

Marfat.com

یہ سلسلۂ نقل مکانی نہیں اے دوست
اب میرے پاس حسرت و ارمان کے سوا
دیگر تمہاری کوئی نشانی نہیں اے دوست
صوفی تیری دعاؤں کا اُلٹا اثر ہوا
مقبولیت کی یہ تو نشانی نہیں اے دوست

☆

اب مجھ سے میری صورت حالات نہ پوچھیں
درپیش ہیں ہر موڑ پہ خطرات نہ پوچھیں
ان سے جو ہوئی بات وہی بات نہ پوچھیں
جو مجھ کو ملی درد کی سوغات نہ پوچھیں
ہر اشک غمِ ہجر کی تائید ہے گویا
آنکھوں سے برستی ہے جو برسات نہ پوچھیں
ہم اہل محبت ہیں محبت میں مسلسل
صدمات جو سہتے ہیں وہ صدمات نہ پوچھیں
مرنے کی تمنا میری بے جا نہیں کیوں کہ
محبوب سے واں ہو گی ملاقات نہ پوچھیں
نفرت کی نگاہوں سے انہیں دیکھ نہ ہرگز!
مل جائیں جہاں اہل خرابات نہ پوچھیں

Marfat.com

ساتھی نے بھی دو گام دیا ساتھ نہ میرا
تنہا ہوں میں تنہائی حالات نہ پوچھیں
گر مجھ کو مٹانا ہے مٹا دو میرے محبوب
مٹ کر بھی نہ کھاؤں گا کبھی مات نہ پوچھیں
تنگ آیا ہوں اس جینے سے مر جاؤں صوفی پر
ہوتی نہیں مقبول مناجات نہ پوچھیں

☆

رہ کے تو حرمین میں اصنام کی باتیں نہ کر
بتکدوں میں بھول کے اسلام کی باتیں نہ کر
چھوڑ دوں الفت بتوں کی بات آساں تو نہیں
ناصحا تو ایسے مشکل کام کی باتیں نہ کر
بندۂ خاکی ہے تو نور سے نسبت نہ دے
خود کو خود پہچان خیالِ خام کی باتیں نہ کر
راز کو تو راز رہنے دے رموز عشق میں
ہو گیا منصور طشت ازبام کی باتیں نہ کر
ہوتی ہیں الفت میں یوں ناکامیاں بدنامیاں
شکوہ ننگ و نمود و نام کی باتیں نہ کر

Marfat.com

کر نہ اتنی جلد بازی پہلے اپنے دل میں تو
پیدا کر پختہ یقیں اوہام کی باتیں نہ کر
سوچ اپنے من میں کتنی کرتا ہے تو غلطیاں
تو ہے خود اصلاح طلب الہام کی باتیں نہ کر
نام توبہ کا نہ لے زاہد خدا کے واسطے
پینے دے مت روک ترکِ جام کی باتیں نہ کر
تو ہے صوفی شاعر اپنی شاعری سے کام رکھ
بیخودی سرمستی و الہام کی باتیں نہ کر

☆

دیکھ لے تو کس قدر بگڑا ہے عالم کا نظام
بد سے بدتر بندہ بدنام کی باتیں نہ کر
ساقی تیری چشم میگوں کے نشے میں چور ہیں
تو کسی محروم تشنہ کام کی باتیں نہ کر
لا پلا دے فصل گل ہے میکشی کے دن ہیں یہ
بھول جا اب گردش ایام کی باتیں نہ کر
صوفی بابا باز آ تو ایسے باغی دور میں
ماسوائے یار خاص و عام کی باتیں نہ کر

☆

Marfat.com

☆

عشق میں اس عاشق ناکام کی باتیں نہ کر
جو ہوا ہو مفت میں بدنام کی باتیں نہ کر
جس کو رہتا ہو ہمیشہ اپنی رسوائی کا ڈر
بزمِ اُلفت میں اس عاشق عام کی باتیں نہ کر
پست ہمت حوصلہ اپنا ہمیشہ رکھ بلند
پختہ لوگوں سے خیال خام کی باتیں نہ کر
گر ہے تیرا عشق کامل راہرو پھر سوچ مت
راہِ الفت میں کبھی انجام کی باتیں نہ کر
اپنے عیبوں پر خدارا رکھ نظر اے بے خبر
دوسروں کے حق میں تو اِلزام کی باتیں نہ کر
باریابی بزمِ یاراں دیدِ دلبر کیلئے
ہر ہوس کاروں سے اذنِ عام کی باتیں نہ کر
ہو چکی جب تجھ کو ناداں وصل کی صبح و نصیب
نامناسب ہے فراقِ شام کی باتیں نہ کر

☆

Marfat.com

☆

حسنِ محبوب جہاں جلوہ نما ہوتا ہے
یوں سمجھ لیجئے واں رازِ خدا ہوتا ہے
راز جو حسن کے پردے میں چھپا ہوتا ہے
وہ بہرکیف نگاہوں سے ادا ہوتا ہے
جن کے قدموں پہ شہنشاہوں کے سر جھکتے ہیں
اِن کے در کا وہ اک ادنیٰ سا گدا ہوتا ہے
دل جو بے دردِ محبت ہے اسے دل نہ کہو
دل وہ دل ہے جو دل پر فدا ہوتا ہے
روبرو ان کے جو بڑھ جاتی ہے دھڑکن دل کی
کچھ سمجھ میں نہیں آتا مجھے کیا ہوتا ہے
ایسا انساں جسے حسن کی دولت ہو نصیب
میری نظروں میں وہ انساں بھی خدا ہوتا ہے
وہ نہیں ہوتا کبھی خوفزدہ طوفاں سے
ایسا تیراک جو واقف دریا ہوتا ہے
کوچہ یار میں جائے نہ کبھی وہ صوفی
گھر میں رہ کر بھی جسے خوف بلا ہوتا ہے

Marfat.com

☆

میرا فرزانہ پن دیوانہ پن ہے!
میرا سادہ پن بے فکر و فن ہے!

میں کیا ہوں کون ہوں رہتا کہاں ہوں
کہاں میں ہوں کہاں میرا وطن ہے

نصیحت کیا کرے گا تو اے ناصح
تیرا یہ زہد وتقویٰ بھی تو فن ہے

وہ کیسے پہنچے گا منزل پہ راہرو
کہ جس کا راہبر خود راہزن ہے

پگھل جاتے ہیں دل جس سے وہ ہے کیا
پیاروں کی پیاری سی لگن ہے

میں اک انساں ہوں انسانوں میں واللہ
لباس آدمیت زیب تن ہے

ولی اللہ نہیں ہوں میں مریدو
عقیدت مندوں کا یہ حسن ظن ہے

بروز حشر صوفی تیرا ضامن
محمد مصطفیٰ شاہ زمن ہے

Marfat.com

بشر بشر ہے نبی نبی ہے

☆

اے مولا مجھ کو بتا دے اتنا تیرے خزانے میں کیا کمی ہے
کسی کو بخشا ہے رزق وافر کسی کی قسمت میں مفلسی ہے
بڑھا نہیں ہے کبھی بھی غیروں کے آگے دست سوال میرا
تمہاری نظر کرم کی جانب ہمیشہ میری نظر رہی ہے
کیوں زندہ درگور ہوں جہاں میں میرے لئے ہے کیوں تنگ میداں
نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن عجیب میری یہ زندگی ہے
جہاں میں میں نے باغور دیکھا جہاں میں جانِ جہاں کو پایا
ہر ایک ذرے میں دیکھ لو تم نمایاں دلبر کی دلبری ہے
قریب جا کے جو میں نے دیکھا عجیب قدرت کا تھا نظارہ
گلوں میں گلشن کے بانکپن میں کسی کے چہرے کی دلکشی ہے
دروغ گوئی سے باز آ جا دروغ گوئی نہیں ہے اچھی
بیہودہ باتوں سے فائدہ کیا کب اُتری تجھ پہ بتا وحی ہے

Marfat.com

تو اپنی حد سے نہ کر تجاوز ہیں جھوٹے الہامی دعوے تیرے
کبھی یہ سوچا ہے تو نے ناداں بشر بشر ہے نبی نبی ہے
اگرچہ نسبت ہے میری قائم ولی سے پھر بھی ولی نہیں ہوں
ہیں مجھ پہ خورد و کلاں کی نظریں سبھی یہ کہتے ہیں تو ولی ہے
تیرے نظام عمل سے صوفی خرد تو البتہ مطمئن ہے
جنوں کو تجھ سے ہے یہ شکایت خرد نہیں ہے یہ بے خودی ہے

☆

مجھے جب بھی چمن یاد آگیا ہے
کوئی گل پیرہن یاد آگیا ہے
بہاروں کو نہ جانے آج کیسے
میرا ویراں چمن یاد آگیا ہے
گلستاں میں کھلیں جب بند کلیاں
کوئی غنچہ دہن یاد آگیا ہے
گلستاں میں گلوں پہ جب نظر کی
شباب گلبدن یاد آگیا ہے
تڑپتا دیکھا جب مقتل میں مجھ کو
کسی قاتل کا فن یاد آگیا ہے
مقام الفت میں کچھ ایسے بھی آئے

Marfat.com

کہ مجھ کو کوہکن یاد آگیا ہے
کبھی جو چودھویں کا چاند دیکھا
مجھے وہ سیم تن یاد آگیا ہے
غزل سن کے میری اہل سخن کو
کمالِ فکر فن یاد آگیا ہے
ہوا نے مجھ سے جب اٹھکیلیاں کیں
تو اُن کا بانکپن یاد آگیا ہے
ہوئی ہیں نغمہ پیرا جب عنا دل
کوئی شیریں سخن یاد آگیا ہے
قفس میں نالۂ بلبل کو سن کر
مجھے اکثر چمن یاد آگیا ہے
تیری زلفوں کی خوشبو سونگھتے ہی
مجھے مشکِ ختن یاد آگیا ہے
قدوقامت کسی کا دیکھتے ہی ! !
مجھے سرو و چمن یاد آگیا ہے
ستایا جب مجھے تشنہ لبی نے
تیرا چاہِ ذقن یاد آگیا ہے
زباں پر جب بھی آیا ہے اناالحق

Marfat.com

مال جان و تن یاد آگیا ہے
تڑپ اٹھا ہے پھر خود بھی مسیحا
جو صوفی خستہ تن یاد آگیا ہے

☆

ابھی تو چھائی ہیں غم کی گھٹائیں
کبھی تو راس آئینگی فضائیں
یہ راتیں ہجر کی راتیں نہیں ہیں
نظر آتی ہیں یہ کالی بلائیں
زمانے بھر پہ ہے سب نیک روشن
تغافل تیرا میری التجائیں
تیری الفت ہے رگ رگ میں سمائی
یہ مشکل ہے کہ تجھ کو بھول جائیں
ستم سہنے کا عادی ہو چکا ہوں
ستمگر جیسے چاہیں آزمائیں
پیام نو بہ نو تازہ بتازہ
سناتی ہیں مجھے آ کر ہوائیں
پگھل جاتا ہے پتھر موم بن کر
موثر ہوتی ہیں دل کی صدائیں

Marfat.com

قسم اللہ کی توبہ توڑ بیٹھیں
یہ زاہد گر جھلک اک دیکھ پائیں
خدا روٹھے تو ہم اس کو منالیں
صنم روٹھے تو ہم کیسے منائیں
ہے گرچہ پینا ممنوع شریعت
پیوں گا دست خود سے گر پلائیں
فراق یار کے صوفی فسانے
سنے گا کون ہم کس کو سنائیں

☆

اے میرے مخلص و محترم دوستو
کچھ تو میری سنو کم سے کم دوستو
دل میں آئیگا کوئی نہ غم دوستو
آپکی گر ہے نظر کرم دوستو
ماضی و حال دونوں ہی تاریک ہیں
فکر فردا کریں کچھ تو ہم دوستو
جھک گئی ہے عقیدت سے میری جبیں
دیکھ کر ان کا نقش قدم دوستو
ان کی توصیف لکھنا تو ممکن نہیں

Marfat.com

چاہے جنگل بنیں سب قلم دوستو
جادۂ عشق پُرپیچ ہی کیوں نہ ہو
ہم ملا کر چلیں گے قدم دوستو
نعرہ زن تو سبھی بہرِ اسلام ہیں
اس پہ عامل مگر بہت کم دوستو
آپ کا دم سلامت تو کچھ غم نہیں
آپ کے دم سے اپنا ہے دم دوستو
لب پہ حرف شکایت نہ لائینگے ہم
عشق کا ہم رکھیں گے بھرم دوستو
جذب عشق و وفا میری فطرت میں ہے
یہ کسی طور ہو گا نہ کم دوستو
اب تعلق نہیں ہے صمد سے میرا
صوفی جاتا ہے سوئے صنم دوستو

☆

نہاں جو میرے دل میں داستاں ہے
وہ پڑھ لو میرے چہرے پہ عیاں ہے
جہاں میں جہانِ بے نشاں ہے
جہاں کوئی مکیں ہے نہ مکاں ہے

Marfat.com

مرا ہمدم نہ کوئی ہمزباں ہے
زمیں ہے تنگ دشمن آسماں ہے
نہ منزل نہ نشانِ کارواں ہے
نہ کوئی مہرباں نامہرباں ہے
غضب ہے تاک میں برق تپاں ہے
بلا کی زد میں میرا آشیاں ہے
مجھے اپنی نہ ان کی کچھ خبر ہے
نہ جانے میں کہاں ہوں وہ کہاں ہے
فقط تجھ کو نہیں فکر چمن بھی
پریشاں باغ کا خود باغباں ہے
میری بربادیوں ناکامیوں سے
کچھ ان کا بھی کچھ اپنا بھی زیاں ہے
ہے کیسی آتشِ عشق و محبت
نہ جلتی بجھتی ہے اور نہ دھواں ہے
جنونِ سجدہ کی معراج ہے یہ
میرا سر تیرا سنگ آستاں ہے
قریب ہوتے ہوتے کیوں دور ہوں میں
طلب میں تیرا طالب نیمجاں ہے

Marfat.com

مجھے اتنا نہیں ہے ہوش سوچوں
کہاں میں ہوں میری منزل کہاں ہے
جو سوز عشق ہے عاشق کے دل میں
تپش ایسی جہنم میں کہاں ہے
حسیں ہیں صحبتیں گرچہ گلوں کی
مگر ہے خار کانٹا درمیاں ہے
ملی ہے تجھ کو صوفی دولتِ غم
مقدر میں عدو کے یہ کہاں ہے

☆

دل کی بستی عجیب ہوتی ہے
خود پرستی عجیب ہوتی ہے
دید ساقی کو دل تڑپتی ہے
آنکھ بے چین ہے ترستی ہے
عشق احمد ہے میری نس نس میں
میری ہستی بھی ایک ہستی ہے
آنکھیں آنکھوں میں ڈال کر پی لیں
ان کی آنکھوں میں ہی تو مستی ہے
تیرے میخواروں کے لئے ساقی

Marfat.com

آسمانوں سے نئے برستی ہے

مرنا چاہو جو مرنے سے پہلے
نیک خواہش ہے حق پرستی ہے

روح کو کیف و سرور ملتا ہے
ساغرِ گل سے مے چھلکتی ہے

آبِ آتش کے پینے سے دیکھیں
چشمِ میکش سے مے برستی ہے

مے کے پینے کی اور پلانے کی
ہستی وہ بھی تو کوئی ہستی ہے

کیوں نہ پیئں گے کہ پارسا اب تو
مفت ملتی ہے کتنی سستی ہے

توبہ کرلیتا مے سے میں صوفی
اتنی فرصت کہاں سے ملتی ہے

☆

میری انا کا قصیدہ میری زُبان پہ ہے
مرا دماغ بھی آج آسمان پہ ہے
مجھے شکست کیا دیں گے شکست خوردہ حریف
جنھوں کو ناز فقط اپنی آن بان پہ ہے

Marfat.com

مثلاً سارے شہر کو مرے عدو کی نگاہ
مرے وجود کی جانب میرے مکان پہ ہے
میرا حریف میرے روبرو ٹھہر نہیں سکتا
خدا پہ میرا بھروسہ یقیں قرآن پہ ہے
میں وہ پرندہ ہوں شاہین جس کو کہتے ہیں
نگاہ پرندوں کی واللہ میری اڑان پہ ہے
میں مر تو سکتا ہوں لیکن میں جھک نہیں سکتا
یہ انحصار میری غیرت و ایمان پہ ہے
کلام اتنا مرصع ہے باخدا تیرا
نگاہ سبھی کی اے صوفی تیرے دیوان پہ ہے

☆

تصور تمہارا میرے روبرو ہے
جہاں دیکھتا ہوں وہاں تو ہی تو ہے
رہے میری وابستگی تیرے دم سے
یہی میری منزل یہی آرزو ہے
میرا سر ہو اور یہ تیرا نقش پا ہو
مجھے ایسے سجدے کی خواہش ہے خوہے
تمہاری نگاہ مست نے مستی بخشی

Marfat.com

نہ صوم و صلوٰۃ نہ تمیز وضو ہے
گلستاں میں جب میں نے باغور دیکھا
گلوں میں بھی واللہ تیرا رنگ و بو ہے
رہے تیرے قدموں میں تا مرگ صوفی
یہی میری عزت یہی آبرو ہے

☆

میری نظر میں اب کوئی کامل نہیں رہا
قرآن اور حدیث کا عامل نہیں رہا
بیعت کریں تو کس سے کریں ایسے دور میں
پیری مریدی کے کوئی قابل نہیں رہا
مشکل کشاہیں میرے مدد گار دوستو
مشکل جو کام تھا میرا مشکل نہیں رہا
جلوہ کیسے دکھائیں بھلا زیر آسماں
ان کی نظر میں اب کوئی سائل نہیں رہا
موسیٰ کے بعد طور پر آیا نہیں کوئی
انسان ان کی دید کا حامل نہیں رہا
جس دل کی قدر تھی میرے دلمیں بصد خلوص
شاید اب ان کے سینے میں وہ دل نہیں رہا

Marfat.com

جو مائل کرم تھا کبھی میرے حال پر !
کیوں آج میری سمت وہ مائل نہیں رہا

جانے کیوں لطف خاص نہیں مرے حال پر
جبکہ عدو بھی بیچ میں حائل نہیں رہا

سب دوستوں کو دیکھ کے دل خوش تو ہے مگر
اک دوست تھا جو رونقِ محفل نہیں رہا

ہے میر کارواں مرا ہمراز و ہم سفر
اب مجھ کو فکر دوری منزل نہیں رہا

تیری نظر میں جاہل و کمتر رہا تھا جو
فضلِ خدا سے کمتر و جاہل نہیں رہا

منصور کو اناالحق کہنے پہ دی سزا
اب کچھ بھی فرق یاں حق و باطل نہیں رہا

راز و نیاز اتنے بتوں سے بڑھا لئے
صوفی تو اب خدا کا بھی قائل نہیں رہا

☆

ہیں ہر طرف سے مسئلے دشوار سامنے
ہیں یار سامنے مرے اغیار سامنے

چسپاں ہیں ہر زبان میرے مہریں سکوت کی

Marfat.com

پاسِ اداب ہے کیسے ہو گفتار سامنے
احساسِ کمتری کا نشانہ ہوں ! ہمدمو
ناکامیابیوں کے ہیں آثار سامنے
اچھا ہوں یا بُرا ہوں نہ جانے لوگ کیوں
رکھتے ہیں ہر گھڑی میرے کردار سامنے
کرنا ہے گر پیار تو کر لو بصد خلوص
ہیں پھول سامنے تیرے ہیں خار سامنے
سر کو جھکا لے سجدے میں کیا سوچتا ہے تو
مسجد ہے روبرو تیرے دربار سامنے
ان دونوں میں سے کس پہ ہے بتلاؤ اعتماد
مسلم ہیں سامنے تیرے کُفّار سامنے
خاموش کیوں ہیں بزمِ سخن میں سخن شناس
بیٹھے ہیں ایسے جیسے ہو دیوار سامنے
تحسین ناشناس سے دل کانپ جاتا ہے
جیسے کسی عدو کی ہو تلوار سامنے
یوسف ہوں بکنے آیا ہوں بازار حسن میں
آجائے کاش کوئی خریدار سامنے
کہنا پڑے گا صوفی اناالحق تجھے ! کہ آج

Marfat.com

ہے دار سامنے تیرے دلدار سامنے

☆

ٹھہر جا دلِ ناتواں سوچ لوں میں
ذرا اپنا سود و زیاں سوچ لوں میں
بہت اونچا ہے یہ مقام - محبت
کہاں میں ہوں اور وہ کہاں سوچ لوں میں
وصالِ صنم کی ہیں پیچیدہ راہیں
ارادہ ہے رازِ - نہاں سوچ لوں میں
کجا تابِ موسیٰ، کجا نورِ یزداں
خدا کی پناہ الاماں سوچ لوں میں
مکاں لامکاں میں زمیں آسماں میں
اسی بے نشاں کا نشاں سوچ لوں میں
پسِ پردہ کس کی صدا آرہی ہے
کہ ہے کون دل میں نہاں سوچ لوں میں
مناسب ہے اک جام پینے سے پہلے !
ارادتِ پیرِ - مغاں سوچ لوں میں
ہے بہتر کہ اس بزمِ الفت میں اپنا
کوئی ہمدم و راز داں سوچ لوں میں

Marfat.com

ہمیں ہے کسی اہلِ - دل کی ضرورت
کہیں ہم سخن ہم زباں سوچ لوں میں
خزاں سوختہ گلشنِ - دل کی خاطر
اے صوفی کوئی باغباں سوچ لوں میں

★

کیا بتائیں کیا سے کیا ہم ہو گئے
متقی و پارسا ہم ہو گئے
خاکپائے اولیاء ہم ہوئے
گمراہوں کے رہنما ہم ہوگئے
بے خودی میں ہم نے کیا کچھ کہہ دیا
ناخداؤں کے خدا ہم ہوگئے
کہہ دیا بے خوف اناالحق دار پر
جب سے ان کی خاکپا ہم ہوگئے
مل گئی ہم کو حیات جاوداں
عشق میں جب کہ فنا ہم ہو گئے
چھوڑ دو چارہ گر و چارہ گری
اب تو دردِ لا دوا ہم ہوگئے
ہے غلط بھی تمہیں اے دوستو

Marfat.com

کون کہتا ہے خفا ہم ہوگئے
یوں فنا فی العشق ہو کے عشق کی
ابتداء او انتہا ہم ہو گئے
بزم فیض الاصفیاء کے فیض سے
شاعر و نغمہ سرا ہم ہوگئے
دیکھتے ہی صوفی حسنِ دلفریب
دل سے دلبر کے فدا ہم ہوگئے

☆

کرو خدمت اگر اہل جہاں کی
نہ رکھو تم ہوس نام و نشاں کی
محبت تیری میرے دل میں دائم
عطا کردہ ہے ربِ دو جہاں کی
جنہیں شکوے کی عادت ہی نہیں ہے
شکایت کیا کریں ہم دل ستاں کی
سر تسلیم خم ہے تیرے آگے
ضرورت کیا ہے باقی امتحاں کی
رسائی چاہو گر قصر یقیں تک
فصیلیں توڑ دو وہم و گماں کی

Marfat.com

بہاریں لوٹ آئینگی اک دن
یہ کلیاں کھل اٹھیں گی گلستاں کی
نہیں رکھتے جو گویائی کا جوہر
کریں گے کیا وہ یاں جرات بیاں کی
اٹھایا میں نے وہ بار امانت
نہ ہمت تھی زمین و آسماں کی
ہمیشہ مطمئن پاؤ گے ان کو
جنہیں عادت نہیں آہ و فغاں کی
زبانی جب سنی قاصد کی سمجھا
کہانی کچھ تو ہو گی داستاں کی
میرے چہرے کی تم تحریر پڑھ لو
الم نشرح عیاں را چہ بیاں کی
دلِ مردہ یقیناً" زندہ ہو گا
رہیں گر صحبتیں اہل زباں کی
نہ فن شعر سے واقف نہ شاعر
یہ حالت ہے ہمارے نوجواں کی
سنو تو ہے غزل کتنی مرصع
سخن ور صوفیؔ شعلہ بیاں کی

Marfat.com

☆

جب سے ارادے بندوں کے ناپاک ہو گئے
آثار زندگی کے خطرناک ہو گئے

جا کر کوئی مدینہ کی جو خاک ہو گئے
آلائش گناہ سے وہ پاک ہو گئے

وابستہ ہو چکے جو تیرے سنگ در سے لوگ
دیوانے تھے گو صاحب ادراک ہو گئے

تھاما جنہوں نے صدق سے دامن رسول کا
وہ بے نیاز غیروں سے بیباک ہو گئے

اس دور کے کچھ ایسے بھی درویش متقی
چوروں کی مثل چست و چالاک ہو گئے

شاہ کو گدا ، گدا کو تونگر خدا کی شان
ہنر گر جو تھے وہ صاحب املاک ہو گئے

بے دست و پا تھے جو کبھی کمزور ناتواں
وہ آج کل کے دور میں سفاک ہو گئے

دریا میں ڈوب جانے کا اندیشہ تھا جنہیں
وہ بحر بے کنار کے تیراک ہو گئے

میں وہ ستم رسیدہ و غمگیں ہوں دوستو

Marfat.com

دشمن بھی جن کو دیکھ کے غمناک ہو گئے
دامان و دل کو دیکھئے دونوں بصد خلوص
مہر و وفا کی راہ میں صد چاک ہو گئے
امت تیرے حبیب کی کہلا کے میرے رب
برباد پھر کیوں ہم تہہ افلاک ہو گئے
جس وقت بھی برسنے پہ آیا ہے ابر مے
دستار وجُبّہ شیخ کے نمناک ہو گئے
گر ہے طلب تو پی لے کپڑوں کا غم نہ کر
پہلے نپاک تھے یہ اب پاک ہو گئے
مشکل کشا کو میں نے جس دم آواز دی
مشکل جو کام تھے سب ٹھیک ٹھاک ہو گئے
اے رب بتا تو جبکہ سمیع و بصیر ہے
حالات پھر کیوں ایسے شرمناک ہو گئے
لاکھوں سلام انہیں پہ بصد احترام بھیج
صوفی جو عاشقِ شہہ لولاک ہو گئے

☆

اِسی میکدے میں ہیں رند سب یہاں ساقی سب کا امام ہے
میں ہوں مومن ایسے امام پر مرا صدق دل سے سلام ہے

Marfat.com

ارے زاہدو ذرہ دیکھ لو یہاں سب کے ہاتھوں میں جام ہے
جو نہ مانے ایسے امام کو وہ سمجھ لو تجھ حرام ہے
تو ہے بے خبر' وہ ہے باخبر تو ہے بے نظر' وہ ہے بانظر
میں بتاؤں کیا ترا حال انہیں ترا حال ان کو تمام ہے
جو نہ پی سکے نہ پلا سکے انہیں دھکے دیکے نکال دو
یہ ہے حکم ساقی اے شیخ جی تیرا بیٹھنا ہی حرام ہے
پہلے پارسائی کو ترک کر پھر آبیٹھ رندوں کی بزم میں
لیکے جام ہاتھ میں سوچ مت کہ حلال ہے یا حرام ہے
کسی اہل زر' کسی تاجور' کسی نامور پہ نہ کر نظر
تو غلام ہو اسی شخص کا کسی رند کا جو غلام ہے
نہ کوئی پابندی وقت ہے نہ یاں آنے کی ہے ممانعت
در میکدہ ہے کھلا ہوا یہ نہ دیکھ صبح یا شام ہے
جو بھی میکدے کے قریب ہے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے
خواہ امیر ہو یا غریب ہو یہاں ملتی سب کو بے دام ہے
نہ تو میکشوں میں شمار ہے نہ تیرا ہے ساقی سے رابطہ
کبھی یہ بھی سوچا ہے مفت میں تیرا نام کیوں بدنام ہے
تیرا آج وقت شباب ہے تجھے کل کی فکر سے کیا غرض
یہ جہان فانی ہے پی لے آ یہاں چند دن کا قیام ہے

Marfat.com

تیری ناصحا یہ نصیحتیں یہاں سننے والا نہیں کوئی
یہ ہے بزم رندوں کی لوٹ جا تیرا ان کے ساتھ کیا کام ہے
تیری نیاز میں یا نماز میں نہ خشوع خضوع نہ ہے خوف رب
تیرے علم میں بھی غرور ہے تیرا صرف نام ہی نام ہے
کہا مجھ سے پیر مغاں نے یہ تیرے ہر عمل میں نہیں ریا
میرے صوفی تیرے لئے یہاں چلا آ اجازتِ عام ہے
یہ کلام صوفی کا جب سنا تو سخن وروں نے یہ کہہ دیا
ہمیں یوں لگا ہے کہ باخدا کسی رند کا یہ کلام ہے

☆

جب کہ میرے لب پہ دم تھا وہ نہ تھا
غم سے دامن میرا نم تھا وہ نہ تھا
میری میت پر سبھی تھے نوحہ خواں
دل کو یہ رنج و الم تھا وہ نہ تھا
نہ ہوا میرے جنازہ میں شریک
کیا کوئی یہ صدمہ کم تھا وہ نہ تھا
رخ دکھلایا نہ نزع کے وقت بھی
مجھ پہ یہ کتنا ستم تھا وہ نہ تھا
ان کے اپنے نامہ اعمال سے

Marfat.com

سب عیاں ظلم ستم تھا وہ نہ تھا
قبر کی تاریکیوں میں میرے ساتھ
رب کا اک فضل و کرم تھا وہ نہ تھا
صوفی آئے سب برائے فاتحہ
قبر میں بھی ایک غم تھا وہ نہ تھا

☆

میرے جسم میں گر جان رہے یا نہ رہے
ماسوا اللہ کی پہچان رہے یا نہ رہے
میں وہ میکش ہوں کہ ساقی سے یونہی کہتا ہوں
مئے سلامت رہے ایمان رہے یا نہ رہے

☆

درد سے آزاد ہو جو دل نہیں
جس میں نہ ہو عاجزی وہ گل نہیں
صوفی بابا جو نہ تڑپے وقتِ قتل
کشتۂ تسلیم ہے بسمل نہیں

☆

Marfat.com

☆

حسن دلبر جلوہ گر تھا میں نہ تھا
جلوہ گاہ خود میرا گھر تھا میں نہ تھا

سر بہ سجدہ تھے سبھی دیوانہ وار
سنگ دل کا سنگ در تھا میں نہ تھا

ان کے انداز تغافل پر نثار
گو مرا حُسن نظر تھا میں نہ تھا

دیکھ کر آئینے میں آئینہ رو
خود خدا آئینہ گر تھا میں نہ تھا

وہ سراپا منتظر تھے باخدا
میری آہوں کا اثر تھا میں نہ تھا

ان کی بزم خاص میں بصد خلوص
ایک مجمع خاص کر تھا میں نہ تھا

شومئی قسمت ہوا محروم دید !
لوگ تھے وہ دیدہ ور تھا میں نے تھا

بارگاہ میں باریابی کے لئے ! !
ملتجی ہر اک بشر تھا میں نہ تھا

میں ہی جن کو دور سمجھا تھا ، مگر

Marfat.com

وہ میرے نزدیک تر تھا میں نہ تھا
سنتے ہیں اس شعلہ رو کے روبرو
رنگوں شمس و قمر تھا میں نہ تھا
تھی وہاں پر روشنی ہی روشنی
جس جگہ رشک قمر تھا میں نہ تھا
صوفی کل شب ان کی بزم ناز میں
تھا رقیب روسیاہ پر میں نہ تھا

☆

مجھ پہ راضی ہے خدائے دو جہاں کہتے ہیں لوگ
اس لئے ہر حال میں ہوں شادماں کہتے ہیں لوگ
ہر ستائش سے ہوں بالا و بلند و بے نیاز
ذات واحد کا مگر ہوں مدح خواں کہتے ہیں لوگ
شعر کی صورت میں ڈھلنے کیلئے بیتاب ہوں
رکھتا ہوں سینے میں وہ سوز نہاں کہتے ہیں لوگ
جوش سے جب بزم میں پڑھتا ہوں میں اپنا کلام
شاعروں میں شاعر شعلہ بیاں کہتے ہیں لوگ
حق ہمیشہ کہتا ہوں میں جا کے جلسہ عام میں
رب نے دی توفیق اظہار بیاں کہتے ہیں لوگ

Marfat.com

صادق و مصدوق ہے تو ہر صف عشاق میں
لے لیا ہے ہم نے تیرا امتحاں کہتے ہیں لوگ
ہے نوائے دل شکستہ حال خستہ ' با وفا
باخدا یوں سن کے میری داستاں کہتے ہیں لوگ
کل تلک جو جان دیتے تھے تمہیں پہ بے دریغ !!
آج کیوں ہیں یار وہ دامن کشاں کہتے ہیں لوگ
جب وہ تیرے روبرو آئے تو کچھ کہہ نہ سکا
بند کیوں کر ہو گئی تیری زباں کہتے ہیں لوگ
جو بھی تیرے رازدار و ہمزباں احباب تھے
ہوگئے ہیں تجھ سے شاید بدگماں کہتے ہیں لوگ
ہم نے دیکھا تھا کبھی آنکھوں سے تیرا قافلہ !!
جارہا تھا سوئے منزل بااماں کہتے ہیں ۔ لوگ
میکدہ میں جام مئے پینے کی خاطر چار سو
سب کے سب پیر مغاں پیر مغاں کہتے ہیں لوگ
جو کبھی تھے منکر توحیدِ رب جہلائے قوم
آج ان کو بھی خدا کا ترجماں کہتے ہیں لوگ
کرتے ہیں جو کہ حقوق اللہ کا نشر و نفاذ
سامنے رکھیں حقوق بندگاں کہتے ہیں لوگ

Marfat.com

جن پہ نظریں ہیں رسول پاک کی ہر حال میں
کیوں نہ ہوں وہ کامیاب و کامراں کہتے ہیں لوگ
بچ سکا کوئی نہ صوفی کے قلم سے فتنہ گر!
اس لئے تو ان کو تیغ بے اماں کہتے ہیں لوگ

☆

جو اسیران زلف دو تا ہو گئے
وہ بری دنیا و مافیہا ہو گئے
حسن ازلی کی وہ ابتداء ہو گئے
عشق ابدی کی، وہ انتہا ہو گئے
بارہا ان کو دیکھا ہے پرکھا بھی ہے
پہلے کیا تھے وہ اب دیکھو کیا ہوگئے
دائمی زندگی ان کو حاصل ہوئی
عشق محبوب میں جو فنا ہو گئے
لے لیا بزم میں ، میں نے نامِ رقیب
سنتے ہی نام وہ سیخ پا ہو گئے
جاہلوں کی صفوں میں جو شامل تھے کل
آج وہ وارث الانبیاء ہو گئے
جو جوانی میں چھپ چھپ کے پیتے رہے

Marfat.com

آج پیری میں وہ پارسا ہو گئے
درد مندوں کو نہ صوفی درماں ملا
درد ہر درد کی خود دوا ہو گئے

☆

شیخ کے عشق میں جو فنا ہو گئے
با خدا صوفئی با صفا ہو گئے
سر مخفی کے جو آشنا ہو گئے
گمرہوں کے وہی راہنما ہو گئے
جو خدا کے ولیوں کے منکر ہوئے
وہ گرفتار رنج و بلا ہو گئے
ربط ان کا خدا سے رہا نہ کبھی
جو بشر ان سے بے رابطہ ہوگئے
جن کو صحبت محبت ولی کی ملی
وہ غلام حبیب خدا ہو گئے
کیوں نہ ہوں آج ان کی دعائیں قبول
بے شبہ مُستجابُ الدُّعا ہو گئے
موج میں آئیں جب طالع تقدیر ہو
سر تا پا لَا یُرَدُّ الْقَضَاء ہو گئے

Marfat.com

ان کو اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کا منصب ملا
جو کہ عاشق شاہ دوسرا ہوگئے
دیکھ لینا ذرا صوفی پر خطا
بے ریا خادم الاصفیاء ہو گئے
مکتب عشق کے صوفی ؔ مستند
عشق میں شاعرِ خوش نوا ہوگئے

☆

جو پیار میں گذرے ہیں وہ لمحات نہ پوچھو
وہ وصل کی پرکیف حسیں رات نہ پوچھو
ساقی تھا مئے ناب ، تھی اور موسم گل تھا
پھر ہم پہ ہوئیں جو بھی عنایات نہ پوچھو
رندوں پہ مہربان ہے کیوں گردشِ ایام
یہ راز نہاں پیر خرافات نہ پوچھو
مستی میں چلے جاتے ہیں یہ دیرو حرم میں
رندانِ قدح خوار کی تم بات نہ پوچھو
دامن تو ہے کیا چیز ہوئے قلب و جگر چاک
کیا کیا ہیں محبت کی روایات نہ پوچھو
اشکوں کی جگہ خون اگر آنکھ سے ٹپکے

Marfat.com

پھر سُرعتِ تاثیر مناجات نہ پوچھو
پیغام جو اس دل کو ملے اُنکی نظر سے
کیا کیا تھے نہاں ان میں اشارات نہ پوچھو
جب سے ہے دل صوفی تیرے عشق کا مسکن
صادر جو ہوئیں ان سے کرامات نہ پوچھو

☆

جس بزم میں ذکر شاہ کونین نہیں ہے
اس بزم میں صوفی کو کوئی چین نہیں ہے
معراج جسد پاک کا منکر ہے جو اس کو
بس معرفت ، آیہ کونین نہیں ہے

☆

محبت ہی تو راز رازداں ہے
محبت ہی وہ لفظ کُن فکاں ہے
محبت ہی عروج عاشقاں ہے
محبت وجہہِ شُہرت ماہ رخاں ہے
محبت چشم عاشق خوں فشاں ہے
محبت مری ضبط بیکراں ہے
محبت میری آہ بے زباں ہے

Marfat.com

محبت کا نہ کوئی ترجماں ہے
محبت آپ اپنی خود زباں ہے
محمد سے محبت کی خدا نے
محمد خود خدا کا ترجماں ہے
اناالحق آ کے جو کہہ دے سردار
کسی میں ایسی ہمت ہی کہاں ہے
محبت ہی سے قائم ہے دل کی دنیا
محبت ہی سے وابستہ جہاں ہے
بہاریں لوٹ کر آئیں گی کیسے
مقدر میں میرے لکھی خزاں ہے
کہا سنگدل نے ہمت کر نہ گھبرا
ابھی تو ابتدائے امتحاں ہے
علاج درد فرقت ہے ضروری
نہ جانے اے مسیحا تو کہاں ہے
ہے تیری دسترس سے دور دشمن
بلندی پر میرا مسکن مکاں ہے
میں عاشق ہوں علی و ہر ولی کا
عقیدت کا مرے سر سائباں ہے

Marfat.com

میں بازی جیت جاؤں گا یقیناً
محبت میری صوفی پاسباں ہے
ثناء خوان محمد ہے تو صوفی
کرم اللہ کا تجھ پہ بے گماں ہے

☆

خواب میں جب وہ کبھی جلوہ دکھا دیتے ہیں
بزم تخیّل میں اک شمع جلا دیتے ہیں
ان کے دم سے ہے میری بزم طرب میں رونق
ہر دل مردہ کو وہ آب بقا دیتے ہیں
وہ جو چاہیں تو بدل دیتے ہیں نظمِ عالم
ہر جہنم کو یہ فردوس بنا دیتے ہیں
ان کے آگے میں نے پھیلا دیا ہے دامن اپنا
اپنے منگتے کو یہ اب دیکھیئے کیا دیتے ہیں
آپ کی بزم میں کیا جرم خود آگاہی ہے
ہوش میں آنے کی جو ہم کو سزا دیتے ہیں
ان رقیبوں کو خدا رکھے سلامت کیونکہ
آتش عشق کو یہ اور ہوا دیتے ہیں
جن کو آتا نہ ہو اظہار محبت کا طریق

Marfat.com

عصر حاضر کے حسیں ان کو سکھا دیتے ہیں
جب ہمیں کوئی بھی بدبخت ستاتا ہے تو ہم
بددعاؤں کے عیوض نیک دعا دیتے ہیں
میکدہ اپنی توجہ کا کھلا رکھ ساقی
تیرے میخانے کے میخوار صدا دیتے ہیں
یہ جہاں جانتا ہے آپ وہ داتا ہیں کہ جو !!
اپنے سائل کو طلب سے بھی سوا دیتے ہیں
سامعین سُن کے سخن صوفی کے یوں کہہ اٹھے
ایسے اشعار ہمیں خوب مزا دیتے ہیں

☆

خدایا ختم ہونگے کب فراق یار کے لمحے
نصیب دشمناں بھی ہوں نہ اس آزار کے لمحے
خدا کو علم ہے. میرا نہ مرتا ہوں نہ جیتا ہوں
مجھے جب یاد آتے ہیں کسی کے پیار کے لمحے
کسی نامہرباں محسن کے احساں یاد آتے ہیں
کبھی انکار کے لمحے ، کبھی اقرار کے لمحے
کوئی جا کر مسیحا سے کہے سب حالِ دِل میرا
قریب المرگ ہیں آ جا تیرے بیمار کے لمحے

Marfat.com

میں کیوں محبوب کی طرز تغافل کا کروں شکوہ
وہ ان کی جیت کے دن تھے یہ میرے ہار کے لمحے
میری بیتابیاں حد سے بڑھی جاتی ہیں آ جاؤ
نہ جانے کب میسر ہوں تیرے دیدار کے لمحے
کہ جب تو مہرباں تھا بندہ پرور اپنے بندے پر
مجھے وہ یاد ہیں اب تک تیرے ایثار کے لمحے
نہ وہ بھی بھول سکتا ہے نہ تم بھی بھولو گے صوفی
حضورِ حسن تیرے عشق کے اظہار کے لمحے

☆

نہ جانے جارہا ہوں میں بے ہوشی میں کہاں چپ چپ
جہاں کو چھوڑ کر کچھ لوگ جاتے ہیں جہاں چپ چپ
کبھی جو اتفاقاً" شہر خاموشاں میں جانکلا
تھا سارا کارواں چپ چپ امیر کارواں چپ چپ
سراپا منتظر تھا میں مگر اُف شومئ قسمت
دبے پاؤں چھپا کے رخ چلا سرو رواں چپ چپ
کبھی جو میں نے اپنے غم کے افسانے کو دہرایا
ہمہ تن گوش ہو کے بھی رہے پیر و جواں چپ چپ
تیری شان تغافل وجہ رسوائی ہوئی اس کی

Marfat.com

نبھائے جارہا ہے پھر بھی تیرا نیجاں چپ چپ
چھپانا لاکھ چاہا تھا خبر پھر بھی ہوئی اس کو
میرے دل سے اٹھی کچھ اس طرح آہ و فغاں چپ چپ
میں وہ بھٹکا ہوا راہرو تھا صوفی اپنی منزل کا
بڑی جدوجہد سے پالیا میں نے نِشاں چپ چپ

☆

جب سے تیری نظر کے اشاروں کو پالیا
تب سے ہی اپنی راہ میں خاروں کو پالیا
میدانِ حسن و عشق میں رسوا ہوئے مگر
غیروں کو اپنا جان کے یاروں کو پالیا
تاریکئ حیات کی وادی میں رہ کے آج
روشن چراغ چاند ستاروں کو پالیا
دریا میں ڈوبتے ہوئے تنکوں نے باخدا
بچھڑے ہوئے سکون کے کناروں کو پالیا
بلبل کو پھول مل گیا ہے باغباں بھی خوش
اجڑے ہوئے چمن نے بہاروں کو پالیا
الحمدللہ وصل کی گھڑیاں نصیب تھیں
پیاروں نے آج اپنے پیاروں کو پالیا

Marfat.com

سورج مکھی نے سورج ، چکوری نے چاند کو
جان جہاں نے جان نثاروں کو پالیا
بعد از مدت مزید کے میری نظر نے آج
پرکیف ، دلفریب نظاروں کو پالیا
صوفی ہماری کشتی تو لہروں کی زد میں تھی
طوفاں سے بچ کے جس نے کناروں کو پالیا

☆

کسی کا درد جو دل میں نہاں ہے
وہ میرے واسطے آرام جاں ہے
محبت خواہش پیرو جواں ہے
متاع زیست ہر اہل دلاں ہے
جنہیں میں نے سمجھ رکھا تھا اپنا
نہ جانے مجھ سے کیوں دامن کشاں ہے
قدم اپنا سنبھل کے رکھنا راہرو
سمجھنا یہ حدود لامکاں ہے
ادب سے آکے بیٹھو سر جھکائے
یہ کیونکہ آستاں پیر مغاں ہے
جو گرویدہ الفت ہیں جہاں میں

Marfat.com

انہیں پرواہ نہ کچھ سود و زیاں ہے
نہیں آساں کسی سے دل لگانا
محبت ہی تو وہ جنس گراں ہے
خدا کی ذات جس کی ہو مدح خواں
وہ ہستی صرف فخر مرسلاں ہے
بحمد للہ پسند آیا جو سب کو
وہ میرا سادہ پن حسن بیاں ہے
عمر گزری تیری یادِ خدا میں
وہ ہائے آج کیوں نذر بتاں ہے
فرشتے بھی کیا جانیں رمز صوفی
محب محبوب کے جو درمیاں ہے

☆

زباں میری سے جب نام محمد مصطفٰے نکلے
فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے
خدا آباد رکھے ہر ثناء خوان محمد کو
کلام صوفی سن کر سب کی دل سے یہ دعا نکلے

☆

Marfat.com

☆

میرے دل میں فقط تو دل نشیں ہے
تمہارے ماسوا دیگر نہیں ہے
نہ مسجد میں نہ مندر میں مکیں ہے
تو میری ہر رگِ جاں کے قریں ہے
کروں کس سے تمہارا میں تقابل
کوئی دکھلا دے تجھ سے گر کہیں ہے
تیری شان تغافل پہ میں صدقے
شکوہ تمہیں سے کچھ نہیں ہے
جنہیں میں ڈھونڈھتا تھا برسرعرش
اسی کو میں نے دیکھا بر زمیں ہے
میرا مطلب ' میرا مقصد ' میری حسرت و ارماں
سبھی کچھ با خدا ملتا یہیں ہے
ملے گا نہ تجھے دیر و حرم میں
ارے وہ تو تیرے دل میں مکیں ہے
ہے ناممکن تمہیں سے ہو خیانت
تو ہی تو مری الفت کا امیں ہے
ہے اپنے وقت کا منصور صوفی

Marfat.com

تجھے گر ان کے دعوے کا یقیں ہے

☆

میں صدائے ساز ہوں
اک دکھ بھری آواز ہوں
جان لے یہ جانِ جاں
مجنوں ہوں جانباز ہوں
صاحب اعجاز تیرا ؟
طالب اعجاز ہوں
بزم آرائی کا تیری
اک نیا انداز ہوں
سوز میں ڈوبا ہوا میں
اک دل ناساز ہوں
کیسے ہوش آئے گا کیوں کہ
پیتا بے انداز ہوں
سامعیں کو مست کردوں
گر نوا پیر داز ہوں
تو سراپا راز ہے گر
میں امین راز ہوں

Marfat.com

اڑ نہیں سکتا ہوں لیکن
مائل پرواز ہوں
تو مجسم نور ہے تو
میں نگاہ ناز ہوں
جو فضا میں گونجتی ہے
میں وہی آواز ہوں
رب کو رب سمجھا ہے میں نے
غیر سے بے نیاز ہوں
گلشن شیراز کا
میں بلبل شیراز ہوں
ہر صف شعراء میں صوفی
قابل اعزاز ہوں

☆

حسینوں کا حسن ملاحت تو دیکھو
ذرا ان کی شان شباہت تو دیکھو
یہ جس شان سے رہتے ہیں بن سنور کر
وہ منظر وہ دلکش نزاکت تو دیکھو
نگاہوں میں بجلی لبوں پر تبسم

Marfat.com

زبان در فشاں کی فصاحت تو دیکھو
ہیں پیچیدہ زلفیں سیاہ سانپ ظالم
نمایاں نرالی قیامت تو دیکھو
یہ برہم مزاجی یہ عشوہ و غمزہ
یہ شان تغافل یہ نخوت تو دیکھو
کریں کب تلک ہم یہ غیرت گوارہ
رقیبوں کی بے جا رقابت تو دیکھو
ہے بندہ نوازی سخاوت کی حد میں
کہ صوفی پہ چشم عنایت تو دیکھو

☆

صورت میری بھکے ہوئے انساں کی طرح ہے
یہ جسم میرا اک بت بے جاں کی طرح ہے
ہستی میری اک بے سرو ساماں کی طرح ہے
دانائی میری اب کسی ناداں کی طرح ہے
کچھ ایسے بسا کوئی میرے خانہ دل میں
اب سینہ میرا نیّرِ تاباں کی طرح ہے
آرام سے کٹتی ہے شبِ غم میری یوں ہی
ہر حال میرا حالت یکساں کی طرح ہے

Marfat.com

امید پہ قائم ہے میرے دل کی تمنا
لَاتَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَحۡمَتِ یزداں کی طرح ہے

پوشیدہ میرے دلمیں جو ہے درد محبت
یہ درد بھی درد غم پنہاں کی طرح ہے

وہ ہجر کی شب ہائے وہ ظلمات کا عالم
نظارہ وہ اس زلف پریشاں کی طرح ہے

جس نے دل پژمردہ میں جاں ڈالدی آ کر
وہ باد صبا کوچہ جاناں کی طرح ہے

ہر سمت ہے اک بارش انوار کا عالم
ہر صبح میری صبح درخشاں کی طرح ہے

میخوار وہی رند وہی ساقی بھی وہی ہے
میخانہ یہ میخانۂ رنداں کی طرح ہے

فردوس نما جلوے نظر آتے ہیں مجھ کو
ویراں کدہ آج گلستاں کی طرح ہے

وہ حسن فسوں ساز وہ اندازِ تکلم
وہ چشم سیاہ پنجہ مژگاں کی طرح ہے

جو مصر کے بازار میں بکتا ہے شب و روز
یہ صوفی اسی یوسف کنعاں کی طرح ہے

Marfat.com

☆

مفلوج دماغوں کو ذرا ہوش میں لاؤ
اس دور میں اسلام کا احساس دلاؤ
ہر سمت سیاست کی صلیبیں ہیں نمایاں
للہ میری اس قوم کو آفت سے بچاؤ!!
ہم سب ہیں مسلمان خدا ایک ہے سب کا
قرآن بھی ایک نبی ایک بتاؤ
غیرت ہے اگر بتوں کے آگے نہ جھکو تم
اس کعبۂ دل کو نہ صنم خانہ بناؤ
اس سینے کو ہر کبر و کدورت سے رکھو پاک
بھولے ہوئے راہی کو راہ راست پہ لاؤ
جو کچھ بھی اگر مانگو تو اللہ ہی سے مانگو
اللہ کی دربار میں سر اپنا جھکاؤ
مرنا ہے اگر دین محمد پہ مرو تم
جینا ہے اگر دنیا کو تم جی کے دکھاؤ
پابندی احکام شریعت بھی ہے لازم
ہر حال میں ہر رنگ میں یہ فرض نبھاؤ
یہ پانچ نمازیں بھی تو ہیں فرض تمہیں پر

Marfat.com

قرآن پڑھو روزے رکھو حج پہ بھی جاؤ
رازق نے یہ رزق تمہیں بخشا ہے وافر
تنہا خوری اچھی نہیں تم بانٹ کے کھاؤ
صوفی کی نصیحت کو کہیں بھول نہ جانا
یہ شعر میرے ساتھیو اوروں کو سناؤ

☆

جو لوگ ولی اللہ کے قائل نہیں ہوتے
بدبخت ہیں وہ فیض کے قابل نہیں ہوتے
اللہ کے نبی کو جو وسیلہ نہ بنائیں
راہ رو کبھی آسودہ منزل نہیں ہوتے
اپنے لئے کافی جو سمجھتے ہیں خدا کو
دنیا کی طرف راغب و مائل نہیں ہوتے
ناقص ہیں جو کر لیتے ہیں تعویزوں کا دھندا
کامل انہیں مت جانئے کامل نہیں ہوتے
مت ملنا انہیں سے یہ ہیں ایمان کے دشمن
ملاں ہیں فقط عالم و عامل نہیں ہوتے
تڑپیں نہ دم قتل جو میدان میں عشاق
وہ کشتہ تسلیم ہیں بسمل نہیں ہوتے

Marfat.com

ہے درد محبت سے میرا دل یہ سلامت
جو درد سے آزاد ہیں وہ دل نہیں ہوتے
لے لے کے تیرا نام دھڑکتا ہے میرا دل
طالب کبھی مطلوب سے غافل نہیں ہوتے
اے اہل نظر طور کا قصہ بھی رہے یاد
مل جاتے ہیں جو دید کے حامل نہیں ہوتے
شاعر تو ہیں شاگرد خداوند کے صوفی
حسینؑ کے صدقے میں یہ جاہل نہیں ہوتے

☆

انہیں پرواہ نہیں دونوں جہاں کی
جنہیں نسبت ہو تیرے آستاں کی
خبر جن کو نہیں اپنے مکاں کی
خبر بتلائیں گے کیا لا مکاں کی
جو صحراؤں میں بستے ہیں ہمیشہ
انہیں کب فکر ہو گی آشیاں کی
ہے ان کی حد امکاں سے پرے باہر
خبر لادیں تجھے کون و مکاں کی
ہمیشہ مطمئن پاؤ گے ان کو

Marfat.com

جنہیں عادت نہیں آہ و فغاں کی
ہمیں شکوے کی عادت ہی نہیں ہے
شکایت کیا کریں ہم دل ستاں کی
زبانی جب سنی قاصد کی سمجھا
حقیقت کچھ تو ہو گی داستاں کی
سر تسلیم خم ہے تیرے آگے
ضرورت کیا ہے باقی امتحاں کی
میرے چہرے کی تم تحریر پڑھ لو
الم نشرح ، عیاں راچہ بیان کی
رسائی چاہو گر قصر یقیں تک
فصیلیں توڑ دو وہم و گماں کی
دل مردہ یقیناً" زندہ ہو گا
رہیں گر صحبتیں پیر مغاں کی
بہاریں لوٹ کر آئینگی اکدن
یہ کلیاں کھل اٹھیں گی گلستاں کی
نہ فن شعر سے واقف نہ شاعر
یہ حالت ہے ہمارے نوجواں کی
نہیں رکھتے جو گویائی کا جوہر

Marfat.com

کریں گے کیا وہ یاں جرائت بیاں کی
سنو تو ہے غزل کتنی مرصع
سخن ور صوفی، شعلہ بیاں کی

☆

سبحان اللہ زہے قسمت عجب میرا مقدر ہے
نبی کی یاد میں ہر دم میرا سینہ منور ہے
وہی اپنا شفیع و راہنما ہے ہر دو عالم میں
کہ جس کا یار بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہے

☆

محشر میں منہ دکھائیں گے کیسے خدا کو ہم
واللہ چھپا سکیں گے نہ اپنی خطا کو ہم
پتھر کا وہ صنم تھا جسے پوجتے رہے
پہچان پائے نہ کبھی اپنے خدا کو ہم
دیر و حرم کو مسجد و منبر کو چھوڑ کر
کرتے رہے ہیں سجدے تیرے نقش پا کو ہم
کیوں نہ لگائیں آنکھوں میں اے میری جان جل
خاک شفا سمجھ کے تیری خاک پا کو ہم

Marfat.com

حاصل نہ ہو سکی ہمیں جب منزل مراد
راہ کو غلط کہیں کہ کہیں راہنما کو ہم
دونوں کے باوجود ہم موت سے نہ بچ سکے
الزام دیں دوا پہ یا اپنی دعا کو ہم
لب پہ نبی کا نام تھا صوفی دم نزع
بھولیں گے حشر میں بھی نہ مشکل کشا کو ہم

☆

مل جائے کاش وہ مجھے ہے جس کی جستجو
سجدے میں سر جھکا کے میں ہو جاؤں سرخرو
اتنا بھی میری آنکھوں میں پانی نہیں رہا
پڑھ لی نماز میں نے محبت کی بے وضو
ہجر و وصل دونوں منسوب تم سے ہیں
تو ہی میرا رفیق ہے تو ہی مرا عدو
تیرے بغیر خلد میں رہ کر کروں گا کیا
بہتر ہے خلد سے وہ جہنم جہاں ہے تو
تیری طلب میں حد سے میں آگے نکل گیا
لیکر جہاں چلی تھی مجھے تیری آرزو
دیر و حرم کی قید سے آزاد ہو کے دیکھ

Marfat.com

فاینما تولو کے جلوے ہیں چارسو
جس پہ میرا ایمان مکمل تھا با خدا
صوفی کی روز حشر وہ رکھ لے گا آبرو

☆

میری آگہی ہے تو
میری بے خودی ہے تو
میرے عشق کی معراج
منزل آخری ہے تو
عقل و خرد کی بات کب
میری دیوانگی ہے تو
کل تک تو آشنا ہی تھا
آج اجنبی ہے تو
ورد زباں ہے تیرا نام
میری بندگی ہے تو
میرا یہ صبر و حوصلہ
پیار کی پختگی ہے تو
تجھ کو سمجھ سکی نہ جو
میری وہ سادگی ہے تو

Marfat.com

صوفی صنم پرست کی
شوخ شاعری ہے تو

☆

علم کی شمع زمانے میں جلاؤ لوگو
تیرگی جہل کی دنیا سے مٹاؤ لوگو
پیچ و خم راہ کے تم کو نہ رلانے پائیں
زیست کے راستے ہموار بناؤ لوگو
توڑ دو توڑ دو اس بزم کی خاموشی کو
خواب غفلت سے جوانوں کو جگاؤ لوگو
یاد رب یاد محمد سے نہ غافل ہوں سبھی
حق سے وابستہ رہو باطل کو مٹاؤ لوگو
نفرتیں دور کرو پیار کے نغمے گاؤ
اپنے بیگانے کو سینے سے لگاؤ لوگو
غم زمانے کے تمہیں پیش نہ آئیں گے کبھی
مجھ دعا گو کی نصیحت نہ بھلاؤ لوگو
ہر بھری بزم مسلماں میں مسلمانوں کو
صوفی بابا کے یہ چند شعر سناؤ لوگو

☆

Marfat.com

☆

ہر درد کی حکماء سے دوا ہو' نہیں ممکن
تعویزوں میں ' دھاگوں میں شفاء ہو ' نہیں ممکن
اس شافعیٔ مطلق پہ بھروسہ ہے ہمارا
دشمن کبھی خلقت کا خدا ہو نہیں ممکن
بے مہر زمانے کے ' بے مہر رفیقوں سے
ہر شخص کو امید وفا ہو نہیں ممکن
کچھ ہوش کرو بندے خدا کے ذرا سوچو
ہر پیشۂ طوائف میں حیا ہو نہیں ممکن
ہوتا ہے قصور ہر دو فریقیں میں اکثر
ہر فرد میں یکطرفہ خطا ہو نہیں ممکن
جو مرد محقق ہیں وہ خائف نہیں ہوتے
ان سے. کسی ظالم کی ثناء ہو نہیں ممکن
مشکل ہے جوانمردی کا بے مثل نمونہ
اس دور کے بزدل سے ادا ہو نہیں ممکن
حق گوئی و بیباکی کا بے دردوں سے صوفی
حاصل مجھے اس فن کا صلہ ہو نہیں ممکن

☆

Marfat.com

☆

ذکر فراق چھیڑ کے یارو ستاؤ نہ
مجھ مردہ دل جلے کو یارو جلاؤ نہ
وہ مہرباں تھا کہ نامہرباں تھا بس
بیتے دنوں کی یادیں یارو دلاؤ نہ
پنچھی تھا کوئی شاخ پہ بیٹھا تھا اڑ گیا
اب جال میں دوبارہ ان کو پھنساؤ نہ
آیا تھا کوئی دل میں آکر چلا گیا
نغمے شب وصال کے یارو سناؤ نہ
اے ہمدمو دوائے دل ناتواں کرو
حق ہے تمہیں پہ میرا یارو بھلاؤ نہ
جاؤں کہاں کہیں بھی میسر نہیں سکوں
سونے دو مجھ کو نیند سے یارو جگاؤ نہ
ہر سمت دیکھو چھائی ہے تاریکئ فراق
تاریکئ فراق میں یارو لیجاؤ نہ
صوفی خزاں رسیدہ کو راس آگئی خزاں
اب موسم بہار کو یارو بلاؤ نہ

☆

Marfat.com

☆

دل ہم غریبوں کا نہ دکھاؤ لوگو.
دل میں اللہ کا گھر ہے نہ گراؤ لوگو
کچھ تو ہو خوف خدا دلمیں تمہارے سوچو
بات بندوں میں نہ بے پر کی اڑاؤ لوگو
اپنے دامن میں لئے بیٹھا ہوں طوفان حیات
غرق ہونے سے بہرحال بچاؤ لوگو
میں گناہگار ہوں اللہ کا اللہ جانے
تم میرے حال پہ کچھ رحم تو کھاؤ لوگو
کیوں لئے پھرتے ہو در پے میرے پتھر ظالم
میں تو پاگل نہیں پاگل نہ بناؤ لوگو
ایسے سنگدل ' بے وفا ' مطلبی یاروں سے
سلسلہ .پیار کا ہر گز نہ بڑھاؤ لوگو
کس طرح جیتے ہیں دنیا میں دنیا والے
ڈھنگ جینے کا مجھے بھی تو سکھاؤ لوگو
خود تماشہ ہوں ' تماشائی ہوں ' محفل میں
اب مجھے اور نشانہ نہ بناؤ لوگو
ان کے جلووں کے تصور میں فنا ہو کر

Marfat.com

صوفی بابا کی غزل گا کے سناؤ لوگو

☆

میری دل لگی بھی عجیب ہے
تیری بے دلی بھی عجیب ہے
میری دوستی بھی عجیب ہے
تیری دشمنی بھی عجیب ہے
تیری برتری بھی عجیب ہے
میری کمتری بھی عجیب ہے
تیرے روبرو اے جان جاں
میری بے بسی بھی عجیب ہے
میرے حال پر بھی نہ غور کی
تیری بے رخی بھی عجیب ہے
تیرے ہجر میں جو گزر گئی
میری بے کلی بھی عجیب ہے
تیرے پیار میں جو بسر ہوئی
میری زندگی بھی عجیب ہے
میری خامیوں کا تو ذکر کیا
میری بندگی بھی عجیب ہے

Marfat.com

میری میکشی کو تو سوچ مت
میری میکشی بھی عجیب ہے
تیرے راز کو نہ سمجھ سکی
میری سادگی بھی عجیب ہے
تجھے میں نے اپنا خدا کہا
میری مشرکی بھی عجیب ہے
تیری بے نیازی کی حد ہوئی
میری عاجزی بھی عجیب ہے
میں ہوں بت کے سامنے سرنگوں
میری کافری بھی عجیب ہے
میں ہوں کون میرا کہاں ہے گھر
میری بے خودی بھی عجیب ہے
تیرا حسن بھی بے مثال ہے
میری عاشقی بھی عجیب ہے
سبھی لوگ کہتے ہیں صوفی کو
تیری شاعری بھی عجیب ہے

☆

Marfat.com

☆

یاد آرہی ہے سرِشام جانے کیسے

لب پہ آرہا ہے تیرا نام جانے کیسے

ہے اک زمانہ محروم میکدہ کو

ہے مل رہا ہے مئے جام جانے کیسے

کی دھڑکنوں سے محسوس ہو رہا ہے

وہ آرہا ہے گلفام جانے کیسے

نیک نام تجھ سے ہے پاک پیار میرا

ہیں بدنام جانے کیسے

ہے تو ہے تغافل غیروں پہ مہربانی

ہو بے تکلف سرِعام جانے کیسے

میں تسلسل تیری جستجو میں پیہم

ہو رہی ہیں کوششیں ناکام جانے کیسے

عشق سے تم صوفی ہو مطمئن پر

ہے آگے چل کر انجام جانے کیسے

☆

کہاں جائیں ہم دل شکستہ شکستہ

نکلتا ہے دم دل شکستہ شکستہ

Marfat.com

کسی نے جو پوچھا سبب آکے مجھ سے
کیوں ہو چشم نم دل شکستہ شکستہ
نہ جانے کیوں غیروں سے الفت ہے مجھ پر
عنایات کم دل شکستہ شکستہ
نہیں چاہتا دل کسی سے ملوں میں
خدا کی قسم دل شکستہ شکستہ
زباں پر ہیں تالے قلم پر پابندی
ہیں اہل قلم ۔ دل شکستہ شکستہ
مقدر میں لکھی ہے گردش ہی گردش
ستم پہ ستم دل شکستہ شکستہ
کروں کیسے صوفی میں جذبات اپنے
سپرد قلم ۔ دل شکستہ شکستہ

☆

اے حسنِ بے مثال تیری کیا مثال دوں
لاکھوں حسین آپکے قدموں میں ڈال دوں
دیکھے جو کوئی صوفی تمہیں بد نگاہ سے
بدبخت بد نگاہ کی آنکھیں نکال دوں

☆

Marfat.com

☆

برزباں ہے اللہ اللہ دل میں خیالِ خوک و خر
یہ تلاوت بے اثر تیری عبادت بے اثر
باز آ ایسی ریا کاری سے زاہد باز آ
ظاہر و باطن تیرے حق رب کو ساری ہے خبر
تو نے داڑھی رکھ کے دنیا کو دیا دھوکہ فریب
نہ ہے احساس مسلمانی تجھے نہ رب کا ڈر
اپنی صورت اپنی سیرت اپنے کرداروں پہ تو
غور کر اے مرد ناداں ذی حیا کچھ غور کر
تجھ میں نہ کوئی فضیلت تو ہے عالم بے عمل
تجھ سے کیا ہم کو ملے گا ہے تو شجر بے ثمر
تجھ کو جنت کی ہے لالچ حور و غلماں کی طلب
اس لئے تو بر مصلےٰ جھکتا ہے تیرا یہ سر
تو ہے قبروں کا مجاور تو ہے ملاں مردہ شوز
سادہ لوح انسانوں کو تو لوٹتا ہے جادوگر
لامکاں ' کہہ کر خدا نے مسئلہ حل کردیا
پھر تو کیوں کہتا ہے ملا مسجدوں کو رب کا گھر
ہے یہ رجعت کا مقام جائے عبادت سوچ لے

Marfat.com

ہ صفات بشری سے وہ ہے بلند و بالا تر
کیسے تو واصل الی اللہ ہو گا صوفی سوچ لے
نہ ہے تیرا صدق ثابت نہ یقیں ہے خاص کر

میرا قصور تھا نہ کہ ان کا قصور تھا
ہے حسن و عشق کا یہ فتنہ فتور تھا
جلوہ دکھایا جب کہ سر طور یار نے
موسے گرا زمیں پہ جلا کوہ طور تھا
جادو تھا یا کرشمۂ حسن و جمال تھا
نہ ان میں حوصلہ تھا نہ مجھ میں شعور تھا
جلوہ کسے دکھاتے سرعام بے نقاب
نہ ان میں حوصلہ تھا نہ مجھ میں شعور تھا
مجھ کو فقط بے لوث عبادت کا شوق تھا
جنت کی تھی ہوس نہ مجھے فکر حور تھا
اس جان جاں کو بھولا کبھی بھی نہیں ہوں میں
لب پہ نہیں تو دل میں تصور ضرور تھا
وہ دیدہ ور تھا جب میرے پہلو میں ان دنوں
آنکھوں میں نور تھا میرے دل میں سرور تھا

Marfat.com

گرچہ ملی نہ مئے میرے ساقی سے بیخودی میں
میخانہ حضور میں حاضر ضرور تھا
کتنا وہ دلفریب تھا منظر شب وصال
صوفی تیرے رقیب کا دل جلتا چور تھا

☆

مجھ کو نہ کوئی طوفان سمندر کی فکر ہے
نہ ہی کسی امیر و تونگر کی فکر ہے
پڑھنے سے پیشتر ہمیں استاد شاعروں سے
مجھ جیسے ہر شاگرد کو امری فکر ہے
شاعر کے پختہ شعر کو شہرت سے کیا غرض
نہ مشک ہی کو مشک و عنبر کی فکر ہے
تحسین ناشناس کی مجھ کو نہیں ہے فکر
بزم سخن میں مجھ کو سخن ور کی فکر ہے
فکر فراق نہ مجھے فکر رقیب ہے
گر ہے تو بے نیازیء دلبر کی فکر ہے
ذات خدا پہ میرا بھروسہ ہے باخدا
نہ ذرہ بھر عدوئے خنجر کی فکر ہے
دے نہ سکوں گا اپنے گناہوں کا میں حساب

Marfat.com

مجھ کو تو صرف روز محشر کی فکر ہے
صوفی ہوں صاف دل ہوں صداقت کی راہ میں
نہ اپنی جان و مال، گھر بار کی فکر ہے

☆

یہ چہرے کتابی پڑھا نہ کرو
محبت کی غزلیں لکھا نہ کرو
ناقابل معافی تلافی خطائیں
کبھی بھول کر بھی کیا نہ کرو
کیوں کہتے ہو تیری، بڑی عمر ہو
میرے حق میں ایسی دعا نہ کرو
اگر مائل با کرم ہے تو ساقی
حسابِ گناہ پھر کیا نہ کرو
خزاں کا نشانہ کہیں ہو نہ جاؤ
بہاروں میں باہر پھرا نہ کرو
وفادار ہو گر وفا کرتے رہنا
وفاداروں پہ تم جفا نہ کرو
اگر جینا ہے تو جیو جگ کیخاطر
فقط اپنی خاطر جیا نہ کرو

Marfat.com

کبھی درد فرقت مصیبت کا ہر گز
کسی غیر سے تذکرہ نہ کرو
ہیں زلفیں کسی کی سیاہ سانپ ظالم
سیاہ سانپوں کو تم چھوا نہ کرو
رہے اپنے عیبوں پہ ہر دم نظر
کسی اور کا تم گلا نہ کرو
اگر تجھ سے صوفی ہوا جرم الفت
دوبارہ پھر ایسی خطا نہ کرو

☆

جب سے دید یار ہو گئی
دل گرفتار ہو گئی
انکی اک ترچھی نظر
دل کے آر پار ہو گئی
جب کسی نے پھیر لی نگاہ
عاشقوں کی ہار ہو گئی
حسن سنگدل کے تیر سے
دل میری شکار ہو گئی
نور میں نے سمجھا تھا جسے

Marfat.com

وہ تجلی نار ہو گئی
تو ہے میرے پاس گر حبیب
ہر خزاں بہار ہو گئی
زہد و تقویٰ ترک میری
طبع بادہ خوار ہو گئی
میرے پیار ہی کی داستاں
سب پہ آشکار ہو گئی
ان کو دیکھتے ہی باخدا
آنکھ اشک بار ہو گئی
دوستی تیری اے جان جاں
جان کا آزار ہو گئی
صوفی بابا تیری زندگی
کتنی پر وقار ہو گئی

☆

غم ہے یا خوشی ہے تو میری زندگی ہے تو
میری چشم نم ہے تو میری عاجزی ہے تو
تو ہی میرا حبیب ہے تو ہی میرا رقیب ہے
کل تک تو مجھ پہ تھا فدا آج اجنبی ہے تو

Marfat.com

تجھ سے ہے میری رسم و راہ دل ہے تمہاری جلوہ گاہ
تیرا ہے نام بر زباں میری ہی بندگی ہے تو
تو نے دیے جو رنج و غم میں نے سمجھ لئے کرم
تیری رضا پہ راضی ہوں میری یہ بے بسی ہے تو
جب سے ہوا ہوں میں تیرا تب سے تجھے نہ پا سکا
مجھ کو سمجھ سکی نہ جو میری وہ سادگی ہے تو
میرا قلم کتاب ہے تو عشق لا جواب تو
ولی صنم پرست کی شوخ شاعری ہے تو

☆

نہاں جو میرے دل میں داستاں ہے
وہ پڑھ لو میرے چہرے سے عیاں ہے
جہاں میں ہوں جہان بے نشاں ہے
جہاں کوئی مکیں ہے نہ مکاں ہے
میرا ہمدم نہ کوئی ہم زباں ہے
زمیں ہے تنگ دشمن آسماں ہے
نہ منزل نہ نشانِ کارواں ہے
نہ کوئی مہرباں نامہرباں ہے
غضب ہے تاک میں برق تپاں ہے

Marfat.com

بلا کی زد میں میرا آشیاں ہے
مجھے اپنی نہ ان کی کچھ خبر ہے
نہ جانے میں کہاں ہوں وہ کہاں ہے
فقط تجھ کو نہیں فکر چمن بھی
پریشاں باغ کا خود باغباں ہے
میری بربادیوں ناکامیوں سے
کچھ ان کا بھی کچھ اپنا بھی زیاں ہے
ہے کیسی آتش عشق و محبت
نہ جلتی بجھتی ہے، اور نہ دھواں ہے
جنون سجدہ کی معراج ہے یہ
میرا سر تیرا سنگ آستاں ہے
قریب ہوتے ہوئے بھی دور ہو کیوں
طلب میں تیرا طالب نیم جاں ہے
مجھے اتنا نہیں ہے ہوش سوچوں
کہاں میں ہوں میری منزل کہاں ہے
جو سوز عشق ہے عاشق کے دل میں
تپش ایسی جہنم میں کہاں ہے
حسین ہیں صحبتیں گرچہ گلوں کی

Marfat.com

مگر ہے خار کانٹا درمیاں ہے
ملی جو تجھ کو صوفی دولتِ غم
مقدر میں عدو کے وہ کہاں ہے

☆

میرے گھر وہ آئے ، سویرے سویرے
نظر میں سمائے ، سویرے سویرے
مداوائے غم ہو چکا اب یقیناً
خوشی ساتھ لائے ، سویرے سویرے
مجھے اپنی قسمت پہ ہو ناز کیوں نہ
وہ تشریف لائے سویرے سویرے
سلامِ محبت ، پیامِ مسرّت
کسی نے سُنائے سویرے سویرے
برائے مبارک سبھی مل کے آئے
سب اپنے پرائے سویرے سویرے
میرے ساتھ مل کے میرے دوستوں نے
عجب گیت گائے سویرے سویرے
وہ عارض ، وہ گیسو ، وہ قامت کہ توبہ
وہ فتنے جگائے ، سویرے سویرے

Marfat.com

شراب محبت کے پرکیف پیالے
پیے اور پلائے سویرے سویرے
مجھے خوف ہے یہ کسی بدنظر کی
نظر لگ نہ جائے سویرے سویرے
نکھار آگیا ہر کلی میں اے صوفی
وہ جب مسکرائے سویرے سویرے

☆

اب دل سے مجھے دوست بھلا کیوں نہیں دیتے
مجرم ہوں اگر میں تو سزا کیوں نہیں دیتے
برق نگاہ ناز سے اے نازنیں صنم
صوفی کے نشیمن کو جلا کیوں نہیں دیتے

☆

کس زباں سے میں کہوں ہے بے وفا دیوانگی
رنج و راحت میں رہی جو ہمنوا دیوانگی
اس خردمندی نے میرا کردیا خانہ خراب
سوچتا ہوں ہو گئی مجھ سے خفا دیوانگی
وقت کی لیلےٰ سے دل کا رشتہ قائم کردیا
دشت میں جو قیس کی تھی راہنما دیوانگی

Marfat.com

پاؤں کتے کے جو چومے تھے کبھی اُس قیس نے
دیکھ کر لیلےٰ کے والد نے کہا دیوانگی

میں نہ تھا جب ہوش میں مجھ کو سلانے کیلئے
پاس میرے آئی تھی بن کر قضا دیوانگی

وہ تو کوئی اور ہونگے بھاگتے ہیں تجھ سے جو
دل سے چاہتے ہیں تجھے اہلِ وفا دیوانگی

خود خدا کو بھی پیارا ہے مرا دیوانہ پن
میری ناقص شاعری کی ہے بقا دیوانگی

پیار کے مجرم مولائی صوفی بابا کا حساب
روز محشر پوچھے گا تجھ سے خدا دیوانگی

☆

ہم حسینوں سے پیار کرتے ہیں
جان و دل سے نثار کرتے ہیں

ہم کو آتا ہے انتظار میں لطف
شب کے تارے شمار کرتے ہیں

گلرخوں کے پیار میں اکثر
اہتمام بہار کرتے ہیں

اِس کی رحمت شمار کریں گے

Marfat.com

ہم گناہ بے شمار کرتے ہیں
وہ اگر جبر پر رہے قائم
صبر ہم اختیار کرتے ہیں
آپ پر اعتماد ہے ہم کو
آپ پر اعتبار کرتے ہیں
غم غلط کرنے کی خاطر
مئے پرستی شعار کرتے ہیں
خوگر جور ہو چکے ہیں ہم
خود فضا سازگار کرتے ہیں
حالت غم میں بھی ہیں خوش صوفی
زندگی خوش گوار کرتے ہیں

☆

عشق میں اُس عاشق ناکام کی باتیں نہ کر
جو ہوا ہو مفت میں بدنام کی باتیں نہ کر
جن کو رہتا ہو ہمیشہ اپنی رسوائی کا خوف
میرے آگے ایسے عاشق خام کی باتیں نہ کر
رازِ حسن و عشق ، راز بت گری ، راز رقیب
ایسے رازِ مورد الزام کی باتیں نہ کر

Marfat.com

اپنے اس میخانے کی مئے گر پلانی ہے تجھے
لا پلا دے ساقی ترک جام کی باتیں نہ کر
موسم گل ہے چمن میں رنگ لائی ہے بہار
بھول جا اب گردش ایام کی باتیں نہ کر
ہم تیری اس چشم میگوں کے نشے میں چور ہیں
اب خدارا حشر کے انجام کی باتیں نہ کر
اس میں ہے توہین تیری غور کر کچھ سوچ لے
میکشوں پہ تو غلط الزام کی باتیں نہ کر
دیکھ لے تو کس قدر بگڑا ہے عالم کا نظام
باغی بندے صوفیِ بے دام کی باتیں نہ کر

☆

مقصد زندگی نہ سوچا میں
حاصل بندگی نہ سوچا میں
روز محشر کے روبروئے حبیب
ہو گی شرمندگی نہ سوچا میں
زیب و زینت جہاں کی اچھی لگی
زینت اخروی نہ سوچا میں
غم کے ماروں و بے سہاروں کے

Marfat.com

[illegible] کی تازگی نہ سوچا میں
حسن فانی کی میں نے پوجا کی
حسن کا فانی نہ سوچا میں
ان درندہ صفات لوگوں کی
عادت درندگی نہ سوچا میں
دل نے دھوکے فریب کھائے ہیں
عقل کی سادگی نہ سوچا میں
میں نے ہر چند دل کو روکا تھا
دل کی آمادگی نہ سوچا میں
بندہ کو اپنا خدا سمجھ بیٹھا
دل کی دیوانگی نہ سوچا میں

☆

تیری صورت سے تجھے درد آشنا سمجھا تھا میں
ہے خدا شاہد کہ تم کو باوفا سمجھا تھا میں
ابتداء اچھی تھی میں انجام سے تھا بے خبر
شکوہ بے جا کو یعنی خودنما سمجھتا تھا میں
آپ کی خاک در اقدس کو میں نے اے صنم
اپنے زخموں کیلئے مرہم شفاء سمجھتا تھا میں

Marfat.com

آپ کے ہے روبرو آئینہ ظلم و ستم
یہ جفا بھی آپ کی حسن ادا سمجھا تھا میں

بحر مقصد میں ڈبویا ہائے ساحل کے قریب
ڈوبتی کشتی کا جس کو ناخدا سمجھا تھا میں

کیوں رہے محروم صوفی تیرے فیض عام سے
آپکو تو اپنا کامل راہنما سمجھا تھا میں

☆

رات کو جب میں سوتا ہوں
یاد کسی میں روتا ہوں

حسن و عشق کی دھرتی پہ میں
بیج وفا کا بوتا ہوں

اپنے خاص مفاد کی خاطر
کچھ پاتا کچھ کھوتا ہوں

میرا ساتھ کوئی نہیں دیتا
ساتھ میں سب کا دیتا ہوں

اک دن خاک میں مل جاؤنگا
میں اس خاک کا بوتا ہوں

لا الہ الا اللہ ہے

Marfat.com

دل و زباں دھوتا ہوں
تسبیح ہاتھ میں لیکر واللہ
درد کے دانے گنتا ہوں
اپنے خیال و خواب میں صوفی
محو تصور رہتا ہوں

☆

آئے میرے مزار پہ آ کر چلے گئے
منہ ڈھانپ کے دو اشک بہا کر چلے گئے
برق نظر جو دل پہ گرا کر چلے گئے
دل جلوہ گاہ طور بنا کر چلے گئے
پوچھا نہ زندگی میں کبھی حال دل میرا
مرنے کے بعد وعدہ نبھا کر چلے گئے
لکھا زمیں پہ نام میرا پھر مٹا دیا
یوں خاک میں وہ مجھ کو مٹا کر چلے گئے
آئے اگر تو آئے وہ میرے عدو کیساتھ
مجھ دل جلے کو اور جلا کر چلے گئے
میری زباں سے شکوے جو سنتے نہ تھے کبھی
کیوں مجھ کو میرے شکوے سنا کر چلے گئے

Marfat.com

جب آئے روبرو تو زباں کچھ نہ کہہ سکی
کچھ ایسا رعب حسن بٹھا کر چلے گئے

مجھکو یوں روتا دیکھ کے خوش ہوتے تھے وہ آج
یادش بخیر یادیں دلا کر چلے گئے

کہتے تھے جو شریکِ جنازہ نہ ہونگے ہم
کاندھے پہ میری لاش اٹھا کر چلے گئے

صوفی برائے فاتحہ فرصت ملی تو وہ
تربت پہ میری پھول چڑھا کر چلے گئے

☆

کوچۂ دلدار کی باتیں کریں
رونق بازار کی باتیں کریں

میکدہ میں مل کے ساقی سے سبھی
مستی میخوار کی باتیں کریں

باغ میں جا کے گل و بلبل سے ہم
ربطِ گُل اور خار کی باتیں کریں

پھر نہ بچھڑیں گے کبھی بھی عمر بھر
وصل کے اِقرار کی باتیں کریں

کشتۂ تیغ نگاہ سے دوستو

Marfat.com

حسرتِ دیدار کی باتیں کریں
جو منور ہو ہم ایسی بزم میں
صاحب انوار کی باتیں کریں
عیب ہے یہ روبرو اغیار کے
کیوں فراق یار کی باتیں کریں
میرے آگے کرتے ہو کیوں ذکر غیر
مجھ سے میرے یار کی باتیں کریں
شاہ رگ تک کاٹ دی گردن میری
کیا کسی کے وار کی باتیں کریں
کیوں نہ ہر دم صوفی روشن ضمیر
طیبہ کے سردار کی باتیں کریں

☆

پی رہے ہیں دست ساقی سے شراب
پارسا پرہیز گار و شیخ و شاب
صوفی و سالک سبھی میخانے میں
دیکھتے ہیں بے تکلف بے حجاب

☆

Marfat.com

☆

ہے سرفہرست میری دوستوں سے دوستی
آج تک میں نے نہیں کی بزدلوں سے دوستی
کیسے ہو گم کردہ راہ کی راہزنوں سے دوستی
ہے برائے فیض میری کاملوں سے دوستی
کرتا ہوں بے لوث خدمت مستحق مخلوق کی
سچے مسلم مرد مومن ' مسلموں سے دوستی
میری نظروں میں ہیں یکساں روئے دشمن روئے دوست
ہے میری ہر نیک و بد ' اچھے بھلوں سے دوستی
دیکھتا ہوں غور سے صانع حقیقی -- کی صنعت
اس لئے تو کرتا ہوں ان مہ وشوں سے دوستی
ان کی الفت میں ملی ہے مجھ کو منزل عشق کی
اہل دل ہوں ہے میری اہل دلوں سے دوستی
میری کشتی کا تلاطم سے ہے -- ایسا رابطہ
جیسے لہروں کی رہی ہے ساحلوں سے دوستی
عالموں کی صحبتوں سے تب ہوا ہوں فیضیاب
جب سے میں نے چھوڑ دی ہے جاہلوں سے دوستی
باعزت بزم ادب میں باریابی ہو گئی

Marfat.com

میری قسمت میں لکھی تھی شاعروں سے دوستی
صوفی سچا ہوں میرا ہے پیار سچا مان لے
اس لئے ہے بس میری ان صوفیوں سے دوستی

☆

غضب ہے راز دل اس ماہ جبیں سے بے خطر کہنا
سمجھتا ہوں کہ اس سنگ دل پہ ہو گا بے اثر کہنا
خلاف عشق ہے صوفی اگر میں برملا کہہ دوں
مناسب ہے کہ در پردہ باالفاظ دگر کہنا

☆

عشق کی تلخ کرامات سے ڈر لگتا ہے
حسن کی بے جا عنایات سے ڈر لگتا ہے
گرچہ ہر چند میسر ہے میرے دل کو سکوں
پھر بھی. آوارہ خیالات سے ڈر لگتا ہے

☆

ہمہ نشاط ہے عہد شباب اے ساقی
نہ چھیڑ ذکر عذاب و ثواب اے ساقی
مجھے پلاتا چلا جا تو صبح محشر تک
وہیں کریں گے حساب و کتاب اے ساقی

Marfat.com

تنظیمن بر غزل عدمؔ

مے تھی میری میکشی تھی، میں نہ تھا
ساقی کی دریا دلی تھی، میں نہ تھا
کیا سہانی وہ گھڑی تھی، میں نہ تھا
میکدہ تھا چاندنی تھی، میں نہ تھا
اک مجسم بے خودی تھی، میں نہ تھا
چاند بدلی میں چھپا تھا، وہ نہ تھے
حسن جب جلوہ نما تھا، وہ نہ تھے
سامنے تیر قضا ۔۔ تھا، وہ نہ تھے
عشق جب دم توڑتا تھا، وہ نہ تھے
موت جب سر دھن رہی تھی، میں نہ تھا
جب نہیں دیکھا تھا، جس نے آپکو
نور ہی سمجھا تھا، جس نے آپکو
وہ ہی موسیٰ تھا، جس نے آپ کو
طور پر چھیڑا تھا، جس نے آپ کو
وہ میری دیوانگی تھی، میں نہ تھا
خود کو میں سمجھا تھا کتنا خوش نصیب

Marfat.com

مجھ پہ راضی تھا کبھی -- میرا حبیب
جل کے چکنا چور ہوا حاسد رقیب
وہ حسین بیٹھا تھا جب میرے قریب
لذت ہمسائگی تھی، میں نہ تھا
میں نے دیکھیں گردنیں جھکتی ہوئی
نظریں سب کی اس طرف مڑتی ہوئی
آتی جاتی ہستیاں -- چھپتی ہوئی
میکدے کے موڑ پر -- رکتی ہوئی
مدتوں کی تشنگی تھی، میں نہ تھا
جس نے شاہکاروں کے دل پگھلا دئے
جس نے ہشیاروں کے دل پگھلا دئے
جس نے ماہ پاروں کے دل پگھلا دئے
وہ تو میری شاعری تھی میں نہ تھا
میں نے دیکھا بھی نہیں تھا ان کا گھر
یوں ترستا رہ گیا میں عمر بھر
دل میرا بے چین تھا شام و سحر
تھی حقیقت کچھ میری تو اس قدر
اس حسیں کی دل لگی تھی، میں نہ تھا

Marfat.com

میں نے دیکھے ہیں بہت سے خوبرو
نہ ملا جس کی طلب تھی جستجو
در پئے آزاد تھے جابر عدو
میں اور اس غنچہ دہن کی آرزو
آرزو کی سادگی تھی ، میں نہ تھا
تھے سبھی محفل شاعر بادہ نوش
غالب و اقبال ، انیس ، میر و جوش
صوفی جیسے مرد مدہوش و بے ہوش
دیر و کعبہ میں عدم حیرت فروش
دو جہاں کی بدظنی تھی ، میں نہ تھا

☆

روز محشر جناب کیا ہو گا
قبر میں بھی عذاب کیا ہو گا
جس نے پی لی ہو بے حساب اگر
اس بشر سے حساب کیا ہو گا

☆

Marfat.com

تضمین بر غزل مومن

کبھی تم سے میرا بھی پیار تھا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
تیرا طالب دیدار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
میرا ایک تو ہی تو یار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی وعدہ یعنی نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

شرمندہ تھے شمس و قمر تیرے رُعبِ حُسن کا تھا اثر!
تو تھا سب حسینوں کا تاجور تجھے دیکھے نہ کوئی بد نظر
مت بھول تو کچھ یاد کر شب و روز وہ آٹھوں پہر!
وہ جو لطف تھا میرے حال پر، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی مجھ سے تیری بغاوتیں، کبھی تیری مجھ سے شرارتیں
وہ حسین مزاج نزاکتیں وہ شرافتیں وہ لیاقتیں
وہ لسانیت کی لطافتیں، وہ فصاحتیں وہ بلاغتیں
وہ بنے گلے وہ شکائتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تجھے ڈھونڈتا تھا گلی کوبہ کو، تجھے دیکھتا تھا میں چارسو
میری شان و عزت و آبرو، جنہیں دیکھ جلتے تھے سب عدو

Marfat.com

ہوئی باتیں راز کی دوبدو ' تھا شریک میں تھا رفیق تو
کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تھی اشاروں ہی میں جو گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا ' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
تیری ہر جفا ' تیرا ہر ستم ' میں نے سمجھا تھا لطف و کرم !
تجھے مانتا تھا صمد صنم ' تو ہی تو تھا میرا دیں دھرم
تیرے سر کی کھاتا ہوں میں قسم ' میرے کعبہ قبلۂ محترم
ہوئے اتفاق سے گر بہم ' تو وفا جتانے کو دمبدم
گلہ ملامت اقربا ' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
تیری مجھ سے تھی جو بے رُخی ' میں نے صدق دل سے قبول کی
مجھے عمر بھر نہ سمجھ سکی ' میری سادگی مری عاجزی
میں یہ سوچتا تھا کبھی کبھی ' مجھے کس خطا کی سزا ملی
کوئی ایسی بات اگر ہوئی ' کہ تمہارے جی کو بُری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی مجھ کو تیری پناہ تھی ' کبھی بے اثر میری آہ تھی
تیری مجھ پہ نیک نگاہ تھی ' میری پاک دید گناہ تھی
میری بزم دل بھی تباہ تھی ' میری پاک ذات گواہ تھی
کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی ' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
میرا ایک دل تھا سو دے دیا

Marfat.com

مجھے آپ سے یہ صلا ملا میرے پیار کو ٹھکرا دیا
میرے دل پہ نقش ہے باخدا تجھے یاد دلواؤں ذرا
سنو ذکر ہے کئی سال کا کیا ایک آپ نے وعدہ تھا
سو نباہنے کا تو ذکر کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
آئے خوبرو ماہِ لقا مجھے پیاری تھی تیری ہر ادا
مطلوب تھی تیری رضا مجھے صرف تھا تیرا آسرا
پہچان لو مجھے دلربا ہوں میں تیرا صوفی و ہمنوا
جسے آپ کہتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا میں وہی ہوں مومن مبتلا

☆

جو رند ہیں رندی محفل میں دنیا کو دکھا کے پیتے ہیں
مسجد میں آ کے پیتے ہیں مندر میں جا کے پیتے ہیں
دستور محبت ہے نظریں نظروں سے ملا لو یوں جیسے
پیمانے کو پیمانے سے صوفی ٹکرا کے پیتے ہیں

☆

لے کے خالی جام ہاتھوں میں یہاں
بیٹھا ہوں بادہ کشوں کے درمیاں
شوق مئے پینے کا مجھ کو کیوں نہ ہو
جب کہ صوفی پہ ہے ساقی مہرباں

Marfat.com

مخمس صوفی بابا

نگاہوں میں میری رہتا تھا ہر دم اک حسیں برسوں
مقدر میں وصالِ یار کی خوشیاں رہیں برسوں
دل ویران میرے میں رہا تھا وہ مکیں برسوں
مجھے جب یاد آتا ہے وہ دور اولیں برسوں
ہمارے گیت گاتے تھے ہمارے شائقیں برسوں
تمہیں بھی یاد ہو گا وہ زمانہ اے مرے پیارے
مجھے سب یاد ہیں اب تک تمہیں بھولے ہیں وہ سارے
کہا تھا میں نے تم جیتے کہا تھا تو نے تم ہارے
تیری فرقت میں روز و شب گِنا کرتا تھا میں تارے
مری نظروں میں رہتا تھا کبھی عرش بریں برسوں
کروں شکوہ میں کس منہ سے تیری دیرینہ الفت کا
یہی تجھ سے ملا مجھ کو صلہ میری محبت کا
مجھے تم پہ بھروسہ تھا نہ تھا کچھ خوف خیانت کا
تو ہی خائن ہوا ثابت میرے دلکی امانت کا
تمہیں میں نے سمجھ رکھا تھا الفت کا امیں برسوں
خوشا قسمت مبارک ہو خبر باد صبا لائی

Marfat.com

وہ ماہ رخ رونقِ محفل ہو جس کا تو ہے شیدائی
نہ جانے شومئی قسمت کہ خدمت میں کب آئی
گیا ناراض ہو کے تجھ سے تیرا یار اے بھائی
وہ اک دن بھی نہ ٹھہرا رہ گیا تھا جو بیس برسوں
ملی مجھ کو رفاقت کی صداقت کی جزا کافی
ملی میرے رقیبوں کو رقابت کی سزا کافی
عدالت کیلئے محشر میں ہو گا خود خدا کافی
انہیں کے حق میں ہو گی میری واللہ یہ دعا کافی
میرے حق میں جو رکھتے تھے حسد حاسد لعیں برسوں
تیری آغوش شفقت میں جو میں نے دن گذارے تھے
تیری نظر کرم تھی وہ میرے وارے نیارے تھے
کروں شکر خدا کیوں نہ اسی کے فیض سارے تھے
جو تیری یاد میں گزرے وہ لمحے کتنے پیارے تھے
میں کیسے بھول سکتا ہوں وہ لحاتِ حسیں برسوں
بتا تشبیہ دوں کس سے تیرے جسم معطر کو
گلاب و سوسن و سنبل کروں صدقے صنوبر کو
کبھی ترجیح نہ دونگا میں گلستان و گلِ تر کو
کہ جب سے سونگھا ہے میں نے تیری زلف معنبر کو

Marfat.com

میں تب سے سونگھتا رہتا ہوں بوئے عنبریں برسوں
نہ جانے آج کیوں مجھ کو پریشاں حال لگتے ہو
دیوانوں کی طرح صوفی ہر اک صورت کو تکتے ہو
ذرا سوچو ذرا سمجھو اگر کچھ ہوش رکھتے ہو
وہی دشمن ہوا تیرا جنہیں ہمدم سمجھتے ہو
جو گھر میں پال رکھا تھا وہ مارِ آستیں برسوں

☆

یار جتنا عجیب ہوتا ہے
دل کے اُتنا قریب ہوتا ہے
صوفی بابا سبب جدائی کا!!
صرف رہزن رقیب ہوتا ہے

☆

کوئی کہنے لگا دیکھو میرا دیوانہ آتا ہے
جہاں بھی شمع جلتی ہو وہیں پروانہ آتا ہے
دلِ کمبخت مجھ کو کھینچ کر لے جاتا ہے صوفی
کہیں بھی جاتے جاتے راہ میں میخانہ آتا ہے

☆

Marfat.com

تضمین بر غزل داغ

اتنی ہمت بکت نہ تھی ہم میں
سرم شامل تھی چشم پرنم میں
دم سے بیدم ہوئے ہیں بیدم میں
جل کے ٹھنڈے ہوئے تیرے غم میں
ہم کو جنت ملی جہنم میں
ہم نے دل دے کے جانا تھا دلبر
ہم نے صدمے ستم سے اکثر
تیری چاہت میں ہم ہوئے بے گھر
چل گئی چال آپ کی ہم پر
سیدھے سادے تھے آگئے دم میں
رنگ دیکھا خزاں بہاروں کا
گل رخوں کا سیاہ خاروں کا
پیار غیروں کا راز یاروں کا
آج چرچا ہے اشتہاروں کا
نام جن کا لکھا ہے کالم میں
ہم تو مرتے رہے وفا کیلئے

Marfat.com

تم تو جیتے رہے جفا کیلئے
ہاتھ اٹھتے تھے بددعا کیلئے
اب عنایت ہے کیوں خدا کیلئے
کون سی بات بڑھ گئی ہم میں
مجھ پہ طاری کسی کی تھی حشمت
ان سے کہنے کی کچھ نہ تھی ہمت
دل کی دل ہی میں رہ گئی حسرت
کمتری کا شکار تھی غربت
مر نہ جاؤں کہیں میں اس غم میں
روز قسمیں اٹھا کے کہتے ہیں
غیر سے دل لگا کے کہتے ہیں
صوفی کو اپنا بنا کے سکتے ہیں
داغ کو جلا کے کہتے ہیں
ہم نے روشن کیا ہے عالم میں

☆

Marfat.com

میں کیوں کہوں گا کہ ہر رقیباں پیار شفقت کبھی نہ کرنا
جو دلمیں آئے سو کچھ کرو تم ہماری عزت کبھی نہ کرنا
خیال خلوت میں چھپ کے بیٹھو جمال و جلوت کبھی نہ کرنا
ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم ہو ہمارے سر کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا
میری نصیحت کو یاد رکھنا بوقت رحلت نہ بھول جانا
کہیں سے دو گز کفن کا ٹکڑا بھی ساتھ اپنے ضرور لانا
رُکا رہے گا جنازہ میرا ' کھُلی رہینگی دو آنکھیں آنا
ہماری میت پہ تم جو آئیں تو چار آنسو بہا کے جانا
ذرا رہے پاسِ آبرو کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا
سبھی سے میرا ہے رشتہ قائم سبھی سے میرا ہے مِلنا جلنا!
کبھی بھی سینے سے اُلفتوں کو نکال نفرت سے نہ بدلنا!
رہِ وفا میں نہ ہٹنا پیچھے قدم بڑھانا ' نہ ہاتھ ملنا !
وہ ہی ہمارا طریقِ الفت کہ دشمنوں سے بھی ملکے چلنا
یہ ایک شیوہ تیرا ستمگر کہ دوست سے دوستی نہ کرنا
کسی کی چاہت کی آگ ان بجھ لگا کے دلکو ہوا پشیمان

Marfat.com

میں اپنے غم کی کہانی ساری سنا کے دلکو ہوا پشیمان
یوں کوہِ سینا مثالِ موسیٰ جلا کے دلکو ہوا پشیمان
یہ ایک دستہ گلی کا اسکی دکھا کے دلکو ہوا پشیمان
یہ حضرت خضر کو جتا دو کسی کی تم رہبری نہ کرنا
میں اپنی کمزوری کیا بتاؤں کچھ اپنے دم کی ہے یوں کیفیت
میں اتنا مرعوب ہوں کسی سے نہیں ہے مجھ میں بھی اتنی جرات
میں کیسے اپنی زبان کھولوں کچھ ایسی دل پہ ہے طاری وحشت
بیانِ دردِ فراق کیسا ' کہ ہے وہاں اپنی یہ حقیقت
جو بات کرنی تو نالہ کرنا ' نہیں تو وہ بھی کبھی نہ کرنا
وہ شہر چھوڑا ' وہ بستی چھوڑی ' جہاں تھے میرے رقیب بستے
میں ایک مجرم رہوں گا کیسے ' جہاں جو رہتے ہوں سب فرشتے
کبھی جو مل جائے پوچھ لینا ہیں صوفی تیرے کیوں حال خستے
بُری ہے اے داغ راہِ الفت خدا نہ لے جائے ایسے رستے
جو اپنی تم خیر چاہتے ہو ' تو بھول کر دل لگی نہ کرنا

☆

Marfat.com

رُباعیاتِ صوفی بابا

☆

یہ دردِ عشق دردِ لا دوا ہے
مگر خوش ہوں کہ یہ تیری عطا ہے
چراغ اشک غم سے دل ہے روشن
یہ تیرا غم میرے دل کی ضیاء ہے

☆

دل میں بھی رہتے ہوئے دل کی خبر رکھتے نہیں
گھر میں بھی رہتے ہوئے کہتے ہیں گھر رکھتے نہیں
اُڑتے ہیں یہ شام و سحر اپنے ہم جنسوں کے ساتھ
صوفی پھر بھی کہتے ہیں ہم بال و پر رکھتے ہیں

☆

نہاں شان تغافل میں ہے جذبہ دل نوازی کا
یقیناً" دل ہوا قائل کسی کی پاک بازی کا
سوال وصل کا صوفی جواب انکار میں پایا
عجب انداز دیکھا یوں کسی کی بے نیازی کا

Marfat.com

☆

خدا را تشنہ لبی کا مجھے عذاب نہ دے
سکونِ قلب نہ ہو جس میں وہ شراب نہ دے
میں اپنے دور کا عمر خیام ہوں صوفی
مجھے پلائے نہ ہرگز جو بے حساب نہ دے

☆

تیری چشم مئے گوں نے ایسی پلائی
میری عقلمندی نہ کچھ کام آئی
تجھے پالیا میں نے خودی کو مٹا کر
خودی مٹ گئی بے خودی کام آئی

☆

ساقی میری پیاس بجھا دے شراب سے
کچھ تو بھی کر تعاون میرے شباب سے
پیتا ہوں پی کے صوفی بہکتا نہیں ہوں میں
مرعوب کر نہ مجھ کو تو روز حساب سے

☆

Marfat.com

☆

حسن کا ہوتا ہے کیوں دل پہ اثر صوفی سے پوچھ
اس لئے کہ جسمِ صوفی کا بھی دل اک حصہ ہے
گر کہیں بھی جسم میں ہو درد تو روتی ہے آنکھ
یوں سمجھ لو آنکھ سارے جسم سے وابستہ ہے

☆

بتاؤ جاؤں میں ساقی کے پاس بھی کیسے
تمہیں مے کشو پینے کو مئے ملی کیسے
مجھے ڈراتی ہے احساس کمتری صوفی
کروں میں جرأت اظہار تشنگی کیسے

☆

دعوت کے بغیر ایسے آتے تو یہیں آتے
تم شکر خدا کرتے ہم کاش کہیں آتے
پابند طبعیت ہیں خود دار ہیں صوفی
جب تک نہ اذاں ہو ہم مسجد میں نہیں آتے

☆

مجھ کو بیگانہ کیوں کہتے ہیں تیرے شہر کے لوگ
روز و شب گھات میں رہتے ہیں تیرے شہر کے لوگ

Marfat.com

تیری الفت کے مجھے ملتے ہیں طعنے صوفی
سانپ بن کر مجھے ڈستے ہیں تیرے شہر کے لوگ

☆

کہیں بھی نہ میرے قدم ڈگمگائے !!
ہجوم الم میں بھی ہم مسکرائے
وہی کامیابِ تمنا ہے صوفی
جو حرفِ تمنا زباں پر نہ لائے

☆

دیوانوں سے دل نہ سنبھالے گئے
وہ خود ہو کسی کے حوالے گئے
ہویدا ہوئی چاندنی چاند کی
دوپٹے چاہے رُخ پہ ڈالے گئے

☆

در پردہ نمایاں دل ناشاد کا رنگ ہے
ہر حرف غزل نفرت و بیداد کا رنگ ہے
ہے مجھ میں کہاں حوصلہ اتنا کہ کروں صبر
لاقید صوفی عاشق آزاد کا رنگ ہے

☆

Marfat.com

☆

مانا کہ تیرا فکر و تخیل حسین ہے
راہ وفا میں گرچہ تو عاشق امین ہے
نفرت کی آنکھ سے نہ تو صوفی کسی کو دیکھ
سب تم سے بہترین ہیں تو کمترین ہے

☆

ابھی تو جان من تجھ سے میں رخصت ہونیوالا ہوں
یوں رُسوا در بدر تیری بدولت ہونے والا ہوں
یقیناً" ایک دن صوفی یہ نفرت رنگ بدلے گی
سراپا آپکی نظروں میں شفقت ہونے والا ہوں

☆

آشنا ہوتے ہوئے نا آشنا کیوں ہو گئے
باوفا ہوتے ہوئے تم بے وفا کیوں ہو گئے
جرم جو سرزد ہوا صوفی پہ واضح کیجیے
بے وجہ اے جان جاں مجھ سے خفا کیوں ہو گئے

☆

جینا اب دشوار ہے تیرے بغیر
ہر خوشی بے کار ہے تیرے بغیر

Marfat.com

کل جو خوش تھا آج وہ صوفی کا دل
مرکز آزار ہے تیرے بغیر

☆

جب تلک ان کا تصور ذہن میں آتا رہا
تب تلک دل کو مسلسل یونہی تڑپاتا رہا
صوفی سنگدل سے تغافل کی شکایت تھی مگر
ان سے مل کر شکوۂ جورو جفا جاتا رہا

☆

مہرباں جو تھے وہ اب نامہرباں ہونے لگے
چھوڑ کر مجھ کو عدو کے راز داں ہونے لگے
جو کہ واللہ مطمئن تھے آج وہ صوفی مجھے
ہوتا ہے محسوس شاید بدگماں ہونے لگے

☆

خاموش ہیں کسی سے کہیں کیا زباں سے ہم
رسوائی لے کے آئے ہیں کوئے بتاں سے ہم
یارب دکھا دے جلد ہمیں منزل مراد
ڈر ہے کہ رہ نہ جائیں کہیں کارواں سے ہم

Marfat.com

☆

لے رہا ہوں شوق سے لطف جدائی رات دن
طعنے دیتی ہے مجھے ساری خدائی رات دن
کیا کروں کس سے کہوں صوفی صاحب واللہ مجھے
ہے کسی سے شکوہ بے اعتنائی رات دن

☆

کچھ ان سے حال دل کی ہمت نہ کرسکا
اس واسطے وہ مجھ سے محبت نہ کرسکا
ناصح جو درمیاں تھا ریاکاری کے سبب
مجھ کو وہ صاف نصیحت نہ کرسکا

☆

ملی مجھ کو الفت میں ناکامیاں
تیرے پیار کی پیارا بدنامیاں
نہ چھوڑوں گا میں مرتے دم تک تجھے
سر آنکھوں پہ صوفی کے رسوائیاں

☆

ہوئی ترک الفت میں نہ کچھ کم
کسی کی طلب میں یہ آنکھیں ہیں پُرنم

Marfat.com

وہ دن یاد آتے ہیں رہ رہ کے صوفی
کسی سے جو مل جل گزارے تھے باہم

☆

شب غم اک خیال یار تھا میں تھا
نہ مونس نہ کوئی غمخوار تھا میں تھا
بسر کی رات صوفی تارے گن گن
صبح کو پھر وہی گھر بار تھا میں تھا

☆

اے یارمن ز عاشق مہرو وفا بیا موز
گفتارِ خوبرویاں جورو جفا بیا موز
اے یارمن زشفقت برحال من نظر کن
صوفی مکن شکایت حمد خدا بیاموز

☆

اے مولا تیری ذات جمیل الصفات ہے
وابستہ تیری ذات سے کل کائنات ہے
روزی ء بندگان کا ہے واحد کفیل تو
ہر ذرے پر تیری نظر التفات ہے

☆

Marfat.com

☆

خداوندا -- عطا کر -- عشق احمد
ہو پیدا -- دل میں -- سرمستئ سرمد
مجھے راز -- حقیقت سے -- کر آگاہ
ملے حد -- خدا سے -- دل کی سرحد

☆

کیا لطف -- آرہا ہے -- ذکر جلی' میں یارو
دل کو -- سکون ملتا ہے نعت نبی' میں یارو
صوفی کا ہے -- صحابہ و حسنین سے پیار
حب حضور -- ملتی ہے حب علی میں یارو

☆

جس طرح -- پنہاں ہے -- اَلِف بِسم -- میں
اس طرح - گم ہو جا -- صوفی اِسم -- میں
غین کی -- نفی سے تو -- اثبات -- ہو
عشقِ حق -- بس جائے -- تیرے جسم -- میں

☆

پہچانے گا - وہ طالب -- اللہ کی شان کو
کردے -- جو راہ حق میں -- فدا جسم و جان کو

Marfat.com

دوزخ -- کا خوف -- حور و جنت کی -- نہ ہو لالچ
محفوظ رکھے -- صوفی -- اپنے ایمان کو

☆

یہ عشق جاودانی تو حیاتِ جاودانی ہے
سوائے حسن اللہ کے باقی ہر حسن فانی ہے
دل مردہ کو اے صوفی اسی نسبت سے رکھ زندہ
اسی سے رابطہ رکھنا اسی سے لو لگانی ہے

☆

رب جانتا ہے شیخ شرابی نہیں ہوں میں
رندوں میں ہوں شمار صحابی نہیں ہوں میں
نور نبی کی مئے ہے جو پی کے ہوا ہوں مست
"صوفی" بریلوی ہوں وہابی نہیں ہوں میں

☆

اے شیخ پی لے -- شتابی پی لے
ذرا برنگ -- گلابی پی لے
خدا سے ملنا ہے گر -- تجھے تو
شراب حیدر -- وہابی پی لے

☆

Marfat.com

عبدُ النبی جمالی

ہردم -- رہو سلامت عبدالنبی جمالی
زندہ -- رہو تا قیامت عبدالنبی جمالی
ناشر کتاب ھذا -- تم پہ ہو -- فضل رب کا
کی خرچ -- تو نے دولت عبدالنبی جمالی
راضی ہے اللہ جب تک -- کرسی رہے گی تب تک
ہے بیوفا -- سیاست عبدالنبی جمالی
عالی جناب ہو تم -- عزت ماب ہو تم
فائز ہو -- بر وزارت ! عبدالنبی جمالی
ہو امیر خاندانی -- مرحوم کی نشانی
ہو باپ -- کی شجاعت عبدالنبی جمالی
عبدالعلی تمہیں ہو -- ابن سخی تمہیں ہو
ورثہ -- تیری سخاوت عبدالنبی جمالی
پنجتن کے دشمنوں سے ' ملاں منافقوں سے

Marfat.com

تیری -- رہی -- بغاوت عبدالنبی جمالی
سب سے تیری ہے الفت ' بے لوث بامروت
حاضر حیا -- شرافت عبدالنبی جمالی
حبدار -- حیدری ہو -- غیروں سے تم بری ہو
مومن -- ہو باسعادت عبدالنبی جمالی
اہل وفا ہو پیارے -- دل کے صفا ہو پیارے
ہو لائق -- رفاقت عبدالنبی جمالی
سب کا خیال رکھنا -- خود کو سنبھال رکھنا
اے صاحب ' لیاقت عبدالنبی جمالی
ہوں ملتجی خدا سے -- صوفی کی نیک دعا سے
تجھ پہ ہو رب کی -- رحمت عبدالنبی جمالی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

سلام بحضور صوفی بابا — سید عابد حسین شاہ عابدؔ۔ گڈو تھرل

اے صوفی بابا تیرے کردار کو سلام
بے لوث خلق' شیریں گفتار کو سلام

تیرے اوصاف حمیدہ' مسحور کن خصائل
صحبت تمہاری تیرے دیدار کو سلام

تیری عظیم کاوش' فیضان عشق کے
ہر حمیدہ و نعتیہ اشعار کو سلام

ان تیری عظمتوں کو' ان تیری رفعتوں کو
حق کی حمایتوں کے طرفدار کو سلام

پرجوش و پر اثر تیرے حسن بیان کو
محفل میں تیری قوت اظہار کو سلام

تیرے مریدوں میں جو شامل ہیں ہر مرید
سرمایہ دار و مخلص نادار کو سلام

اس تیرے میکدہ کے میکش محب تمامی
ذی ہوش و مست مدہوش سرشار کو سلام

عابد کو جو عطا ہوئی دستار پر فضیلت
سب پیر بھائی کرتے ہیں دستار کو سلام

Marfat.com

Marfat.com

صوفی فیضنؒ بابا

Marfat.com